بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا یزال من امتی امۃ قائمۃ بامر اللہ لا یضرھم من خذلھم ولا من خالفھم حتی یاتی امر اللہ وھم علی ذلک

میری اُمت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حکم الٰہی پر قائم رہیگی اس جماعت کو نہ وہ نقصان پہنچا سکینگے جو کہ اس کی تائید و اعانت چھوڑ دیں گے اور نہ وہ ضرر پہنچا سکینگے جو اس کی مخالفت کریں گے یہاں تک کہ اللہ کا حکم آجائیگا اور وہ اسی حالت میں ہونگے

التفقہ فی الدین

یعنی

تقویۃ الایمان اور کتاب التوحید پر کئے گئے اعتراضات کے جوابات

www.KitaboSunnat.com

تالیف :- حضرت علامہ سید اقتدار احمد سہسوانی

★ ترتیب :- مولانا عبدالرشید حنیف

★ تقدیم :- علامہ حکیم فیض عالم صدیقی راہوری

ناشر

مکتبہ علوم اسلامی سمن آباد جھنگ صدر

10/00

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

26101

نام کتاب ——— التفقہ فی الدین

تالیف ——— علامہ سید اقتدار احمد سہسوانی

ترتیب ——— مولانا عبدالرشید حنیف

تقدیم ——— علامہ حکیم فیض عالم صدیقی راجوروی

بار ——— اوّل

تعداد ——— ایک ہزار

کتابت ——— قاری حبیب احمد باغ محلہ جہلم

مطبوعہ ——— جسارت پرنٹرز لاہور

قیمت ——— 10/00

ملنے کے پتے

۱۔ مولانا عبدالرشید حنیف — مکتبہ علوم اسلامی سمن آباد جھنگ صدر

۲۔ علامہ حکیم فیض عالم صدیقی — جامع اہلحدیث محلہ ستریاں جہلم

17320

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست

نمبر	عنوانات	صفحہ
۱	مقدمہ	۲
۲	اہلسنت والجماعت	۷
۳	خوارج ۔ اہل تشیع	۸
۴	مدینہ کے یہود	۸
۵	فاروق اعظمؓ کی شہادت	۹
۶	مجوسی غلام	۹
۷	عبداللہ بن سباء	۱۴
۸	شیعی عقائد	۱۵
۹	دو باتیں	۱۷
۱۰	اہل سنت میں بدعات	۱۸
۱۱	تقلید کے متعلق اقوال امام ابوحنیفہؒ	۲۱
۱۲	وہابی اور انگریز	۲۶
۱۳	انگریز وہابی سے گھبراتا تھا	۳۰
۱۴	جذبہ جہاد مٹانے سے کام نہ چل سکا تو بریلویت کو آگے بڑھا دیا	۳۰
۱۵	سخن ناگفتنی را بہ سوز و درد گویم	۳۶
۱۶	مولانا محمود الحسن	۳۷
۱۷	ریشمی رومال	۳۹
۱۸	دیوبندی اور اہلحدیث	۴۰
۱۹	تحریف فی الحدیث ۔ تراویح	۴۱
۲۰	اذان	۴۳
۲۱	عرض ناشر	۴۸
۲۲	تاریخ ہندوستان	۵۱

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمبر	عنوانات	صفحہ
۲۳	انسان کی پیدائش	۵۲
۲۴	انبیاء کا منصب اور بعثت	۵۴
۲۵	سلسلہ ولادت	۵۵
۲۶	بشریت رسول	۵۵
۲۷	انبیاء جنس ملائکہ سے نہیں	۵۸
۲۸	بحث ما خلق اللہ نوری	۶۱
۲۹	بحث الوہیت رسول اور خدا کی تجزی	۷۴
۳۰	بحث حلول الٰہی	۷۵
۳۱	باطل عقیدہ	۷۶
۳۲	بشریت رسول و کسر نفسی	۷۷
۳۳	بحث عبدیت	۸۱
۳۴	سابقہ انبیاء عباد اللہ	۸۱
۳۵	عبادت کا معنی	۸۵
۳۶	بحث اخوت	۹۱
۳۷	اخوت کا ثبوت قرآن سے	۹۶
۳۸	بڑے بھائی کا حق باپ کا سا ہے	۱۰۱
۳۹	مقام عبدیت	۱۰۵
۴۰	مقام رسالت	۱۰۵
۴۱	مقام صمدیت واحدیت	۱۰۶
۴۲	فنا فی الشیخ کا پس منظر	۱۰۸
۴۳	توہین انبیاء	۱۰۹
۴۴	مجدد الف ثانی رسول اللہ سے بے پرواہ	۱۱۰
۴۵	تعریض پیشہ اور مساوات	۱۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

علامہ حکیم فیض عالم صدیقی

مصنف

اختلافاتِ اُمت کا المیہ۔ حقیقت مذہب شیعہ۔ بنات الرسولؐ۔ واقعہ کربلا[1]

مقام صحابہؓ۔ مقدمہ اُمہات المومنین۔ عترت رسولؐ۔

حدیث طور از من پرس از تحمل چہ مے پرسی
کہ من سر بر پئے مجنوں صحرائے دگر دارم

تقویتہ الایمان یا کتاب التوحید وغیرہ قسم کی کتابیں دراصل اُس تحریکِ احیائے مُلک وملّت کی صدائے بازگشت ہیں جو اٹھارہویں انیسویں صدی عیسوی میں پورے عالمِ اسلام کے خلاف دُنیائے عیسائیت کی طرف سے جبرو استبداد اور استحصال وتظلم کی صورت میں اُٹھی اور اُس نے چند سالوں میں ربع مسکونہ کے کونے کونے میں اپنے استحصالی پنجے گاڑ کر ان سے زندگی کی آخری رمق بھی چھین لی۔ ان دو صدیوں میں محمدؐ رسول اللہ کا کلمہ پڑھنے والے یاس، قنوطیت بے بسی، بے کسی، لاچارگی، درماندگی کے آخری مقام پر پہنچ چکے تھے ۔ کہ یکایک ہوئی غیرتِ حق کو حرکت ——————— اور وہ حرکت مصر اور طرابلس میں شیخ احمد سنوسی، سوڈان میں مہدی، مشرقِ وسطیٰ میں سیّد جمال الدین افغانی، برصغیر پاک وہند میں سید احمد اور شاہ شہید، الجزائر میں عبدالقادر ریف میں محمد بن عبد الکریم اور عرب ممالک میں محمد بن عبد الوہاب کی صورت میں نمودار ہوئی۔

یہ حرکت وقتی طور پر عیسائیت کے بڑھتے ہوئے استحصالی سیلاب کے سامنے بند تو نہ باندھ سکی مگر اس کی بہیمیت کے منہ میں لگام ڈال کر اُسے چند در چند ایسے جھٹکے دیئے کہ اُسے اپنی شیطنت بروئے کار لانے کے لئے اپنے طریق کار میں تبدیلی کرنا پڑی۔ اسی تبدیلی کی شق اول کے شاہکار کا ہیرو سے لیے

---

[1] واقعہ کربلا حکومت سرحد اور صوبہ پنجاب نے ضبط کرلی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غلام احمد قادیانی کی صورت میں نمودار ہوا۔ اور شق ثانی میں ان جاہل سُنیوں کے احبار و رہبان کو جو غیر محسوس طور پر اپنے خرمنِ ایمان کو شیعیت کے تیار کردہ مشرکانہ اور مبتدعانہ عقائد کی بھینٹ چڑھا چکے تھے اس تحریک کے مجاہدین مقابل لا کھڑا کیا۔ اور اپنے ان مرغانِ دست آموز کے دلوں میں مجاہدین کے خلاف شدت پیدا کرنے کے لئے گالی کے طور پر مجاہدین کو "وہابی" کے خطاب سے نوازا۔ مگر ان تمام حربوں کو بروئے کار لانے کے باوجود انگریز کو اپنے مفتوحہ ممالک سے بوریا بستر گول کرنا پڑا لیکن مسلمانوں کے درمیان وہ جس تشتت وافتراق کی تخم ریزی کر گیا تھا وہ آج بھی ایک تناور درخت کی صورت میں موجود ہے۔

تقویۃ الایمان یا کتاب التوحید کی تالیف کے وقت سے لے کر آج تک مذکورہ کتابوں کی مخالفت و موافقت اور تردید و تائید میں سینکڑوں کتابیں لکھی جا چکی ہیں اور نہ معلوم کس قدر اور لکھی جائیں گی۔ لکھنے والوں کی فہرست میں بڑے بڑے جیّد علماء کے نام بھی ہیں اور منیۃ المصلی یا بلوغ المرام کے ناموں تک سے ناآشنا بھی ہیں۔ زیرِ نظر کتاب بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ جو اصل میں علامہ سیّد اقتدار احمدؒ سہسوانی کے ان مضامین کی کتابی صورت ہے جو علامہ مرحوم نے ان کتابوں پر کئے گئے اعتراضات کے جواب میں بالاقساط ہفت روزہ اہلحدیث لاہور میں شائع کرائے تھے نفسِ مضمون کی افادیت کے پیشِ نظر حضرت مولانا عبدالرشید صاحب حنیف مکتبہ علومِ اسلامی جھنگ صدر نے اپنی دینی تڑپ اور لگن سے ان نفس مضامین کو یکجا کر کے مقدمہ لکھنے کے لئے اس ہیچمدان نفیر کے پاس بھیجا۔

مولانا کو میرے متعلق یہ معلوم ہے کہ میں ان اختلافی مسائل کے پس منظر کے متعلق ایک الگ خاص نظریہ رکھتا ہوں۔ اور میں اپنے اس نظریہ کے متعلق اپنی تالیف۔ حقیقت مذہب شیعہ کے آخری باب "قدر مشترک" میں بدلائل و شواہد ٹھوس، ناقابل تردید اور مبرہن تفصیلی قسم کے چند اشارات بھی کر چکا ہوں۔

ہمارے علماء کرام کسی اختلافی مسئلہ کی تائید و تردید پر جب خامہ فرسائی کرتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو ان کی مثال اُس باغبان پر منطبق کی جا سکتی ہے جو اپنے باغ کو جھاڑ جھنکاڑ سے صاف تو کرنا چاہتا ہے مگر ان ضرر رساں پودوں کو اکھیڑ کر پھینک دینے کی بجائے صرف اُن کی چند شاخوں کو کاٹ کر پھینک دینے کے بعد یہ سمجھ لیتا ہے کہ میں نے باغ کو جھاڑ جھنکاڑ سے صاف کر دیا ہے۔ حالانکہ اس شاخ تراشی کے بعد ان کانٹے دار پیڑوں میں پہلے کی نسبت زیادہ کانٹے دار شاخیں پھوٹ نکلتی ہیں۔

اہل سُنت کے تمام فرقوں یعنی اہلحدیث، شوافع، حنابلہ، مالکیوں اور حنفیوں نیز ان کی دونوں شاخوں یعنی دیوبندیوں اور بریلویوں وغیرہ کے درمیان جزوئیات میں جو اختلافات ہیں اور جن اختلافات کی بنا پر بارہا ان لوگوں نے اپنی مساجد کے دروازے ان کے نظریات سے اختلافات رکھنے والوں پر بند کئے اور بارہا ان کے درمیان سر پھٹول ہوئے، بارہا ان کے درمیان تیز و تند مناظروں کے میدان کارزار گرم ہوئے ان کے پس منظر کی طرف آج تک کسی نے جھانکنے کی کوشش نہ کی۔ میں نے بڑے بڑے دلق و سجادہ کے حاملین کو اسلام کے فرقوں اور ان کی ہیئت و کیفیت سے بے خبر پایا انہیں اتنا بھی علم نہیں کہ اسلام میں صرف تین فرقے ہیں[1]

۱۔ اہل سُنت والجماعت :۔ جو آگے چل کر مذکورہ بالا شاخوں میں بٹ گئے ان کے درمیان اختلافات بالکل معمولی نوعیت کے تھے اور سب سے بڑا اختلاف تقلید یا عدم تقلید کا تھا۔ مگر یہ بنیادی اور اولین اختلاف تو پس منظر میں دھکیل دیا گیا اور تمام زور ان اختلافی مسائل پر لگا دینے میں ہی اپنے آپ کو پکا مسلمان اور دوسروں کو کافر سمجھنا اور کہنا شروع کر دیا جنہوں نے ان سے معمولی سا اختلاف

---

[1] :۔ چند روز ہوئے روشنی والی مسجد گجرات کی طرف سے ایک اشتہار شائع ہوا مشتہرین کی جہالت کا عالم ملاحظہ ہو کہ مسلمانوں کے فرقوں کے متعلق لکھتے ہیں کہ مسلمانوں کے فرقے اہلسنت والجماعت بریلوی۔ دیوبندی۔ اہلحدیث اور شیعہ ہیں۔ جن لوگوں کی علمی مفلسی کا یہ عالم ہو اُن سے کسی دینی خدمت کی توقع بھی ایک قسم کی جہالت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی کیا اور اُن کے ایک گروہ نے اس میں جدّتیں پیدا کرتے کرتے شرک تک کو عین توحید کہنا شروع کر دیا۔

۲۔ خوارج :۔ یہ لوگ حقیقت میں جمہوریت کے داعی تھے آب و آتش کی یکجائی کی مثال اگر کسی پر صادق آسکتی ہے تو یہ وہی لوگ تھے بیک وقت قائم اللیل، صائم الدھر اُن تھک اور بے باک مجاہد، نڈر اور باجراٗت حوصلہ مند مگر قتلِ انسانی کو مچھر تک کی وقعت بھی نہ دینے والے آگ کے شعلوں کی طرح بھڑکے مگر ان کے تشدد نے نصف صدی کے اندر انہیں صفحۂ ہستی سے نیست و نابود کر دیا۔

۳۔ اھلِ تشیع :۔ دینِ اسلام میں آج تک جس قدر سیاسی یا مذہبی طور پر خونریزیاں ہوئی ہیں ان سب کے بانی یہی لوگ ہیں۔ تقویتہ الایمان یا کتاب التوحید کی تردید اور مخالفت میں جو روح بول رہی ہے وہ دراصل بریلوی یا بریلوی قسم کے لوگوں میں یا تو شیعیت کی روح بول رہی ہے اور یا اسمٰعیلی انگریزیہ کی دسیسہ کاریاں اور فریب کاریاں عمل پیرا ہیں۔

آئیے ان باتوں کو سمجھنے کے لئے میں آپکو چند لمحات کے لئے نبیؐ اکرمؐ کے زمانہ کی تاریخ کے اُن واقعات کی طرف توجہ دلاؤں جو اس تمام المیہ کی جان ہیں۔ ہجرتِ نبویؐ کے وقت مدینہ منورہ میں یہود کے تین قبیلے تھے۔ بنو نضیر، بنو قریظہ، بنو قینقاع۔ یثرب کے باسی زراعت پیشہ اور جاہلِ مطلق تھے۔ ان کے مقابلے میں یہود پڑھے لکھے تھے اور ساہوکارہ کرتے تھے۔ یثرب کے اصل باشندے یہاں تک ان سے مرعوب تھے کہ اگر کسی کے گھر میں لڑکا پیدا نہ ہوتا تھا تو وہ منت مانتا تھا کہ اولاد نرینہ ہوئی تو اُسے یہودی بنا دیا جائے گا۔

مدینہ کے یہود اور اوس و خزرج :۔

یثرب کے اصل باشندے دو شاخوں یعنی اوس اور خزرج میں بٹے ہوئے تھے اور یہ دونوں شاخیں سالہا سال سے ایک دوسرے کے خلاف برسرِ پیکار تھیں ان کی یہ خانہ جنگی یہود کے لئے بے مزد و منت ہمہ وقت کی عایش تھی۔ دونوں فریقوں کو ضرورت کے وقت بھاری قیمت پر اسلحہ دیتے اور اس کے عوض میں بعض اوقات ان کی عورتیں تک رہن رکھ لیتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مگر ہجرت نبوی کے بعد اوسؓ و خزرج دولتِ اسلام سے مالا مال ہو کر آپس میں شیر و شکر ہو گئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ یہود کی تمام ساکھ ختم ہو گئی۔ اب ان لوگوں نے اسلام اور ہادی اسلام یعنی رحمۃ اللعالمینؐ کے خلاف ریشہ دوانیاں شروع کر دیں۔ کفار مکہ سے سازباز کی۔ تمام جزیرہ نماعرب کے قبائل کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکانا شروع کر دیا۔ اسلام کے خلاف جس قدر جنگیں لڑی گئیں ان میں یہود نے پس پردہ رہ کر بھرپور حصہ لیا اور آخر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی میں مصلحت سمجھی کہ انہیں ملک بدر کر دیا جائے حالانکہ اس وقت کے مروجہ قوانین بلکہ آج کے جنگی قوانین کے تحت وہ سب کے سب واجب القتل تھے صرف بنو قریظہ کے دو تین سو آدمی قتل ہوئے۔ یہود کے لئے یہ بہت بڑا صدمہ تھا اور ان کا وہ صدمہ بغض عظیم میں تبدیل ہو کر پہلے سے بڑھ کر زیر زمین اسلام دشمن تخریب کاری میں مصروف عمل ہو گیا۔ اب اس داستان کو یہاں چھوڑ دیتے اور ایک دوسرے اسلام دشمن گروہ کے حالات سنیئے :۔ مجوسی غلام

سیدنا فاروق اعظمؓ کے زمانہ میں معرکہ قادسیہ لڑا گیا جس میں مجوسیان ایران کی ہزارہا سالہ سلطنت کا تیا پانچہ ہو گیا۔ مسلمان مجاہد ایران کے اندر گھستے چلے گئے اور معرکہ نہاوند سے چند مجوسی غلام مدینہ پہنچ گئے۔ ایرانی نومسلموں میں ایک ایرانی صوبہ کا گورنر ہرمزان مدینہ پہنچ کر مسلمان ہو گیا۔ ہرمزان کی رہائش گاہ پر اکثر ایرانی غلام جمع ہوتے رہتے ان لوگوں کو اپنی سلطنت کی تباہی کا بڑا غم تھا۔ چنانچہ ان غلاموں میں سے ہی فیروز لولو نامی[1] ایک غلام کے ہاتھوں سیدنا فاروقِ اعظمؓ جامِ شہادت نوش فرما گئے۔ جب یہود نے مجوسانِ ایران کی اس تخریب کارانہ سرگرمی کو ملاحظہ کیا تو یہود

فاروقِ اعظمؓ کی شہادت

[1] سیدنا فاروق اعظمؓ کی شہادت کے متعلق آج تک تمام مورخین روایت و درایت سے آنکھیں بند کر کے ایک ہی گھسی پٹی بات دوہراتے چلے آرہے ہیں کہ سیدنا فاروق اعظمؓ ایک فردِ واحد ابولولؤ فیروز مجوسی کے ہاتھوں شہید ہوئے اگر یہ لوگ فاروق اعظمؓ کی شہادت سے متعلق تاریخ میں بکھری ہوئی مختلف کڑیوں کو ملانے کی زحمت گوارہ کرتے تو امت میں تشتت وافتراق کا وہ باب صاف کھلا ہوا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجوس دونوں مل گئے۔ سیدنا عثمان غنی رضؓ کے دورِ خلافت میں یمن کا ایک یہودی عبداللہ بن سبا بظاہر مسلمان ہو کر مدینہ پہنچا۔ اور ان دونوں گروہوں کی قیادت سنبھال لی۔ اُس نے بصرہ، کوفہ و دمشق اور مصر کا سفر کر کے اپنی جماعت کو منظم کیا۔ اور آخر ان لوگوں کے ہاتھوں سیدنا عثمانؓ ذوالنورین

نظر آتا ہے کہ سیدنا فاروق اعظمؓ کی شہادت صرف ایک فردِ واحد کی کارستانی نہ تھی بلکہ فیروز تو صرف ایک آلہ کے طور پر استعمال کیا گیا تھا۔ ورنہ آپ کی شہادت کے پیچھے جو عوامل کار فرما تھے وہ آج تک شیعہ سُنی منافشات کی صورت میں ہی ہمارے سامنے موجود نہیں بلکہ "وہابیت دشمنی" میں بھی بالواسطہ طور پر ان کا ہاتھ ہے اور "انگریز اور وہابی دشمنی" کے پس منظر میں بھی وہی روح کار فرما رہی۔ اس ضمن میں راقم الحروف کا ایک مختصر سا مضمون صحیفہ اہلحدیث کراچی کے شمارہ یکم رمضان ۹۳ھ میں شائع ہو چکا ہے۔ فیروز مجوسی نہاوند کے معرکہ میں گرفتار ہو کر بطور غلام مدینہ پہنچا تھا۔ اور مغیرہ بن شعبہ کے حصہ میں آیا تھا۔ اس سے پہلے ایک ایرانی صوبہ کا گورنر ہرمزان نامی مدینہ میں موجود تھا۔ جو بظاہر مسلمان ہو چکا تھا سیدنا فاروق اعظمؓ نے اس کی سابقہ حیثیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اُسے تمام سہولتیں بہم پہنچائی تھیں۔ نہاوند کے معرکہ سے آئے ہوئے غلاموں کے لئے ہرمزان کا گھر ایک مرکزی مقام تھا۔ یہ تمام لوگ سیدنا علیؓ کی نگرانی میں تھے۔ ہرمزان جُوں جُوں سنتا کہ اب ایران کا فلاں صوبہ مسلمانوں نے فتح کر لیا ہے تو اس کا خون کھول اٹھتا۔ اُس نے ایک سازش تیار کی کہ خلیفہ اسلام کو شہید کر دیا جائے۔

چنانچہ فاروق اعظمؓ کی شہادت سے چند روز پہلے ہرمزان مجوسی، ابولؤلؤ فیروز مجوسی اور جفینہ عیسائی ایک مقام پر کھسر پھسر کر رہے تھے کہ سیدنا عبدالرحمٰنؓ بن سیدنا ابوبکرؓ کا وہاں سے گذر ہوا[1] تینوں گھبرا کر کھسکنے لگے کہ ابولؤلؤ فیروز کی بغل سے ایک خنجر زمین پر گر پڑا۔ عبدالرحمٰن نے خود وہ خنجر اُٹھا کر اُسے دیا اور بات رفت گذشت ہو گئی۔ انہیں دنوں میں ایک دن سیدنا فاروق اعظمؓ بازار سے گذر رہے تھے تو فیروز نے شکایت کی کہ میرا آقا مجھ سے زیادہ اُجرت لیتا ہے۔ آپ نے فرمایا تو کیا کام کرتا ہے اس نے کہا نجاری اور نقاشی۔ آپ نے جواب میں فرمایا جو اُجرت تو نے بیان کی ہے

---

[1] بعض روایات میں عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عوف کا نام ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرتبہ شہادت پر فائز ہوکر جنت الفردوس کو سدھار گئے۔ سیدنا عثمانؓ کو شہید کرنے والے لوگوں نے سیدنا علیؓ کو تختِ خلافت پر بٹھا کر اپنے لئے میدانِ سیاست ہموار کرنا شروع کردیا۔ یہ باتیں تاریخ کے صفحات الٹنے سے سورج کی طرح تابناک نظر آتی ہیں

وہ اس فن کے مقابلہ میں بہت ہی کم ہے۔ اور ساتھ ہی فرمایا کہ مجھے بھی ایک چکی تیار کردو۔ فیروز نے کہا میں آپ کے لئے ایسی چکی تیار کروں گا جو قیامت تک یادگار رہے گی۔ آپ نے فیروز کی یہ بات سنکر فرمایا کہ یہ شخص مجھے قتل کرنے کی دھمکی دے رہا ہے۔ اب اس سلسلہ کی دوسری کڑیاں ملاحظہ ہوں شہادت سے سترہ اٹھارہ روز پہلے عرفات کے میدان میں حج کے موقع پر جب فاروق اعظمؓ نے لوگوں کو تکبیر اور دعا میں مشغول پایا تو بڑے خوش ہوئے۔ حذیفہ نے آپ کو خوش ہوتے دیکھ کر کہا کہ فتنہ پر ایک دروازہ لگا ہوا ہے جب وہ توڑا گیا یا کھولا گیا تو وہ فتنہ نکلے گا۔ سیدنا فاروق اعظمؓ یہ سنکر گھبرا گئے اور پوچھا وہ کونسا دروازہ ہے اور اس کا ٹوٹنا یا کھولنا کیا ہے۔ حذیفہ نے جواب دیا کہ ایک شخص مرے گا یا قتل ہوگا (طبقات ابن سعد جلد سوم صـ۱۳۴) اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حذیفہ کو اس سازش کے تمام مالۂ وما علیہ کی خبر تھی۔

اس سے بھی زیادہ اہم ترین بات:۔ سیدہ ام کلثومؓ بنتِ سیدنا علیؓ جو سیدنا فاروق اعظمؓ کی بیوی تھیں ایک روز انھوں نے سیدنا فاروق اعظمؓ کو گھر بلایا۔ آپ پہنچے تو موصوفہ رو رہی تھیں۔ رونے کی وجہ پوچھی تو موصوفہ نے کہا یہ یہودی یعنی کعب بن احبار کہتا ہے کہ آپ جہنم کے دروازوں میں سے ایک دروازہ پر ہیں۔ عمرؓ نے کہا ماشاء اللہ واللہ مجھے امید ہے کہ میرے رب نے مجھے سعید پیدا کیا ہے پھر آپ نے کعب کو بلایا اور پوچھا تو اس نے کہا تا وقتیکہ آپ جنت میں داخل نہ ہوں گے ذو الحجہ ختم نہ ہوگا (اور بات ٹالنے کو کہا) ہم آپ کو کتاب اللہ میں ایسا پاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا توریت میں میرا نام موجود ہے مگر کعب نے کہا نہیں صرف علامات سے میں نے پہچانا ہے۔ کہ آپ جہنم کے دروازوں میں سے ایک دروازہ پر کھڑے ہوں گے اور لوگوں کو جہنم میں گرنے سے بچائیں گے (طبقات ابن سعد حصہ سوم صـ۱۳۳)

طبری کے لفظ ہیں کہ کعب بن احبار نے کہا کہ آپ کی زندگی کے تین دن باقی رہ گئے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جمل اور صفین کے معرکے صرف ان لوگوں کی تخریب کارانہ سرگرمیوں کے نتائج تھے جن میں اسی ہزار فرزندانِ توحید خاک و خون میں تڑپ گئے آخر ان میں سے ہی ایک نے سیدنا علیؓ کو شہید کر دیا اور ان لوگوں نے ہی سیدنا حسنؓ کو ذلیل و رسوا کیا ان لوگوں نے ہی سیدنا حسینؓ کو کوفہ بلایا اور جب وہ ان کی ذہنیتوں سے واقف ہو کر امیر یزیدؒ کے دست حق پرست پر بیعت کرنے کے لئے کوفہ سے دمشق روانہ ہوئے تو انکو اور اُن کے ساتھیوں کو

جب عمرؓ نے وضاحت چاہی تو اس نے ٹال دیا اور کہا تو رات کی ایک روائیت کے مطابق کہہ رہا ہوں (طبری خلافتِ راشدہ صفحہ ۲۴۱-۲۴۲)

علامہ طنطاوی کہتے ہیں کہ اگر کعب والی روایت صحیح ہے تو وہ بھی اس سازش میں شریک تھا (عمر بن خطاب طنطاوی ص۳۵۲) فیروز لوٹو کے الفاظ سے سیدنا فاروق اعظمؓ کو خود شک پیدا ہو چکا تھا کہ اس نے مجھے قتل کرنے کی دھمکی دی ہے۔ حذیفہ سترہ اٹھارہ دن پہلے بتا چکا ہے۔ کعب تین دن پہلے اشاروں کنایوں میں بتا دیتا ہے۔ حالانکہ اس کے وہ لفظ جو اس نے سیدہ اُم کلثومؓ کے سامنے بیان کئے تھے اُنہیں آپ کے سامنے بالکل گول کر گیا تھا ان روایات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اکثر افراد اس سازش سے باخبر تھے مگر سازش کے پیچھے کوئی ایسی زبردست قوت موجود تھی جس کے خوف سے کعب یا حذیفہ وغیرہ کھل کر بیان نہ کر سکے۔ آخر یہ سازش رنگ لائی اور آپ خلعتِ شہادت کا جامہ در بر کرتے ہوئے اعلیٰ علیین کو سدھار گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے زخمی ہونے پر حضرت عبدالرحمٰنؓ نے خنجر پہچان لیا کہ یہ تو وہی خنجر ہے جو ہرمزان جفینہ اور ابو لوٹو کی کانا پھوسی کے وقت ان کے ہاتھ سے گرا تھا تو حضرت عبیداللہ بن عمرؓ نے جذبات سے بے قابو ہو کر ہرمزان اور اس کی لڑکی کو اس کے گھر جا کر قتل کر دیا جفینہ بھاگ گیا عبدالرحمٰن بن عوف نے عبیداللہ کو گرفتار کر لیا۔ فاروق اعظم کی شہادت کے بعد سیدنا عثمانؓ متفقہ طور پر سربراہِ خلافت ہوئے تو سب سے پہلے یہی مقدمہ ان کے سامنے پیش ہوا۔ آپ نے سیدنا عبیداللہ کو قصاص میں قتل کرنے کے لئے ہرمزان کے بیٹے قاذان کے حوالے کر دیا ــــ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہایت بے دردی سے ذبح کر ڈالا۔ اور پھر خود ہی توابین کا جامہ اوڑھ کر مختار ثقفی کی صورت میں مسلمانوں کے قتلِ عام میں جُت گئے اور ساتھ ہی اپنے عقائد کا پرچار شروع کر دیا۔

نادان سچا مسلمان تھا اور باپ کی سازش سے خوب واقف تھا۔ اُس نے عبیداللہ کو معاف کر دیا۔

چنانچہ طبری جیسا رافضی بھی یہ لکھے بغیر نہ رہ سکا کہ فترک اللہ (طبری جلد پنجم ص۴۳ دوم)

اس واضح حقیقت کے باوجود یہاں بعض مورخین نے ذہنی ورزشیں کی ہیں۔ بعض نے لکھا ہے کہ سیدنا عثمانؓ نے اپنے پاس سے خون بہا ادا کر کے اُسے آزاد کرایا تھا۔ البتہ اس بات پر اکثر کا اتفاق ہے کہ سیدنا علیؓ عبیداللہؓ کو قصاص میں قتل کرانے کے حق میں تھے۔ چنانچہ سیدنا ذوالنورینؓ کی شہادت کے بعد (یاد رہے کہ آپ کی شہادت بھی سیدنا فاروق اعظمؓ کی شہادت کی ایک کڑی تھی) سیدنا علیؓ قاتلینِ عثمانؓ کے بیعت کرنے پر سریرآرائے خلافت ہوئے تو دس سال بعد آپ نے عبیداللہ کو گرفتار کرنا چاہا۔ تو سیدہ اُم کلثومؓ نے جو آپ کی بیٹی اور عبیداللہ کی سوتیلی والدہ تھیں آپنے باپ کو اس ارادے سے روکنے کی کوشش کی اور عبیداللہ کو اپنے باپکے ارادہ سے آگاہ کر کے مشورہ دیا کہ حضرت معاویہؓ کے پاس دمشق چلے جاؤ۔ چنانچہ وہ بھاگ کر شام چلے گئے (عمرؓ بن خطاب طنطاوی ص۱۹۳)

آج دنیائے شیعیت میں فاروق اعظمؓ کے قاتل ابو لؤلؤ فیروز کے نام پر عید بابا شجاع منائی جاتی ہے تفصیل کے لئے دیکھئے شیعانِ ہند مصنفہ ہولسٹر بحوالہ سلمن ریذیڈنٹ مضامین مولانا شرر، قیصر التواریخ جلدا ص۱۷۵ تاریخ اودھ جلد ۲ ص۱ وغیرہ اور اسے بابا شجاع رضی اللہ عنہ کہہ کر پکارا جاتا ہے۔

شاید قارئین کے دل میں یہاں یہ خیال پیدا ہو کہ تقویۃ الایمان یا کتاب التوحید کی قسم پر مقدمہ لکھتے ہوئے موضوع سے ہٹ کر یہ طویل حاشیہ لکھنے کی کیا ضرورت تھی۔ مگر مذکورہ کتب کی تردید یا مخالفت میں آج تک جو کچھ لکھا گیا یا لکھا جا رہا ہے اس کی ابتدا اسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اب ذرا عبداللہ بن سبا کے مختصر حالات بھی سُن لیجیئے جس نے سیدنا علیؓ کے لئے وصائت اور امامت کا عقیدہ پھیلا کر شرک وبدعت کا وہ دروازہ کھولا جو شاید قیامت تک بند نہ ہو۔ اہل السنت والجماعت کے جہلا کے سامنے جب اس قسم کے عقائد کا پرچار شروع ہوا کہ علیؓ اِلٰہ ہیں، نورِ مطلق ہیں۔ حاجت روا ہیں۔ مشکل کشا ہیں تو جہلا سُنی کیسے گوارا کر سکتے تھے کہ علیؓ تو سب کچھ ہوں مگر محمدؐ صرف پیغمبر اور وہ بھی بشر پیغمبر ہوں

چنانچہ عبداللہ بن سباء کے متعلق امام جعفرؒ صادق کا ارشاد ملاحظہ ہو۔

ابان بن عثمان کہتے ہیں کہ میں نے ابو عبداللہ (حضرت جعفر صادقؒ) سے سنا فرماتے تھے کہ اللہ کی لعنت ہو ابن سبا پر اس نے امیر المومنین علیؑ علیہ السلام کے پروردگار ہونے کا

اس مقام سے ہوئی۔ فیروز کے مقلدین کی چابکدستی ہشیاری اور تکنیک موجودہ احمدی مرزائی تحریک کے دوران بھی اپنے وظائف کو نہ بھولی۔ چنانچہ جہاں تو اہلسنت علماء ذرا باخبر تھے انہوں نے ان لوگوں کو اس نام نہاد اتحاد کے دوران بھی اپنی مجالس میں نہ گھسنے دیا اور جہاں صورت اس کے برعکس تھی یہ لوگ بریلویوں کی مساجد تو درکنار اہلحدیثوں کی مساجد میں آ کر یا علیؓ کے نعرے لگاتے رہے۔ اہلحدیث علماء کو اپنے امام باڑوں میں مدعو کر کے عمرؓ کے پھٹو" مُردہ باد کی بکواس کرتے رہے۔ اور ایسے پیٹ کے پجاری علماء سو کی ضیافتیں کر کے انہیں مدعو کرتے رہے اور جب حضرت صاحب پیٹ بھر لیتے رہے تو غاصبین فدک پر لعنت کے کفریہ کلمات کے نعروں میں انہیں رخصت کرتے رہے۔ اگر آج بھی بے سمجھ ملّا کی اِس قسم کی کھیپ موجود ہے جبکہ تاریخ کے سینکڑوں پوشیدہ گوشوں سے پردہ اُٹھ چکا ہے۔ تو اُس وقت کے ملا کی حالت کا اندازہ لگانا کچھ مشکل نہیں جو تاریخ سے بے بہرہ تھا اُسے یہی سبق پڑھایا گیا ہے کہ جسے اللہ کا نام بلند کرنے کی سعی میں مشغول پاؤ۔ وہابی کہدو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا دعویٰ کیا۔ اللہ کی قسم امیر المومنینؓ تو اللہ کے فرمانبردار بندے تھے۔ اس شخص کے لئے ہلاکت ہو جس نے ہم پر جھوٹ باندھا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آئمہ اہلِ بیت ایسے کذاب سے محفوظ نہیں رہ سکتے جو ہمارے ذمے جھوٹ لگاتا رہتا ہے اور ہم پر افتراء کر کے ہماری سچی باتوں کو بھی لوگوں کے ہاں ساقط الاعتبار بنا دیتا ہے۔ علامہ کشی کہتے ہیں کہ اہلِ علم کی ایک جماعت نے ذکر کیا ہے کہ عبداللہ بن سبا، یہودی تھا، اسلام لا کر حضرت علیؓ سے محبت کرنے لگا اور اپنے زمانہ یہودیت میں بھی حضرت یوشع بن نون کے بارے میں "وصی موسیٰ" ہونے کے غلو کا عقیدہ رکھتا تھا۔ تو اس نے اسلام لا کر رسول اللہ کی وفات کے بعد حضرت علیؓ کے وصی ہونے کا ایسا ہی عقیدہ بیان کیا یہ وہ پہلا شخص ہے جس نے امامت علیؓ کے فرض ہونے کا قول مشہور کیا۔ اور آپ کے (بزعم خود) دشمنوں سے برأت کی اور مخالفین کی تھک کر کے انہیں کافر کہا۔ یہیں سے مخالفین شیعہ کہتے ہیں کہ شیعیت اور رفض کی بنیاد یہودیت سے لی گئی ہے (رجال کشی ص۱۰۱)

عبداللہ بن سبا کے مقلدین ۔ ۔ ۔ ۔ نے حضرت علیؓ کو حاجت روا مشکل کشا اور رب والہ مانا (رجال کشی، شیعہ رجال مصنفہ ابوعمرو کشی۔ عبرت نامہ اندلس ملخص از طبری ابن کثیر۔ ابن خلدون۔ ابن اثیر وغیرہ)

مسند امام اعظم کے لفظ ہیں عبداللہ بن سبا یہودی تھا۔ سیدنا عثمانؓ کے زمانہ میں اسلام لایا۔ اس نے مصر کے لوگوں کو سیدنا عثمانؓ کے قتل پر ابھارا اور سیدنا علیؓ سے محبت کا میلان ظاہر کیا۔ وہ باطن میں خبیث تھا اور اس کا مقصد مسلمانوں کے درمیان فساد پیدا کرنا تھا (ص۱۵۸ ــ شیعی عقائد)۔

سیدنا عثمانؓ کو شہید کرنے کے بعد ان لوگوں نے سیدنا علیؓ کو خلیفہ بنایا چونکہ شام کے تمام لوگ حجاز کے تین چوتھائی اور عراق کے نصف لوگ سیدنا علیؓ کی خلافت پر مطمئن نہ تھے اس لئے عبداللہ بن سبا، اور اس کی امت نے سیدنا علیؓ کی وصائیت اور امامت کا نظریہ ایجاد کیا اور آپ کی وصائیت کے ساتھ ان کی اولاد کے لئے معصوم، رب السموٰت والارض رب اللوح والقلم[۱] اور ائمہ[۲] خالق ہیں اور رب الانبیاء والملائکہ ہیں[۳]

---

[۱] ، [۲] ، [۳] حاشیہ اگلے صفحہ پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی اصطلاحات وضع کیں سیدہ فاطمہ رض کے متعلق یہ عقیدہ تراشا کہ آپ کو اللہ تعالےٰ نے اپنے نور سے قبل پیدائش آدم پیدا کیا[1]۔ نبی علیہ السلام اور معصومہ آئمہ کے متعلق کہا کہ وہ ایک بار پھر دنیا میں آئیں گے[2]۔ علی رض اور معصومہ آئمہ کو ماکان وما یکون کا حامل قرار دیا۔ اور اس قسم کے کی باتوں کا پرچار شروع کیا کہ علی رض نے پیدا ہوتے ہی اذان کہی السلام علیک یا رسول اللہ کہا۔ تمام انبیاء کے مصاحف پڑھے۔ انجیل کی تلاوت کی تمام قرآن پڑھا۔ نبی علیہ السلام سے بصورت وصاحت گفتگو کی[5]۔

کئی لاکھ جن قتل کئے (بحار الانوار جلد ۹ صفحہ ۴۴) فرشتوں کی جنگ میں آسمان پر جاکر ان کی صلح کرائی۔ آپ پر علیحدہ قرآن نازل ہوا۔ آپ نے اللہ تعالےٰ سے سرگوشیاں کیں (ایضاً ص۴۱۴) آپ کو نبی علیہ السلام کے ساتھ معراج ہوئی ص۳۴۲) علی رض کی زیارت کے لئے اللہ نے علی رض کی شکل میں ایک فرشتہ پیدا کیا جس کی ستر ہزار فرشتے روزانہ زیارت کرتے ہیں۔ ایک سانپ نے آکر بحالت خطبہ آپ کو سلام کیا۔ جنوں کے ساتھ زمین میں گھس کر ان کا فیصلہ کرایا۔ بہشت و دوزخ کی کنجیوں کے علی رض مالک ہیں (ایضاً ص۵۵۹) علی رض اللہ کے ہاتھ پاؤں اور منہ ہیں (ایضاً ص۹۲۴) نبی علیہ السلام اور علی رض ایک نور سے پیدا ہوئے (ایضاً ص۵۱۲) تمام انبیاء و ملائکہ علی رض کے نور سے پیدا ہوئے۔ جلاء العیون جلد ۲ ص۲۲۴) وغیرہ وغیرہ ہزاروں قسم کی عجیب عجیب باتیں آپ کے لئے اور آپ کی اولاد کے لئے وضع کیں۔

---

[1] جلاء العیون جلد دوم اردو ترجمہ ص۲۲-۲۳ [2] ایضاً ص۲۴-۲۵ [3] جلاء العیون اردو ترجمہ جلد ۱ ص۱۳۹ سطر ۱۷

[4] جلاء العیون اردو جلد ۲ ص۵۲-۲۱۱-۲۲۵ [5] جلاء العیون اردو جلد ۱ ص۲۵۴-۲۵۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دو باتیں اور سُن لیجیے!

(فی المنتخب)

انه کان جنی جالسا عند رسول اللهؐ
یسئله من قضایا مشکلة اذا قبل امیر المومنین
علی بن ابی طالب فتصاغر الجنی حتی صار
کالعصفور ثم قال اخبرنی یا رسول اللهؐ
قال من فقال من هذ الشاب المقبل
قال النبی ما ذاك فقال الجنی اتیت
سفینة النوحؑ لاغرقها یوم الطوفان
فلما تناولتها ضربنی هذ انفقذ یدی
ثم اخرج یده مقطوعة فقال النبی
هذا اخی علی بن ابی طالب

منتخب میں آیا ہے کہ ایک جن حضور انور کی خدمت
میں حاضر تھا اور کچھ مشکل مسائل حضورؐ سے دریافت
کرتا تھا کہ ناگاہ امیر المومنین علی بن ابی طالب
حضور انور کی خدمت میں حاضر ہوئے جوں ہی
ان کی نظر حضرت علیؓ پر پڑی مارے خوف کے
چڑیا بن گیا۔ اور حضور انورؐ سے دریافت کرنے
لگا کہ یا حضرت مجھے آگاہ کیجئے۔ حضورؐ نے ارشاد
فرمایا کہ کس حال سے۔ اس نے کہا کہ اس نوجوان
کے حال سے جو آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہے
حضورؐ نے اس کی یہ حالت دیکھ کر ارشاد
کیا کہ تیرے خوف کا کیا سبب ہے اس جن نے
عرض کیا یا رسول اللہؐ خدا نے نوحؑ کی امت
پر طوفان بھیجا تھا اور نوحؑ کو ایک کشتی ملی تھی تاکہ نوحؑ معہ اپنے اہل کے غرق نہ ہو۔ اس وقت میں نے
یہ چاہا کہ نوحؑ کی کشتی کو غرق کر دوں جب میں نے اپنا ہاتھ کشتی غرق کرنے کے لئے دراز کیا تو اس
جوان نے ایک ہی تلوار میرے ہاتھ پر ماری کہ وہ کٹ کر گر پڑا۔ پھر اس جن نے کٹا ہوا ہاتھ حضور انور
کو دکھایا ہے

(۲) (فی الخرائج)

ان علیؓ ابن ابی طالب کان فی
الرحبة وھی محلة بالکوفة فقام رجل
فقال یا امیر المومنین انا من رعیتك
واهل بلادك قال لست من رعیتی ولا
اهل بلادی وان ابن الاصفر بعثك
مسائل الی معاویه وهو ارسلتك الخ

خرائج میں منقول ہے کہ حضرت علیؓ کوفہ
کے ایک محلہ رحبہ میں تشریف رکھتے تھے پس
ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا اے امیر المومنین میں
آپ کی رعیت میں سے ہوں اور آپ کے شہر کا ہوں
حضرت علیؓ نے فرمایا کہ نہ تو، تو میری رعیت میں سے
ہے اور نہ اس شہر کا رہنے والا ہے بلکہ ابن اصفر
نے تجھے کچھ سوال پوچھنے کے لئے معاویہؓ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قال الرجل صدقت یا امیر المؤمنین ان معاویہ ارسلنی الیک فی خفیۃ وانت قد طلعت علیٰ ذٰلک ولا یعلمہا غیر اللہ ۔ فقال امیر المومنین سل عن ابنی الحسن الخ	پاس بھیجا تھا ۔ اور انہوں نے مجھے میرے پاس بھیجا ہے ۔ اس شخص نے عرض کیا یا امیر المومنین آپ نے سچ ارشاد فرمایا واقعی معاویہؓ نے پوشیدہ مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے ۔ اور کوئی شخص سوائے خدا کے اس راز سے واقف نہ تھا ۔

حالانکہ آپ اس غیب کی بات پر مطلع ہیں ۔ پس حضرت علیؓ نے ارشاد کیا کہ اے شخص جو تجھے دریافت کرنا ہے میرے بیٹے حسنؓ سے دریافت کر ۔"

اس کے آگے چند ایسے سوالات اور ان کے مہمل جوابات ہیں جنہیں پڑھ کر لکھنے والے کی عقل پر ماتم کے سوائے کیا کہا جا سکتا ہے ۔

اھلسنت میں بدعات

آج اہل السنت والجماعت میں سے امام ابو حنیفہؒ کے مقلدین کے غالی گروہ نے اپنے احبار و رہبان یعنی علماء و شیوخ کے لئے جو کچھ تراش رکھا ہے وہ سب ان نظریات کا چربہ ہے جو سبائیوں نے سیدنا علیؓ اور ان کی اولاد کے لئے تراشا تھا ۔ سبائیوں کی یہ بدعات کوفہ سے پھوٹیں اور شیعہ داعیوں کے ذریعہ تمام عالم اسلام میں پھیل گیئں ۔ جوں جوں کتاب و سنت کی گرفت ڈھیلی ہوتی چلی گئی یہ بدعات اور مکفرانہ و مشرکانہ نظریات جڑیں پکڑتے چلے گئے اور آج ان نظریات کی بنیادیں اس حد تک مضبوط ہو چکی ہیں کہ راولپنڈی کے ایک خود ساختہ پیر جس نے ایوب کی حکومت کی پائیداری کے لئے کئی چلہ کشیاں کیں اپنے متعلق کہتا ہے کہ میں براہ راست حضرت خضر سے فیض یافتہ ہوں ۔ کچھ عرصہ قطب شمالی کا منتظم رہ چکا ہوں (ملفوضات خضری ص۲۵) چاند پر پہنچنے والوں کے ہمراہ گیارہ ولی اللہ تھے ص۲۵ اس شخص کا دعویٰ ہے کہ میں غوث پاک کا تربیت یافتہ ہوں ۔ حضور کی طرف سے ہی آپ کو پیغام سناتا ہوں ۔ جب آپ کسی محفل میں بیٹھیں تو یہ سمجھیں کہ حضور آپ کو دیکھ رہے ہیں اللہ بھی آپ کو دیکھتا ہے حضور نبی پاک بھی دیکھتے ہیں ۔ یہ حضور غوث پاک کی محفل ہے (ملفوظات خضری ص۵۸) اس کا دعویٰ ہے کہ میں رسول پاک سے گفتگو کرتا ہوں (ص۲۶) منصور نے عرفان الٰہی سے انا الحق کہا (ص۱۰۶) میں کہتا ہوں کیا ایسی حواس باختگیاں شیعیت کا چربہ نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور لطف یہ کہ ان ہفوات پر ایمان لانے والوں کی اس دور میں بھی ایک کھیپ تیار ہو گئی اس قسم کے عقل کے اندھوں کو کیا معلوم کہ غیاب و شہود کا کیا مطلب ہے۔ نور و بشر کیا ہیں زندگی اور موت کا مقصد کیا ہے؟ انسانیت کیا ہے اور ملوکیت کیا ہے۔ نبوت کیا ہے اور اس کے فرائض و وظائف کیا ہیں۔ ان کی تمام علمیت اس مقام پر پہنچ کر ختم ہو جاتی ہے کہ جو نبی کو بشر کہے وہ کافر ہے۔ ان لوگوں نے بلا واسطہ تو سبائیت سے تمسک نہ کیا مگر بالواسطہ یہ لوگ سبائیت کا ہی چربہ ہیں۔

ایسے قارئین پر بخوبی روشن ہو گیا ہو گا کہ آج حاملین کتاب و سنت کو جو لوگ کافر کہتے ہیں ان کے مورث کون ہیں۔ ان کافر گروں کے روحانی اب وجد نے اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں ایسے ہی سوقیانہ لفظ ادا کئے۔ اور آج ان کی روحانی ذریت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی آڑ میں وہی فریضہ ادا کر رہی ہے اگر آج امام ابوحنیفہؒ زندہ ہوتے تو اپنے ان نام نہاد مقلدین کے حق میں نا معلوم کیا ارشاد فرماتے۔

اولٰئک کالانعام بل ہم اضل کی اس کھیپ کی کفر ساز مشین گنوں سے ان کے اپنے وہ مقلد بھائی بھی نہ بچ سکے جنہوں نے شرک و بدعت کی دنیا میں ان کا ساتھ نہ دیتے ہوئے انہیں ٹوکنے کی جرأت کی آج وہ بھی ان کی زبانوں سے گلابی وہابی کے نام سے موسوم کئے جاتے ہیں۔

عبد اللہ بن سبا نے ان کو اشرف المخلوقات کے مقام مخدومیت سے نیچے اتار کر ان کے لئے نور کی اصطلاح وضع کر کے مرتبہ خادم پر لا بٹھایا۔ عبداللہ بن سبا کے بعد اس کی اُمت نے ان عقائد کا اس طرح پرچار شروع کیا کہ اہلسنت والجماعت سے احناف کا مذکورہ گروہ بُری طرح ان کی لپیٹ میں آ گیا۔ کوفہ جس کی بنیاد سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک فوجی چھاؤنی کے طور پر رکھی گئی تھی۔ وہاں ۸۰ھ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ پیدا ہوئے حجاز کے مرکزی مقام مدینہ کی دوری کی وجہ سے اور مشرقی ممالک کے نو مسلموں کی کثرت کی وجہ سے وہاں آئے دن نئے نئے مسائل پیدا ہونے شروع ہو گئے۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ جو اپنی ذہانت اور فطانت کی وجہ سے مسند ارشاد پر متمکن ہو چکے تھے جب انہیں نئے مسائل سے واسطہ پڑا تو آپ نے قیاس و رائے سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسائل کا استنباط شروع کر دیا ۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی عبقریت کی وجہ سے ان خدشات سے بے خبر نہیں تھے کہ میرے مرنے کے بعد یار لوگ مجھے بھی الوہیت کے مقام پر بٹھا دیں گے[1] اسی لئے وہ بار بار فرماتے رہے اور اس دو آتشہ بلکہ سہ آتشہ ذہنوں نے کہیں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذاتی اور عطائی علم غیب کی بحثیں شروع کر دیں، کہیں ندائے لغیر اللہ پر جدال و قتال شروع ہو گئے ۔ مگر اس طرف کسی نے توجہ نہ دی کہ یہ سب کچھ درآیا دصیا ایں ہمہ آوردہ رفض است۔

وقت گذرتا رہا، شیعیت اپنے حربوں میں کامیاب ہوتی چلی گئی اور مرور ایام سے حالت یہاں تک پہنچ گئی کہ اللہ تعالیٰ کی الوہیت بھی محتاج شفاعت ہو کر رہ گئی ۔

قارئین کے لئے یہ سب باتیں نئی ہوں گی ۔ مگر میں ارباب بصیرت کے سامنے علی الاعلان دعویٰ سے یہ باتیں پیش کرتے ہوئے ان سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آیا:۔

ندائے لغیر اللہ ۔ ذبیح لغیر اللہ ۔ دربار ربوبیت میں سفارشوں کا سہارا وغیرہ کیا شیعی دنیا سے اہلسنت والجماعت میں نہیں گھسے ۔ اور کیا ان سب کے پیچھے قیاس ورائے کی بھول بھلیاں کام نہیں کر رہی ہیں ۔ وقت گذرتا رہا، کتاب وسنت کی بجائے قیاس ورائے کے پلندے دینی مدارس میں گھستے چلے گئے اور پھر یہاں تک دینی مدارس میں حاوی ہو گئے کہ آج تک طلباء کے سالہا سال ان کورکھ دھندوں کی نذر ہو جاتے ہیں ۔ اور کہیں آخری ایک آدھ سال کتاب وسنت کی تعلیم کے لئے نکالے جاتے ہیں ۔ یہ سب کچھ شیعی تکنیک کی دسیسہ کاریوں کا نتیجہ ہے شیعیت نے نہایت چابکدستی، عیاری، مکاری اور ہشیاری سے سواد الاعظم کی نصف سے زیادہ دنیا کو آج اس طرح اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے کہ ان لوگوں نے وا شگاف شرکیہ اعمال کو عین اسلام

---

[1] ترمذی میں ہے کہ اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ کے ارشاد کے موقع پر عدی بن حاتم نے نبی اکرم کی خدمت میں عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم ان کی عبادت تو نہیں کرتے تو آپ نے فرمایا کہ کیا وہ تمہارے لئے حلال کو حرام اور حرام کو حلال نہیں کرتے ۔؟ اور تم ان کو مان نہیں لیتے ۔

عدی نے عرض کیا:۔

ہاں یا رسول اللہ یہ تو صحیح ہے ۔ حضور نے پھر فرمایا یہی تو ہے رب بنانا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سمجھ کر شدت سے اس پر عمل کرنا شروع کر دیا۔ قیاس و رائے کے اس جھاڑ جھنکاڑ سے سے بعض لوگوں نے نہایت عقلمندی سے اپنا دامن بچایا۔ پاک و ہند میں یہ لوگ مشرکین کی نظروں میں گلابی وہابی "دیوبندی" کی پھبتی کے نشانہ بن گئے۔ مگر ان کی فطرت سلیم نے انہیں شرک و بدعت کی دنیا سے بچا لیا اور دوسرے بریلوی کہلوائے جو آج کتاب و سنت کے حامل کہلاتے ہوئے شیعیت کی جیتی جاگتی تصویر ہیں۔ تقلید کے متعلق اقوال امام ابوحنیفہ

۱۔ لا یحل لاحد ان یقول بقولنا حتی یعلم من این قلنا (قول المفید) — کسی آدمی کے لئے میری بات پر عمل کرنا جائز نہیں جب تک اسے معلوم نہ ہو کہ یہ بات کہاں سے کہی ہے۔

۲۔ حرام علی من لم یعرف دلیلی ان یفتی بکلامی۔ — جب تک میری بات کی دلیل معلوم نہ ہو اس کے لئے میری بات پر فتویٰ دینا حرام ہے۔

۳۔ میرا قول قرآن کے خلاف ہو تو اسے چھوڑ دو۔ لوگوں نے پوچھا حدیث کے خلاف ہو تو پھر کیا کریں فرمایا تب بھی چھوڑ دو (روضۃ العلماء۔ عقد الجید)

۴۔ دیکھو جب ہمارے اقوال قرآن و حدیث کے خلاف ہوں تو قرآن و حدیث پر عمل کرو واضربوا بکلامنا علی الحائط:۔ اور ہمارے اقوال کو دیوار پر دے مارو (میزان شعرانی)

۵۔ اذا صح الحدیث فھو مذھبی۔ صحیح حدیث ہی میرا مذہب ہے۔

۶۔ ماجاء عن رسول اللہ فبا الرأس والعین۔ یعنی حدیث سے جو کچھ ثابت ہو میرے سر آنکھوں پر۔

۷۔ آپ نے فرمایا نہ میری تقلید کرنا نہ مالک کی نہ کسی اور کی (تحفۃ الاخیار فی بیان الابرار)

۸۔ ضعیف الحدیث احب الی من اراء الرجال۔ لوگوں کی رائے کی نسبت مجھے ضعیف حدیث زیادہ محبوب ہے (ردّ المختار)

۹۔ اترکوا قولی بخبر رسول اللہ:۔ میری باتوں کو نبی علیہ السلام کے ارشاد کے مقابلہ میں ترک کرو۔

مگر امام ابوحنیفہؒ کے ان اقوال کی موجودگی میں یار لوگوں نے کہنا شروع کر دیا۔

"فلعنۃ اللہ اعداد رمل۔ علیٰ من ردّ لقول ابی حنیفہؒ"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس نے ابوحنیفہؒ کے قول کو رد کیا اس پر ریت کے ذرّوں کے برابر لعنت ہو۔

کیا یہ شعر بالکل شیعی ذہنیت کا عکاس نہیں۔ روافض نے اہل سنت کو جب دیکھا کہ انہیں بلاواسطہ اپنے جال میں پھنسانا ناممکن ہے تو بالواسطہ انہیں حنفیت کے چکر میں جکڑ دیا اسی شیعیت کی وسیسہ کاریوں نے مصر میں بدوی و رفاعی، عراق و ہند میں عبدالقادر جیلانی مکہ و طائف میں ابن عباس یمن میں ابن علوان کو حاجت روا بنا کر پیش کیا۔ جبیلہ میں زید بن خطاب کی قبر کی پرستش ہونے لگی۔ درعیہ میں بعض صحابہؓ کی قبور اور قبے عوام کی جاہلانہ عقیدت کے مرکز بن گئے۔ وادیٔ غبیرہ میں ضرار بن ازور بغداد میں شیخ عبدالقادر جیلانی کی قبور کی پرستش ہونے لگی۔ اور اس سے آگے بڑھ کر شجر و حجر تک کو حاجت روا سمجھا جانے لگا۔ اور ستم بالائے ستم کہ سلاسل اربعہ کے بانی بھی المدد یا حضرت شاہ نقشبند، امداد کن امداد کن از بند غم آزاد کن در دین و دنیا شاد کن یا شیخ عبدالقادرا۔ بن گئے۔ سید علی ہجویریؒ گنج بخش اور خواجہ معین الدین چشتی غریب نوازؒ کے ناموں سے پکارے جانے لگے۔ اور ان سب برائیوں کو آج تک کار خیر اور راہ نجات اور صراط مستقیم سمجھا جانے لگا۔

عوام تو در کنار خواص کی یہ حالت ہے کہ خواجہ احمد فاروق سرہندی جنہیں آج اکبری الحاد کا قاطع اور مجدد الف ثانی کہا اور سمجھا جاتا ہے نے دعویٰ کیا کہ میرا گزر ایسے مقامات سے ہوا جو سیدنا عثمانؓ، سیدنا فاروق اعظم، سیدنا صدیق اکبرؓ کے مقامات سے بھی بلند ہیں اور میں قیوم وقت ہوں۔ اور قیوم کی تعریف یہ کی گئی کہ دنیا کے تمام انتظامات یعنی رزق، بارش، پیدائش، موت سب قیوم کے ہاتھ میں ہوتے ہیں[۱]۔ یا للعجب۔

اسلام میں ان ہفوات کی قطعاً کوئی گنجائش نہ تھی۔ مگر یہی ہفوات پورے اہل ملت میں اس طرح آگھسے کہ انہیں عین اسلام سمجھا جانے لگا۔ ایسے مشرکانہ اعمال و افعال کے خلاف مختلف اوقات میں مختلف اصحاب نے اپنی اپنی ہمت کے مطابق آواز اٹھائی امام ابن تیمیہ نے ساتویں صدی ہجری میں بھرپور جہاد کیا اور عمر کا کثیر حصہ اس جرم جہاد کی پاداش میں جیلوں کی نذر کیا۔

---

[۱] تفصیل کے لئے دیکھئے میری تالیف حقیقت مذہب شیعہ کا باب قدر مشترک۔ مولانا جگنانی کی کتاب ص ۵۹ اور ص ۶۰ پر خواجہ احمد فاروقی کا تذکرہ کیا ہے مزید تفصیل کے لئے مکتوبات کا دفتر اول مکتوب نمبر ۲۸ طبع مکتبہ ... ۲۰ دیکھئے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اسی جہاد کی صدائے بازگشت کا جرم تیرھویں صدی ہجری میں محمد بن عبدالوہاب سے سرزد ہوا۔ اور اسی جہاد کی صدا آج تقویۃ الایمان اور کتاب التوحید کی صورت میں ہمارے سامنے موجود ہے۔

امام محمد بن عبدالوہاب کی یہ مجاہدانہ صدا احیائے اسلام کے لئے ایک نفیر عام تھی۔ اللہ تعالےٰ نے اس صدا پر لبیک کہنے والوں کے لئے دنیوی سلطنت اور حکومت کے دروازے کھولدئے اور گھسی پٹی ذہنیتوں کے مسلمان نما مشرکوں کے لئے جب جینا دوبھر ہو گیا تو ان کی پشت پناہی کے لئے فرنگی جبر و استبداد نے بظاہر دوستی کے پردہ میں ان کی دستگیری کر کے اپنے تمام مقبوضہ ممالک میں "وہابی" "وہابی" کی گونج سے تہلکہ مچادیا وہ مسلم نما مشرک جو اپنے مشرکانہ اعمال کو عین اسلام سمجھ رہے تھے اور اب اپنی خرافاتی دُنیا کی تباہی کے دنوں کو قریب تر دیکھ رہے تھے فرنگی کے دامن سے لپٹ گئے۔ فرنگی حکومت خود یہ چاہتی تھی کہ احیائے اسلام کی اس لہر کی زد سے کسی طرح نجات حاصل ہو۔ انہوں نے عرب میں شریف مکہ کو آگے کیا۔ ہندوستان میں انہیں ایک ایسا گروہ مل گیا جس نے کتاب وسنت کے حاملین کے خلاف کفر کے فتووں سے ایک ہنگامہ بپا کر دیا۔ گویا شیعیت نے اپنی دسیسہ کاریوں سے ان کے ذہنوں میں جو کچھ ٹھونس دیا تھا فرنگی کے سایۂ عافیت میں کتاب وسنت کے حاملین کے خلاف نہایت چابکدستی سے مصروف پیکار ہو گیا۔ چنانچہ ہنٹر اپنی رسوائے زمانہ تالیف میں لکھتا ہے کہ بڑے بڑے نام نہاد علماء سے لے کر معمولی معمولی مساجد کے ملانوں تک کے وہ فتوے ہمارے پاس ٹنوں کے حساب سے جمع ہو چکے ہیں جو انہوں نے مجاہدین (وہابی) کے خلاف ہماری خوشنودی حاصل کرنے کے لئے لکھے ہیں۔

اب آپ صفحات بالا پر ایک اچٹتی سی نظر پھر ڈالئے تو آپ کو واشگاف نظر آئے گا کہ دین حق میں اولین رخنہ اندازی شیعیت کی طرف سے ہوئی اور چند سو سال میں اُن کی پیدا کردہ شیطنت بڑھتی بڑھتی اس مقام پر پہنچ گئی کہ صحیح العقیدہ مسلمانوں کا وجود خال خال نظر آنے لگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام ابن تیمیہؒ نے ان کے خلاف علمِ جہاد شروع کیا تو کسی حد تک باطل کے بادل چھٹنے شروع ہوئے مگر علماءِ سُو کی وہ کھیپ جن کی زندگی کا دارومدار عوام کے مشرکانہ افعال پر منحصر تھا، وہ بھی اپنے محاذ سے دستبردار ہونے والے نہیں تھے دوبارہ وہی تحریک محمد بن عبدالوہاب کی صورت میں نمودار ہوئی تو علماءِ سُوء کو فرنگی کی سرپرستی حاصل ہوگئی۔

یہاں لطیفہ کے طور پر ایک بات سامنے آگئی ہے۔ آج تک اسی بھری دنیا میں عبدالوہاب نام کا کوئی مجدد یا مجتہد نہیں گذرا۔ البتہ امام محمد کے باپ کا نام عبدالوہاب تھا جب امام محمد نے شرک و بدعت کے خلاف جہاد شروع کیا تو آپ کے مخالفین میں عبدالوہاب کا نام سرِفہرست تھا۔ عبدالوہاب نے بیٹے کو گھر سے نکال دیا تھا اور امام محمد نے بخوشی یہ سزا قبول کر کے گھر کو خیرباد کہہ دیا تھا مگر اعلائے کلمۃ الحق سے باز نہ آئے۔ اب قابلِ توجہ بات یہ ہے کہ امام محمد کے معتقدین کو وہابی کہا جائے گا یا آپ کے باپ عبدالوہاب کے معتقدین اور متوسلین کو وہابی کہا جائے گا۔ جس کے مسلک کے یہ لوگ ہمنوا ہیں۔

خرد کا نام جنوں رکھدیا اور جنوں کا خرد

امام ابوحنیفہؒ کے مقلدین پاک و ہند میں دو گروہوں میں بٹ گئے۔ ایک گروہ جو افعالِ شرک و بدعت سے اسی طرح متنفر ہے جس طرح حاملین کتاب و سنّت متنفر ہیں۔ اس گروہ کے بعض اکابرین نے حاملین کتاب و سنت کی طرح شرک و بدعت کے خلاف تبلیغ و ارشاد کا سلسلہ اور فریضہ ادا کرنے میں کوئی کوتاہی نہ کی۔ مگر انگریز کے خلاف جہاد کے معاملہ میں وہ بت پرستوں کی ذیلی طاقت بن کر رہ گئے۔

ان لوگوں میں سے مولانا محمد قاسم نے دیوبند کے مقام پر مسند تبلیغ و ارشاد کو زینت دی۔ اور اس مکتبہ فکر کے لوگ دیوبندی کے مشخصانہ نام سے موسوم ہیں۔

ل مفتی احمد یار گجراتی اپنی تالیف جاء الحق میں دیوبندیوں کے متعلق حدیث "قرن الشیطن" کے ضمن میں لکھتا ہے کہ قرن بمعنی نید اور شیطان بمعنی دیو اس سے مراد ہے دیوبند بہرحال یہ احناف کا گھریلو معاملہ ہے ہم اس معاملہ دخل دینے والے کون ہیں؟۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور امام ابو حنیفہؒ کے مقلدین کا دوسرا گروہ بریلوی کے نام سے موسوم ہوا۔ بریلویوں عقائد کے خدوخال میں مولوی احمد رضا خان نامی ایک شخص نے رنگ بھرا اور اس حد تک اس شخص نے مشرکانہ افعال کی تبلیغ و اشاعت میں سرگرمی دکھائی کہ ان کے پیرو جس نام نہاد اسلام کے مدعی ہیں۔ عقائد اسلام، جسد اسلام، اساس اسلام اور روح اسلام ہیں قطعاً اس کا ایک ہزاروں حصہ بھی نہیں۔ اسلام کی روح یا جان توحید اور صرف توحید ہے۔ توحید کو سمجھنے کے لئے اور توحید کے اقرار کے لئے یہاں اللہ تعالےٰ کی ذات کے متعلق اس بات پر ایمان لانا ہوگا کہ حیاتؔ۔ علمؔ۔ ارادہؔ۔ سمعؔ۔ بصرؔ۔ قدرتؔ تکوینؔ۔ کلامؔ۔ اس کی ذاتی صفات ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی ان ذاتی صفات میں اس کی مخلوق میں سے کسی کو حصہ دار یا ساجھی سمجھنا شرکِ عظیم ہے۔

اسی طرح اس کی صفات یعنی ربوبیت، رحمانیت ـــ میں کسی کو شریک سمجھنا بھی شرک ہے۔ مگر آج ہم دنیائے بریلویت میں توحید کی کوئی بات نہیں پاتے۔ اور لطف یہ کہ جب انہیں سمجھایا جائے تو اپنے آقایان قدیم یعنی روافض اور فرنگیوں کے رٹائے ہوئے وہابی وہابی کے اسباق کی گردان شروع کر دیتے ہیں۔ مجھے نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج تک اس المیہ کے پس منظر کی طرف کسی نے بھی جھانکنے کی کوشش نہیں کی۔ شرک و بدعلت کی شاخ تراشی کا قطعاً کوئی فائدہ نہیں۔ جب تک اس کا تناور درخت موجود ہے۔ اس کی شاخیں بڑھتی، پھولتی اور پھیلتی رہیں گی میں نے اینٹی مرزائی تحریک کے دنوں میں اپنی ان گنہگار آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سنا کہ اس درخت کی شاخوں نے بریلویت کے مراکز تو درکنار ان لوگوں کے مراکز تک جو اہلحدیث کہلاتے ہیں۔ اس طرح سایہ فگن ہو کر چمنستانِ توحید ہیں۔

فاروانز گورنر کا منظر پیش کیا کہ الامان والحفیظ ـــ جو لوگ اس بات کے قائل ہوں کہ قرآن میں جہاں شیطان کا لفظ آیا ہے اس سے مراد عمرؓ ہے (حاشیہ مقبول قرآن صہ ۵۱۲) فاحشۃ مبینہ سے مراد ام المؤمنینؓ حضرت عائشہؓ ہیں (حاشیہ ترجمہ قرآن مقبول صہ ۸۹) ان سے تعاون کی دعوت من صادق کے لئے بہ کٹ مرنے کا مقام تھا۔ مگر وائے بر حرمں دنیا ـــ

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تونے بڑے بڑے حاملین جبّہ و دستار کو جس طرح اپنی لپیٹ میں لے کر تخریب دین کے اسباب فراہم کئے اس کی مثال کم از کم میری زندگی میں نظروں سے نہیں گذری اب ایک بار صفحات گذشتہ پر نگہ بازگشت ڈالیئے تو صاف نظر آئے گا کہ بریلویت کی دنیا کے تمام عقائد یعنی ندائے لغیر اللہ سے لے کر اعراس وغیرہ تک تمام کے تمام شیعی عقائد کا چربہ ہیں۔ اور جب ہندوستان میں علماء حق نے ایسے لوگوں کے خلاف اعلاء کلمۃ الحق کا نعرہ بلند کیا اور ساتھ ہی غیر ملکی استبداد کے خلاف نعرۂ جہاد بلند کیا تو یہ دونوں طاقتیں ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر علماءِ حق کا نام صفحۂ ہستی سے مٹانے پر تُل گئیں۔ اور زبان سے قلم سے تلوار سے توپ و تفنگ سے علماء حق کے خلاف ایک مشترکہ اور متحدہ محاذ بنا کر "وہابی" کی گالی ایجاد کر کے اس کارِ خیر میں مصروف ہو گئے۔

(وہابی اور انگریز)

جس طرح غیر وہابی[1] مسلمانوں نے وہابیوں کے خلاف بغیر سوچے سمجھے اپنے آقایان ولی نعمت یعنی انگریزوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے سینکڑوں کتابیں تصنیف کرنے کے فریضہ کو نبھایا۔ اسی طرح ان کے آقایان ولی نعمت نے بھی اس جہاد میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا۔ انگریز مصنفین کی لکھی ہوئی کتب کی فہرست مولانا عبدالمجید خادم سوہدروی نے اپنے رسالہ "انگریز اور وہابی" میں درج کی ہے

۱- مارگولیوتھ	MORCOLIOUTH.	۷- برائجیس	BRYDGES.
۲- ہوگس	HUGHES.	۸- فلپی	PHILPY.
۳- زویمر	ZWEMER.	۹- رچرڈ کوک	RIGHARD COKE.
۴- ہوگارتھ	HOGARTH.	۱۰- باڈیا	BADIA.
۵- مارڈمین	MORDTMAN.	۱۱- رچرڈ- الیف- برٹن	R.F.BURTON
۶- راونشا	RAWINSHAW.	۱۲- برک ہارڈ	BURK HARDT

[1] میں ان سطور میں اہلحدیث مجاہدین کو محاورات علی الخصم کے طور پر وہابی کے نام سے ہی موسوم کرنے پر مجبور ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۳- بلنٹ BLUNT.

۱۴- سٹارڈ STARD.

۱۵- پال گریو PALGRAVE-

۱۶- لیوس پلی LEWIS PALLY.

۱۷- بیجر BEDGIR

۱۸- ڈوٹی DAUGHTY.

۱۹- لیڈی ایمی بلنٹ LADY AME BLUNT

۲۰- ولفرڈ بلنٹ WILLFRID BLUNT

۲۱- روسین ROUSSEAN.

۲۲- تھامس ریڈرگ ہاکس T.R. HUGHES.

۲۳- ولسن کیش WILSON CASH.

۲۴- اندری زوبیر ANDRE SEFIVIER.

۲۵- ولیم ولسن ہنٹر W.W. HUNTER

ان میں سے اکثر کتب یا ان کے اقتباسات جو مختلف مقالات کی صورت میں وقتاً فوقتاً مختلف رسائل میں طبع ہوتے رہے اور میری نظر سے بھی گذرے ہیں۔

ان مصنفین کے علاوہ سینکڑوں دیگر انگریز وقائع نگاروں اور مؤرخوں نے ہزارہا صفحات پر مشتمل لٹریچر لکھا اور حکومت کی سرپرستی میں تمام مقبوضہ ممالک میں پھیلایا۔ ان کی تحریروں سے ایسا مترشح ہوتا ہے کہ "وہابیوں" کے مجاہدانہ کارناموں سے انگریز سرکار بُری طرح گھبرا رہی تھی۔ آج جو غیر "وہابی" مسلمان یہ کہتے ہیں کہ وہابی ایک نیا فرقہ ہے اور یہ چند گنتی کے لوگ ہیں جن کی کوئی ماضی نہیں یہ انبیاء کے گستاخ ہیں یہ بزرگوں کی تعظیم کے منکر ہیں ایسا کہنے والوں کے رُخِ انور پر انگریزوں کی یہ تالیفات ایک زناٹے دار تھپیڑ سے کم نہیں۔ اس "اُولٰئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلُّ" گروہ سے کوئی پوچھے کہ جب انگریز اپنے تمام ممالک محروسہ میں "وہابیوں" کے خلاف نبرد آزما تھا تو تم لوگ کونسی دینی خدمت کر رہے تھے کیا یہی تمہاری دینی خدمت تھی کہ اپنے آقایان ولی نعمت کے اشاروں پر ان "وہابیوں" کے خلاف کفر اور ارتداد کی مشین گنوں کے منہ کھول کر اندھا دھند ان مجاہدین حق کے خلاف زہر اگلنا شروع کر دو جو اپنے عیال کو صرف اللہ کے سہارے اپنے گھروں میں چھوڑ کر کفن بدوش میدانِ جہاد میں کود پڑے تھے۔ یہ جملہ معترضہ درمیان میں آ گیا تھا۔ میں کہہ رہا تھا کہ انگریزوں نے "وہابیت" کے مجاہدانہ کارناموں سے گھبرا کر چار دانگ عالم میں انہیں ایک ہوّا بنا کر پیش کیا۔ مسٹر ولیم ہنٹر کی رسوائے زمانہ کتاب (INDIAN MUSLIMANS) کا اردو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں ترجمہ ہو چکا ہے اور "ہندوستانی مسلمان" کے نام سے ہر جگہ سے دستیاب ہو سکتا ہے۔

ہنٹر بنگال میں آئی۔سی ایس کے عہدے پر فائز تھا اُس نے ۱۸۷۱ء میں یہ کتاب تالیف کی۔ دیباچہ میں لکھتا ہے کہ میں نے اس کتاب میں اس "جنگجو جماعت" کی گذشتہ تاریخ اور موجودہ ضروریات کو با وضاحت بیان کیا ہے۔جس کے متعلق انگریزی حکام نے بار بار اپنی حکومت کو اس "مستقل خطرہ" سے خبردار کیا تھا۔ مگر حکومت نے توجہ نہ کی اور نتیجہ ۱۸۵۷ء کے غدر "جنگ آزادی" کی صورت میں ظاہر ہو کر رہا۔

ہندوستان کی جنگِ آزادی کا سہرہ اپنے بزرگوں کے سر باندھنے والے "غیر وہابی" غور کریں کہ یہ جنگِ آزادی کس نے لڑی۔

اس مقدمہ میں جنگجو جماعت اور مستقل خطرہ کے دو الفاظ خصوصی طور پر قابلِ توجہ ہیں کیا یہ لفظ ہنٹر نے کسی "غیر وہابی" کے لئے استعمال کئے تھے۔اب "ہندوستانی مسلمان" سے چند اقتباسات ملاحظہ کیجئے۔

ہمارے باغی کیمپ کے بانی مبانی سیّد احمد تھے۔ وہ ان بے باک اور باہمت نوجوانوں میں سے تھے جو نصف صدی قبل امیر خان پنڈاری یعنی نواب ٹونک کی قوت کے استیصال کے بعد تمام ملک میں پھیل گئے تھے۔ ۱۸۱۶ء میں سید احمد نے دہلی کے ایک جیّد عالم (شاہ عبد العزیز) سے علم حاصل کیا۔اور پھر بدعات کے خلاف جہاد شروع کر دیا۔ ۱۸۲۰ء میں اُس نے تبلیغی سفر شروع کیا۔پٹنہ میں مرکز قائم کر کے کلکتہ کا رُخ کیا۔ کلکتہ میں اس کے پاس ہزار ہا لوگوں نے اس کے ہاتھ پر بیعت کی۔ پھر لکھتا ہے:۔ کہ سید احمد کے ایک ایک مبلغ کے پیرو اسّی اسّی ہزار تک پہنچ گئے۔

(خط نمبر ۱۰۰ ۱۳ مئی ۱۸۴۳ مطبوعہ کلکتہ گزٹ)

ڈاکٹر اسٹارڈ ایک امریکن وقائع نگار لکھتا ہے شمالی ہند میں ایک وہابی جانباز سید احمد نے مسلمانوں کو اُبھار کر حقیقتاً ایک اسلامی سلطنت قائم کر لی تھی۔

وہابیوں کے اعمال ہنٹر کی نظر میں:۔

ان لوگوں کی قوت کا راز ان کے اخلاص اور ان کی عملی تعلیم میں مضمر ہے۔وہ اعلانیہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس بات پر مُصر تھے کہ ہمیں آغازِ اسلام کے مسلمانوں کے عقائد اور ان کے سیدھے سادے طریقے، ان کی اخلاقی پاکیزگی کی طرف رجوع کرنا چاہیئے ۔ وہابیوں کے سات بڑے اُصول یہ ہیں ۔

۱۔ خدائے واحد پر کلّی اعتماد ۔

۲۔ خدا اور اس کے بندوں کے درمیان کسی واسطے کا قطعی انکار ۔

۳۔ ہر شخص قرآن کو خود سمجھے اور علماءِ سُوء کی تاویلات کا رد کرے ۔

۴۔ تمام ان طریقوں اور رسموں کو خیر باد کہدے جو موجودہ مسلمانوں نے اپنے دین میں ایزاد کر لی ہیں ۔

۵۔ امامِ حق کی تلاش جو تمام کفار کے خلاف مسلمانوں کی رہنمائی کرے ۔

۶ ۔ ہر وقت علمی اور عملی جہاد کے لئے تیار رہے ۔

۷ ۔ روحانی رہنماؤں کی مکمل اطاعت (ملخص ص۵۸)

میں یہاں ایک بات پھر دوہرانا چاہتا ہوں کہ انگریز وقائع نگاروں نے "وہابیوں" کا جو نقشہ پیش کیا ہے اور خود "وہابی" جس طرح کتاب وسنت کے حامل ہونے کے مدعی ہیں ۔ کیا اس میں کچھ فرق ہے ؟ نہیں اور ہرگز نہیں ۔ اور اس کے باوجود جو "غیر وہابی" لوگ "وہابیوں" کو طعن وتشنیع اور کفر وارتداد کی مشین گنوں کی زد میں لے رہے ہیں ان کا مالہٗ اور ماعلیہ کیا مقام رکھتا ہے ۔

یہی ہنٹر ایک جگہ لکھتا ہے ۔ وہابیوں کا دیہاتی علاقوں میں اپنا مذہب پھیلانے کے لئے ایک باقاعدہ اور مستقل نظام تھا ۔ گو یہ مبلغین بعض دفعہ خطرناک آتش بیان ثابت ہوئے لیکن میرے لئے ناممکن ہے کہ میں ان کا نام ادب سے نہ لوں ۔ ان میں سے بیشتر خدا ترس نوجوانوں کی حیثیت سے زندگی شروع کرتے اور اپنے مذہبی جوش کو آخر تک برقرار رکھتے ص۱۰۱)

ایک دوسرے مقام پر لکھتا ہے ۔ یہ بات یقین سے کہی جا سکتی ہے کہ ایک وھابی

لہ (حاشیہ بر ص۲۶) اختلافات کا المیہ میں اس باب پر مفصل بحث موجود ہے ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مبلغ سب سے زیادہ روحانیت والا، سب سے زیادہ بے غرض اور بے لوث ہوتا تھا۔

انگریز وہابی سے سخت گھبراتا تھا۔

گو انگریز نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی جیت گیا مگر اُسے بعد کے حالات سے معلوم ہو گیا کہ یہ لوگ اس بجھی ہوئی راکھ سے ققنس وار پر جھاڑ کر اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں اس لئے اُس نے "غیر وہابیوں" کو وہابیوں کے خلاف لالچ سے، انعامات سے، خوف سے، رعب سے محبت اور پیار سے، نوازشوں اور بخششوں سے اپنے ڈھب پر لانے کا بیڑہ اُٹھایا۔ اور اس تیار کردہ جماعت سے مسلمانوں کے دلوں میں جہاد کی اہمیت کو ختم کرنے کا کام لینا شروع کیا۔ مرزا غلام احمد اسی سلسلہ کی پیداوار تھا۔

صرف جذبۂ جہاد مٹانے سے کام نہ چل سکا تو بریلویت کو آگے بڑھا دیا

چنانچہ ہنٹر لکھتا ہے کہ ہم نے جہاد کے خلاف فتوں کے انبار جمع کر لئے حتیٰ کہ مکہ کے تین بڑے مفتیوں کو بھی اس بات پر آمادہ کر لیا ار یا د رہے کہ شریف مکہ کی مدد سے ایسا ہوا تھا) کہ وہ ہندوستانی مسلمانوں کو ملکہ معظمہ کے خلاف بغاوت کرنے کے خطرناک مرض سے نجات دلائیں (ص ۱۶۳) تو غیر وہابیوں سے وہابیوں کے خلاف کفر کے فتوے حاصل کرنے شروع کئے ہندوستان میں وہابیت کے خلاف آج تک عوام جن متنفرانہ جذبات میں پیر رہے ہیں یہ سب اُسی دور کی پیداوار ہیں یعنی انگریز نے ایک طرف وہابیوں کو گرفتار کرنا شروع کیا۔ پھانسیوں پر لٹکایا عبور دریائے شور کی سزائیں دیں۔ جائیدادیں ضبط کیں اور دوسری طرف علماء سوء کی ایک کھیپ کی سرپرستی شروع کی جس کھیپ نے آمین بالجہر، رفع یدین، فاتحہ خلف الامام جیسی فروعی باتوں سے لیکر نور و بشر، حاضر و ناظر وغیرہ کی اصطلاحیں وضع کر کے وہابیوں کے خلاف کفر کے فتوے دینے شروع کر دئے[1]۔ عوام کو غیر وہابی علماء کے ذریعے بھکاتے کے لئے یہ شوشے اختراع کئے گئے۔

وہابی گستاخ ہے۔ درود کا منکر ہے۔ اولیاء اللہ کا منکر ہے

---

[1]: تفصیل کے لئے دیکھئے مشہور سنی نمبر ا خفی حسن نظامی کا رسالہ۔ نادان وہابی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اماماںِ دین کو نہیں مانتا۔ تیجے چالیسویں اور فاتحہ خوانی کا قائل نہیں۔ گیارہویں اور میلاد کا مخالف ہے۔ رسول اللہ کو بشر کہتا ہے۔ انبیاء اور اولیاء کو فریادرس نہیں مانتا۔ قبروں پر قبے بنانے کو بدعت کہتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

بس پھر کیا تھا۔ دنیائے بریلویت پنجے جھاڑ کر اس کارِ خیر میں جٹ گئی اور فتوؤں کے علاوہ انگریز بہادر کی اور اس کی روحانی ذریت کی خوشنود حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر اس جہاد میں شامل ہو گئی کہ" وہابی" کافر ہے۔ اس عرصہ میں اور اس سے بعد اس موضوع پر جو اہم ترین تالیفات ان کی قلم سے نکلیں وہ سینکڑوں سے متجاوز ہیں چند ایک کے نام مولانا عبدالمجید خادمؒ کی زبانی آپ بھی سن لیجئے۔

۱۔ الکوکبۃ الشہابیہ فی کفریات الی الوہابیہ
۲۔ الدر السنہ فی الرد علی الوہابیہ
۳۔ اھلاک الوہابین
۴۔ السھم الشہابی علی خداع الوہابی
۵۔ حسام الحرمین
۶۔ سل السیوف الہدیہ علی کفریات با ما النجدیہ
۷۔ الیاقوت الواسطہ
۸۔ سجن السبوح
۹۔ البارکۃ اللمحا
۱۰۔ انہار الانوار
۱۱۔ اکمال الطلم
۱۲۔ حیات الاموات
۱۳۔ النھی الاکید
۱۴۔ تجلی الیقین
۱۵۔ انبا الحذاق
۱۶۔ نھج السلام
۱۷۔ منیر العینین
۱۸۔ بولیق المنار
۱۹۔ انوالساطعہ
۲۰۔ برکات الانوار
۲۱۔ البارقۃ الشارقہ
۲۲۔ الوفاق المتین
۲۳۔ وقعات السنان
۲۴۔ الحبب العقاب
۲۵۔ فتاویٰ افریقیہ
۲۶۔ فتاویٰ رضویہ
۲۷۔ الحجۃ الفایۃ
۲۸۔ انوار الانتباہ
۲۹۔ ایذان الاجر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۰۔ ازاحۃ الریب	۳۴۔ حاجز البحرین
۳۱۔ برکات الاستمداد	۳۵۔ صمصام السنیت
۳۲۔ الدولۃ المکیہ	۳۶۔ بگلوتے نجدیت
۳۳۔ الفیوض المکیہ	۳۷۔ آفتاب صداقت

ان میں سے جو چند ایک میری نظر سے گذری ہیں۔ان میں دو تین سے چند اقتباس یہاں پیش کیے جاتے ہیں۔

انیسویں صدی کے آخر میں انگریزوں کا پروردہ عبدالجلیل نامی کوئی حواس باختہ مولوی ہوا ہے جس کے نام کے ساتھ۔علامہ نامی، فاضل گرامی، عالم اجل، فاضل اکمل، مفسر علیہم الملیہ فقیہہ بعید یل کی قسم کے خطابات کی ایک طویل نہرست ہے۔ اس نے سیف المقلدین علیٰ المناق المنکرین، دو جلدوں میں لکھی۔اس کتاب کی تالیف کا زمانہ وہی ہے جب وہابیوں نے امبیلہ کی جنگ کے بعد ۱۹۰۲ء میں اسمست کو اپنا مرکز بنایا تھا اور انبالہ، عظیم آباد پٹنہ کے مشہور مقدمات کے ماخوذ وہابی کالا پانی پہنچا دئے گئے اور ان کی جائیداد کوڑیوں کے بھاؤ نیلام کر دی گئی تھیں۔

اس کتاب پر کلکتہ، بنگال، میرٹھ، کانپور، علی گڑھ، فرنگی محل، پشاور، غازی پور اور دہلی کے "غیر وہابی" اڑھائی صد سے زائد علماء نے تقریظ لکھ کر "ثواب دارین" حاصل کیا۔
عبدالجلیل اس کتاب میں وہابیوں کے متعلق لکھتا ہے کہ یہ لوگ لا مذہب ہیں ــــ دجال اور کذاب ہیں (ص۳ جلد۲) آگے چل کر مجاہدین کو مخاطب کر کے کہتا ہے اے فرقہ لا مذہبیاں (ص۲۹)

صفحہ ۴۰ پر لکھتا ہے:۔ ذکر آں کوراں غوران شل۔ ہر جا کہ باشد در آنجا خلل
صفحہ ۶۳ پر لکھتا ہے:۔ اے صاحبان متعصبین ــ اے ذریات نجدیان مضلین
صفحہ ۹۸ پر لکھتا ہے:۔ پنجہ درھید بردہ ضیغم را ــ چہ تفاوت کند کہ سگ لائیذ
صفحہ ۱۲۱ پر لکھتا ہے:۔ شیاطین طبقیاں
صفحہ ۱۴۴ پر ذریتہ شیخ النجدیہ کے خطابات سے نوازتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آگے چل کر لکھا ہے:۔

وھابیۃ الخبیثۃ فی اکباد الطائفۃ النجدیۃ المنجسۃ الذین ھم اضلو وضلوا سواء السبیل ص۳۲)[1]

عبدالجلیل کے قسم کے بے حیاؤں کی فہرست طویل ہے اور میں اس مقدمہ کو ختم کرنا چاہتا ہوں صرف دو تین اس جہاد میں حصہ لینے والے "بل ہم اضل" مخلوق کے انکشافات پیش کرتا ہوں۔ ضلع میرپور کے علاقہ کھڑی میں محمد بخش متوفی ۱۹۱۱ء نامی۔ پہاڑی زبان کا بڑا قادر الکلام شاعر گزرا ہے جس نے سیف الملوک نام کا ایک عشقیہ ناول لکھا۔ جسے آج کل کے اکثر جہلا وارث شاہ کی ہیر کی طرح قرآن مجید کی تفسیر تک کہنے سے حیا نہیں کرتے۔ اس وقت سیف الملوک کی اس قسم کی بکواس پیش نظر نہیں جو اس نے کسی ولی کے حق میں کہی ع "نبیا نالوں گھٹ نہ رہیا ہر وسیوں ہر کسیوں" یہاں اس کے وہ مانع حیا اشعار زیر بحث نہیں جنہیں اس کے مقلد ابدالِ زمانہ کہتے ہیں اور اس کی حیا سوز کتاب کو قرآن کی تفسیر کہتے ہیں۔ بہ اُنہیں سے پوچھئے کہ "چاندی دی سلاخ شہزادہ" . . . وغیرہ کس آیت کی تفسیر ہے۔

البتہ میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اُسے اُمت پر رحم فرماتے ہوئے اس عاشقانہ بکواس کے بعد جب دینی مروڑ اُٹھا تو ہدایت المسلمین نامی ایک کتاب لکھی اس کا سنِ تالیف اسی قسم کے ایک غالی کی زبان میں "لمت نعلمۂ من عنایات حق" یعنی ۱۲۹۴ھ اس کتاب کے صفحہ پر ایک عنوان ہے۔

ظہور و خروج دجال محمد بن عبدالوہاب نجدی۔ اس کتاب کی تقریظ کی سعادت میں بھی بڑے بڑے علامہ دوراں کے نام درج ہیں۔ جن میں مولوی کرم دین (بھیں) ضلع جہلم کا اسم شریف بھی ہے۔

---

[1] اس کتاب کے دوسرے حصے کا فارسی زبان میں جو نسخہ میرے پاس موجود ہے وہ ۲۳ سطروں کے ۸۴ صفحات پر مشتمل ہے اور تمام کتاب اسی قسم کے بکواسات کا پلندہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ آپ کی تقریظ بھی اشعار میں ہے۔ فرماتے ہیں۔

ہوا اک فرقہ پیدا کچھ دنوں سے — جو بدباطن خبیث و بد زبان ہے
وہ کہلاتے ہیں لامذہب وہابی — بڑا گمراہ گروہ نجدیاں ہے
میاں مٹھو ہیں بنتے اپنے منہ سے — بنا فرعون ہر اک بے سماں ہے (صـ۱۲۲)

ایک اور علامہ دوراں کے رشحات قلم بھی ملاحظہ ہوں۔

انہٗ للنجد نارٌ حامیہ — سادمنہ حولہ بئس المآب
یا الٰہ العالمین ادفعہم — فی الجحیم بما نسو یوم الحساب

آخر ایسا کیوں نہ کہتے کہ "وہابی" ان کے آقایانِ ولی نعمت کے لئے وبالِ جان بنے ہوئے تھے۔ اور ان کی مکارانہ رہبانیت کے لئے آتش سوزندہ۔

ایک پیر طریقت اپنی تقریظ میں فرماتے ہیں۔

رسالہ لشق صدور الوہابیین کالنبال کتابۂ لجرح الکباد المتجدین کا لنصال (صـ۱۳۲)

کتاب کا لبِ لباب یہ ہے کہ عبدالوہاب نجدی نے شاہِ روم کے خلاف بغاوت کی۔ اور لوگوں نے اُسے امیر المومنین بنا لیا۔

لقب امیر المؤمنین توں کر تسلیم بلایا — خطبہ نام اوہدے تے پڑھ کے نجدی شاہ بنایا

عبدالوہاب کے بعد اس کا بیٹا محمد تخت نشین ہوا جسے شاہِ روم نے شکست دے کر قتل کر دیا اور اس کے پیرو ساری دنیا میں پھیل گئے۔

کتاب اول سے آخر تک محمد بخش[1] کی جہالت کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔ اس مردک کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ شیخ الاسلام محمد نے جب مشرکانہ اعمال کے خلاف علمی جہاد شروع کیا تو آپ کے باپ عبدالوہاب نے اُنہیں گھر سے نکال دیا تھا اس صورت میں عبدالوہاب کے مقلد تم ہو یا وہ "مجاہدین" جنہیں تم وہابی کہہ رہے ہو۔

---

[1]: اسی محمد بخش کے نام پر میرپور کے شہر کی ایک سڑک کا نام رکھا گیا ہے۔ اور ایک تازہ خبر ہے کہ سیف الملوک کا عشقیہ ناول محکمہ اوقاف آزاد کشمیر نئی سج دھج سے شائع کر رہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور سب سے بڑھ کر حیرانی کی بات یہ ہے کہ اس پلندہ خرافات پر تقریظیں لکھنے والے بڑے بڑے حاملینِ جبہّ و دستار کے مقدس اور مبارک نام ہیں۔ مگر معلوم ہوتا ہے وہ سب کے سب اس بُری طرح انگریز کے مرغ دست آموز بن چکے تھے یا بُری طرح لالچ اور حرص کے جال میں پھنسے ہوئے تھے کہ بغیر سوچے سمجھے جو منہ میں آیا کہتے چلے گئے اور داد کے لائق ہے انگریز کی سیاست جس نے مجاہدین کے خوف سے عبدالجلیل قسم کے پڑھے لکھے لوگوں سے یہ کہ محمد بخش جیسے جاہل شاعروں سے اپنے حق میں ہجو جا ہا کہلوایا۔

انگریز کے سایۂ عاطفت میں پروان چڑھنے والے لوگوں کی طرف سے تقویۃ الایمان یا کتاب التوحید کی قسم کی کتابوں کے خلاف جو لکھا جاتا کم تھا۔ اور اب بھی اپنے روحانی اب و جدّ کی سنّت پوری کرنے میں جو حاملین جبّہ و دستار مصروف ہیں ان کا گِلہ بے سود ہے۔

میرا ارادہ آپ کا اتنا طویل لینے کا نہیں تھا۔ مگر جب لکھنے بیٹھا تو بات سے بات پیدا ہوتی چلی گئی ہیں نے پھر بھی انتہائی اختصار سے ہی کام نہیں لیا بلکہ صرف چند اشارات پر اکتفا کی ہے۔ امید ہے آپ ضرور سمجھ گئے ہوں گے۔ کہ

ان مشرکانہ اور مبتدعانہ افعال کی خشت اوّل سیاسی طور پر سیدنا فاروق اعظم رض کی شہادت کے "پس منظر" کے طور پر رکھی گئی۔ وہ سیاست جب شیعیت میں تبدیل ہو کر عقائد کی صورت میں سامنے آئی تو اہل سنت میں غیر محسوس طریقوں سے گھستی چلی گئی اور سب سے آخر میں انگریز بہادر کی سرپرستی میں تناور درخت بن گئی اور آج اس کی طاقت نے حکومت وقت کو بھی اپنی لپیٹ میں ہی نہیں لے رکھا بلکہ یہ سب کچھ اس کی سرپرستی میں بار آور ہو رہا ہے۔

زیر نظر کتاب میں علامہ سید اقتدار احمد سہسوانی رو نے جس فاضلانہ اور محققانہ راز میں تقویۃ الایمان یا کتاب التوحید پر کئے گئے اعتراضات کا جواب دیا ہے ہم نہیں جیسے نابغہ عصر کا کام تھا۔ آپ سے پہلے بھی اس موضوع پر بے شمار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ مگر میں بڑے افسوس سے یہ کہنے کی جرأت پر مجبور ہوا ہوں کہ آج تک کسی نے اس طرف توجہ نہیں دی کہ یہ تمام کچھ کن ذرائع سے کن راستوں سے اور کن وسائل سے اسلام میں گھسا۔ کیا اس کے سدِّ باب کا یہی طریقہ ہے کہ ہم قرآن وحدیث سے چند حوالجات نقل کر کے یہ سمجھ لیں کہ ہم نے مخالفین کا دندان شکن جواب دیدیا ہے۔ میرے خیال میں اس کی ضرورت کی اہمیت سے کسی کو انکار کی گنجائش نہیں کہ جب تک ان عوامل کے سرچشموں سے متلاشیانِ حق کو روشناس نہیں کرایا جائے گا یہ صرف کانٹے دار پیڑوں کی شاخ تراشی کا مترادف ہوگا۔

سخنِ ناگفتنی را بہ سوز و درد گویم

گذشتہ صفحات میں انگریزوں اور بریلویوں کی "وہابی" دشمن اور "وہابی" توڑ سرگرمیوں کا ہلکا سا خاکہ بیان کیا گیا ہے۔ یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا مجاہدین کے مجاہدانہ کارناموں میں پورے برصغیر میں ان کی کسی نے مدد نہیں اور وہ آخر تک پٹتے ہی چلے گئے اس سوال کا جواب طویل بھی ہے اور روح گداز بھی۔ مجاہدین پوری ڈیڑھ صدی گرتے رہے پھر اٹھتے رہے اور آخر جب وہ وقت آیا جو تاریخ عالم کا نقشہ بدل ڈالنے کے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک رحمت تھا اور دنیا کا ....

نقشہ بدل ڈالنے کے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک نعمت کی طرح تمام پچھلی ناکامیوں کو چند دنوں میں کامیابی سے ہمکنار کر سکتا تھا تو انگریزوں اور بریلویوں سے بڑھ کر بالواسطہ بقول امیر المجاہدین مولانا فضل الٰہیؒ وزیر آبادی "علمائے عدیم المثال جہاں کی کھینٹ چڑھ گیا۔

افغانستان میں امیر حبیب اللہ حکمران تھا۔ کابل کے قاضی القضاۃ حاجی عبدالرزاق تھے جو دارالعلوم دیوبند کے فارغ التحصیل اور مولانا محمود الحسن کے ارادتمندوں میں سے تھے۔ حاجی صاحب کے علاوہ تمام یاغستان اور کابل میں دارالعلوم دیوبند کے فارغ التحصیل ہزاروں علماء موجود تھے۔ ۵ر نومبر ۱۹۱۴ء کو برطانیہ نے سلطان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترکی یعنی خلیفۃ المسلمین کے خلاف اعلانِ جنگ کر دیا۔ فقہ حنفی کی رو سے تمام عالمِ اسلام پر یہ فریضہ عائد ہوتا تھا کہ اپنی پوری استطاعت اور استعداد کے مطابق انگریزوں کے خلاف اعلانِ جنگ کر دیتے۔ اس وقت مولانا حافظ عبد الکریم بن مولانا ولائیت علی مجاہدین یاغستان کے امیر تھے۔ انہوں نے مولوی عبد الکریم قنوجی کی سرپرستی میں ایک وفد دربار کابل روانہ کیا۔ مولوی عبد الکریم مشہور انقلابی لیڈر مولانا برکت اللہ کے رفیق اور ہم جماعت تھے۔ دونوں عربی ادب میں نواب صدیق حسن خان بھوپالی کے شاگرد تھے۔ مولوی عبد الکریم نے سردار نصر اللہ خان اور حاجی عبد الرزاق سے مل کر امیر حبیب اللہ سے رابطہ قائم کیا۔ مگر امیر حبیب اللہ نے کوئی توجہ نہ دی۔ دوسری طرف سے ۱۹۱۵ء کے شروع میں جرمنی، آسٹریا اور ترکی کی طرف سے ایک وفد کابل بھیجا اور امیر حبیب اللہ کے سامنے یہ تجویز رکھی کہ ہندوستان کی تمام فوجیں بیرونِ ملک مختلف محاذوں پر معرکہ آرا ہیں تم معمولی سی ہمت بھی کرو گے تو ہندوستان پر آپ کا قبضہ ہو جائے گا۔ مگر حبیب اللہ کے دماغ پر انگریز دوستی کا کابوس بری طرح سوار تھا۔

مولانا محمود الحسن

امیر حبیب اللہ کو قابو میں لانے کی اب ایک ہی صورت تھی کہ آزاد قبائل کے لوگ جہاد کے لئے نکل کھڑے ہوں اور ساتھ ہی حبیب اللہ پر کابل کے لوگ دباؤ ڈالیں اس صورت میں ہندوستان سے انگریزی حکومت ختم ہو جائے گی۔ اور اس کی ایک ہی صورت تھی کہ مولانا محمود الحسن کو آمادہ کیا جائے کہ وہ یاغستان پہنچ جائیں اور اس باگ ڈور کو اپنے ہاتھ میں لے لیں۔ مولانا محمود الحسن کے رفیق خاص مولانا عبید اللہ سندھی کی جمعیت عالیہ چمرکند میں کئی سال سے آمد و رفت تھی اور مولانا محمود الحسن سے مجاہدین کی خط و کتابت تھی۔

چنانچہ مجاہدین چمرکند کے چند سرکردہ افراد مولانا محمود الحسن کی خدمت میں پہنچے اور مولانا محمود الحسن کے سامنے تمام واقعات رکھے اور عرض کیا کہ آپ یاغستان میں تشریف لے چلیں۔ مگر مولانا نے انکار کر دیا۔ پھر مولانا فضل الٰہی جو ان دنوں امیر المجاہدین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہند تھے خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعات کی تمام تفصیل سامنے رکھتے ہوئے عرض کیا حضرت آپ کا صرف یاغستان پہنچ جانا ہی انگریز کے جنازہ میں آخری کیل ثابت ہوگا۔ مگر مولانا نے کوئی توجہ نہ دی۔

ان دنوں مولانا عبیداللہ سندھی مولانا محمود الحسن پر چھائے ہوئے تھے۔ اس مرد خدا نے آپ کو یہ سبق پڑھایا کہ آپ حجاز تشریف لے چلیں۔ صوفی عبداللہ صاحب کی زبانی معلوم ہوا کہ بعض لوگوں کا خیال تھا عبیداللہ انگریزوں کا آدمی ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ جب جرمن مشن کابل سے ناکام واپس گیا اور عبیداللہ سندھی جمہرکند پہنچے تو انہیں روس کی سفارت پر بھیجا گیا۔ روس نے جنگی کاروائی کے لیے انہیں دس ہزار پونڈ دیئے جن میں سے صرف دو ہزار جمہرکند دیئے گئے۔

عبیداللہ سندھی کا یاغستان یا کابل جانا بالکل بے معنی تھا وہاں اگر کوئی شخصیت کام کر سکتی تھی تو وہ مولانا محمود الحسن کی تھی۔ آپ کے سامنے تمام صورتیں پیش کی گئیں۔ تمام کابل یاغستان اور ترکستان دیوبند کے شاگردوں سے پٹا پڑا تھا مگر مولانا محمود الحسن عبیداللہ سندھی یا کسی دوسرے شخص کے اثر میں کر یاغستان کے مجاہدین کی دعوت کو قبولیت سے کانوں سے نہ سن سکے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انہوں نے اس طرف اس لئے توجہ نہ دی ہو کہ دعوت دینے والے وہابی ہیں۔ آخر میں حافظ شریف احمد نیپالی کے ذریعے آپ سے رابطہ قائم کیا گیا اور دیوان گلشن رائے کے مصنف غازی عبدالکریم اور اس کے بیٹے کو آپ کی خدمت میں بھیجا گیا۔ یہ دونوں باپ بیٹا جمعیت عالیہ جمہرکند کے ممتاز اراکین میں سے تھے مگر پھر بھی مولانا اس دعوت کے قبول کرنے پر آمادہ نہ ہوئے اور آپ عازم حجاز ہو گئے۔ حالانکہ صاف ظاہر تھا کہ حجاز میں پہنچ کر آپ کوئی کام نہ کر سکتے تھے۔ اور نہ ہی آپ سے کوئی کام ہوا۔

جدہ پہنچکر آپ کو ایک خواب آیا کہ موصوف معہ اپنے ساتھیوں کے نبی علیہ السلام کے جنازہ کو کندھوں پر اٹھائے لئے جا رہے ہیں۔ جنازہ کو ایک جگہ رکھا گیا اور آپ نے تجہیز و تکفین کا سامان کیا (اوکما قال) مولانا حسین احمد مدنیؒ نے بھی اس خواب کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سفرنامہ مالٹا میں درج کیا ہے۔ مگر اس کتاب میں تعبیر مہمل چھوڑ دی گئی ہے۔ مولانا نے مالٹا سے واپسی کے بعد بدوں کسی معاہدہ شرعی کے مشرکین ہند سے اشتراکِ عمل شروع کر دیا۔ اور اس کام کا طریق یوں مقرر کیا کہ کام کی تمام ذمہ داری ہندو قوم کے ہاتھ میں رہے اور اس تحریک کا نام جہاد و آزادی وطن رکھا گیا۔ نہایت حیرانی کی بات ہے کہ پورا یاغستان اور کابل کے تمام لوگ بار بار وفد بھیجتے ہیں خوشامدیں کرتے ہیں یقین دلاتے ہیں کہ صرف آپ کے پہنچنے کی دیر ہے سب کام ہو جائیں گے۔ اور انگریزوں کے پاس ہندوستان میں ایک بٹالین بھی فوج نہیں مگر آپ حجاز چلے جاتے ہیں۔ اور جب ہندوستان میں واپس آتے ہیں تو ترکی کا جنازہ نکل چکا ہوتا ہے۔ ہندوستان میں انگریزوں کے پاؤں مضبوط ہو جاتے ہیں اور آپ آکر ہندوؤں سے اشتراک عمل کر کے تمام باگ ڈور ان کے ہاتھ میں سونپ دیتے ہیں۔ گویا امام ماموم بن گئے مگر کس نے بنائے؟

آج تاریخی حقائق سے بے بہرہ لوگ یا ان کے عقیدتمند ریشمی رومال کی تحریک کا سہرا ان کے سر باندھ رہے ہیں۔ اس کے متعلق بھی سن لیجئے۔

ریشمی رومال جب مجاہدین یاغستان نے اپنے وفود جرمنی، روس اور ترکی میں بھیجے تو ساتھ ہی ہندوستانی راجوں اور نوابوں کو بھی باقاعدہ طور پر چٹھیاں بھیجیں۔ یہ چٹھیاں ریشمی کپڑوں پر لکھی ہوئی تھیں۔ صوفی عبداللہ صاحب کا بیان ہے کہ سات چٹھیاں مجھے دی گئیں۔ یہ چٹھیاں۔ راجہ جودھپور۔ راجہ جے پور۔ راجہ گوالیار۔ راجہ نیپال۔ راجہ اندور۔ نواب رامپور اور نواب بہاولپور کے نام تھیں۔ جو چٹھی مولانا محمود الحسن کے نام تھی وہ مولانا عبیداللہ سندھی کو دی گئی وہ پکڑی گئی یا پکڑوا دی گئی[1] کاش کہ اس وقت امیر حبیب اللہ (۱۹۱۹ء میں قتل ہو گیا) تاریخ کے ان سنہری

---

[1]:۔ ان واقعات کی تفصیل کے لئے مولانا محمد خالد گرجاکھی کی تالیف۔ سوانح مولانا فضل الٰہی وزیر آبادی ملاحظہ کیجئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"واقعات سے فائدہ اٹھاتا یا مولانا محمود الحسن فراست سے کام لے کر حجاز کے سفر کے بجائے یاغستان میں پہنچکر اعلان جہاد کر دیتے تو آج ہندوستان کا ہی نہیں بلکہ دنیا کا نقشہ اور ہوتا۔ نہ ترکی کا سقوط ہوتا نہ شریف مکہ کی غداریاں بروئے کار آتیں۔ نہ پوری صدی مسلمان ذلت کی زندگی گذارنے پر مجبور ہوتے۔ نہ جمعیت علمائے ہند کانگرس کا مرغ دست آموز بن کر آماس ملت میں چھرا گھونپنے کا پارٹ ادا کرتی۔ نہ ۱۹۴۷ء میں مسلمانوں کے قتل عام کی نوبت پہنچتی۔ اور افسوس کہ ایک واضح خواب کی موجودگی میں بھی مولانا کو ہوش نہ آیا کیا اس کا یہ مطلب نہیں کہ مولانا کے ذہن کے کسی گوشے میں تقلید اور عدم تقلید کے اختلافی مبحث نے آپ کو ایسا کرنے پر مجبور کیا ہو۔ احناف کا وہ گروہ جو اشراک و بدعات میں شیعی نظریات کا چربہ ہے اس کا ذکر یہاں خارج از بحث ہے۔ مگر جو گروہ بزعم خویش موحدانہ نظریات کا حامل اور اشراک و بدعات سے متنفر ہے" تحریک جہاد" میں اس کا کردار بھی محل نظر ہی نہیں بلکہ منفیانہ انداز کا رہا۔ (دیوبندی اور اہلحدیث)

"قابل غور بات یہ ہے کہ آج جن لوگوں کو وہابی کہا جاتا ہے اور وہ اپنے آپ کو۔۔۔ اہلحدیث، سلفی، غیر مقلد یا محمدی کہلاتے ہیں کیا وہ محض اس لئے قابل گردن زدنی ہیں کہ وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے مقابلے میں کسی دوسرے کے قول کو واجب العمل نہیں سمجھتے۔ اور ان کا یہ جرم اس حد تک ناقابل معافی ہے کہ "وہابیوں" کے پیچھے نماز تک پڑھنے سے اپنے معتقدین کو روکا جاتا ہے[1]۔ درس حدیث کے موقع پر جب کوئی حدیث ان کے مفروضہ نظریات کے خلاف ہو تو اس کی تاویلیں کی جاتی ہیں چنانچہ صوفی عبد اللہ کا بیان ہے کہ میں دیوبند گیا۔ مولانا انور شاہ صاحب ترمذی شریف کا سبق پڑھا رہے تھے اور ایک حدیث جو مسلک اہلحدیث کے موافق تھی اس کی بڑی پر زور تردید فرما رہے تھے۔ مجھ سے نہ رہا گیا تو کہہ ہی دیا کہ حضرت صاحب آپ حدیث پڑھا رہے ہیں یا اس کی تردید کر رہے ہیں۔ انہوں نے پوچھا تو کون ہے میں نے کہا اہلحدیث ہوں۔ میرا یہ کہنا ہی تھا کہ طلباء مجھ کو زدو کوب کرنے لگے

[1] :۔ فتاویٰ امدادیہ جلد اول صـ۷۲ سطر ۱۶ (رضیاً) صـ۹۵ سطر ۱۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انور شاہ صاحب نے انہیں روکا اور مجھے وہاں سے بھگا دیا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ اس مدرسہ میں تین سو طلبا حنفی بن کر علم حاصل کر رہے ہیں[1]۔

اسی طرح کا ایک اور واقعہ بھی سن لیجئے مفتی محمد حسنؒ امرتسری جنہوں نے ۱۹۴۷ء کی ہجرت کے بعد اچھرہ لاہور میں جامعہ اشرفیہ کی بنیاد رکھی تھی ایام جوانی میں حضرت تھانویؒ کی خدمت میں بیعت کے لئے حاضر ہوئے۔ حضرت تھانویؒ نے پوچھا کہ تم نے علم حدیث کس سے حاصل کیا ہے مفتی صاحب نے کہا مولانا محمد معصوم مولانا عبدالجبار غزنوی اور مولانا نور احمد[2] سے یہ سنکر حضرت تھانویؒ نے فرمایا کہ پہلے کسی حنفی عالم سے دورہ حدیث مکمل کرو (اللہ رے تعصب اور تنگ نظری) اور مفتی صاحب نے دو سال میں انور شاہ صاحب کے پاس دورہ حدیث مکمل کیا (ملخص تذکرہ حسن) شاید تھانوی صاحبؒ کو یہ معلوم نہ تھا کہ انور شاہ کے استاد مولانا محمود الحسن تھے اور ان کے استاد مولانا محمد قاسمؒ تھے جنہوں نے خود علم حدیث ایک اہلحدیث عالم سے حاصل کیا تھا۔ آج دیوبندی مکتبہ فکر کے علماء اگر شرک و بدعت سے متنفر ہیں تو یہ علماء اہل حدیث کا فیضانِ نظر ہے۔

اب ان کے چند لطیفے تحریف فی الحدیث کے متعلق بھی سن لیجئے!

صلوٰۃ التراویح کے متعلق:۔

عن الحسنؓ ان عمرؓ بن الخطاب جمع الناس علی ابی بن کعبؓ فکان یصلی بھم عشرین لیلۃ ولا یقنت بھم

حضرت حسنؓ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے لوگوں کو ابی بن کعبؓ پر جمع کیا وہ بیس رات تک نماز پڑھاتے آخری نصف کے سوا قنوت نہ پڑھاتے جب آخری عشرہ آتا وہ پیچھے رہ جاتے اور اپنے

---

[1]:۔ سوانح حیات مولانا فضل الٰہی وزیر آبادی ص۲۳۱ مصنفہ مولانا محمد خالد گرجاکھی۔

[2]:۔ اس وقت مولانا نور احمد کے پائے کا امرتسر تو در کنار پورے ملک میں کوئی عالم نہ تھا۔ امرتسر کے تمام مسلمان عیدین آپ کی اقتدا میں پڑھتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الا فی النصف الباقی فاذا کانت العشر الاواخر یتخلف فصلی فی بیتہ فکانوا یقولون ابق اُبی	گھر میں نماز پڑھتے اور وہ لوگ کہتے کہ ابی بھاگ گئے۔

(۱) سنن ابی داؤد باب قنوت الوتر مطبوعہ مجتبائی ۱۳۱۶ھ مطبع نولکشور ۱۳۱۲ھ

(۲) سنن الکبریٰ از امام بیہقی المتوفی ۴۵۸ھ امام ابوداؤد سے یہی روایت دو واسطوں سے بالفاظ عشرین لیلۃ

(۳) مشکوٰۃ باب القنوت امام زیلعی حنفی المتوفی ۷۶۲ھ نصب الرایۃ بحوالہ عشرین لیلۃ

(۵) حافظ ابن حجر المتوفی ۸۵۲ھ درایۃ تخریج ہدایہ بحوالہ ابوداؤد عشرین لیلۃ

(۶) کبیری شرح منیۃ المصلی ۹۲۲ھ عشرین لیلۃ بحوالہ ابوداؤد

۷۔ فتح ربانی شرح مسند امام احمد بحوالہ ابوداؤد روایت مذکورہ عشرین لیلۃ

۸۔ نیل الاوطار جلد ۳ ص ۴۳ بحوالہ ابوداؤد عشرین لیلۃ۔

مندرجہ بالا حوالجات کے علاوہ اور بھی متعدد کتب میں عشرین لیلۃ کے لفظ ہیں۔ مگر یاران طریقت نے جب عشرین لیلۃ کی تحریف کرکے اُسے عشرین رکعۃ بنایا تو اس تحریف کے لئے انہیں کیا کیا گھاٹیاں عبور کرنا پڑیں چنانچہ ملاحظہ ہو۔ مولانا محمود الحسن نے مطبع مجتبائی کی تصحیح کرتے ہوئے عشرین لیلۃ پر نسخہ کا نشان دے کر کنارے پر عشرین رکعۃ کر دیا۔ پھر مطبع مجیدی والوں نے فخر الحسن اور فیض الحسن گنگوہی سے ۱۹۲۶ء میں ان سے تصحیح کروائی تو انہوں نے نسخہ کو متن بنا دیا۔ اور متن کو نسخہ۔ پھر نولکشور نے تصحیح کروائی تو عشرین لیلۃ کو اُڑا دیا اور اس کی بجائے عشرین رکعۃ کر دیا۔

عشرین لیلۃ کے لئے ملاحظہ ہوں کتب فقہ حنفیہ۔

نصب الرایہ امام زیلعی ص ۲۰۸ مطبوعہ لکھنو۔ درایہ ابن حجر ص ۱۱۶

فتح القدیر شرح ہدایہ جلد ۱ ص ۱۸۲۔ وغیرہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اب اذان کے متعلق بھی سن لیجئے

(وعن ابی محذورۃ فقال القی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التاذین ھو بنفسہ فقال قل اللہ اکبر۔ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمد رسول اللہ اشھد ان محمداً رسول اللہ ثم تعود فتقول اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان محمداً رسول اللہ اشھد ان محمداً رسول اللہ۔ حی علی الصلواۃ حی علی الصلواۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ رواہ مسلم)

اس حدیث کو احمد اور اہل سنن نے بھی نقل کیا ہے۔ ترمذی نے اس کو صحیح کہا ہے اور آنحضرتؐ کا یہ فرمانا کہ دوبارہ کہو اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھد ان لا الہ الا اللہ۔ اشھد ان محمداً رسول اللہ اشھد ان محمداً رسول اللہ یہی وہ ترجیع ہے جس کے جمہور قائل ہیں اور امام شافعی اور امام احمد کا یہی مذہب ہے ابن سید الناس نے کہا کہ حضرت عمرؓ بن خطاب، عبداللہؓ بن عمرؓ۔ انسؓ حسن بصریؒ۔ زہریؒ۔ اوزاعیؒ اسحاقؒ ابو ثورؒ۔ یحییٰؒ بن یحییٰ اور ابن مندہؒ کا بھی یہی مذہب ہے اور سوائے حنفیوں کے کسی نے بھی اس کا انکار نہیں کیا۔ اہل حدیث کا مسلک ہے کہ وہ اذان ترجیع کے ساتھ بھی اور بغیر ترجیع کے بھی جائز سمجھتے ہیں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ اذان ترجیع کے ساتھ ہو تو اقامت دوہری ہوتی ہے۔ اور اگر اذان ترجیع کے بغیر ہو تو اقامت کے کلمات ایک ایک بار کہے جانے چاہئیں سوائے قد قامت الصلواۃ کے۔ احناف نے عجب طرح کا رویہ اختیار کیا ہے کہ ان لوگوں نے اذان کے کلمات تو لے لئے جو حدیث میں دو دو بار آئے ہیں اور اقامت کے کلمات کا ایک ایک بار کہنا چھوڑ دیا یعنی ان حدیثوں کا پچھلا حصہ چھوڑ دیا۔

رکوع کے وقت رفع یدین:-

اسی طرح رکوع کے وقت رفع یدین سے انکار کر دیا۔ اور کہا یہ منسوخ ہو چکا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان لوگوں کو اس قدر بھی معلوم نہیں کہ رکوع کے وقت رفع یدین کے راوی یعنی حضرت ابوہریرہؓ مالک بن حویرثؓ، وائلؓ بن حجر ۹ ھ میں مسلمان ہوئے سنن کبرے بیہقی میں صاف حدیث موجود ہے کہ آنحضرت آخری وقت تک رفع یدین سے نماز پڑھتے تھے اور پڑھتے رہے ۔ لیکن حیدر آباد کے احناف نے جب ۱۳۴۷ھ اسے طبع کرایا تو اس سے یہ حدیث خارج کر دی اور جابرؓ بن سمرہ کی مسلم والی حدیث کی طرف رجوع کیا۔ کہ اس سے مطلب نکل سکے لیکن وہاں عند السلام کے لفظ نے کچھ نہ بننے دیا۔

رفع یدین کی حدیث کے راویوں کی تعداد بہت زیادہ ہے ۔ امام شافعی بھی اس بات کے قائل ہیں حتیٰ کہ محققین حنفیہ نے بھی اسے قبول کیا ہے ۔ چنانچہ امام صاحب کے بلاواسطہ اور بالواسطہ شاگرد عبداللہ بن مبارک، علامہ سبکی، علامہ مجد الدین فیروز آبادی ۔ ابوطالب مکی ۔ ملا علی قاری ۔ خواجہ احمد فاروق سرہندی شیخ عبدالحق دہلوی ۔ شاہ ولی اللہ ۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی ۔ مولانا عبدالحئی لکھنوی عصام بن یوسف ۔ ابوجعفر ۔ احمد بن اسحاق ۔ محمد بن احمد مسعود تونوی ۔ مرزا مظہر جانجاناں علامہ سندھی حنفی ہونے کے باوجود رفع یدین کے قائل اور اس پر عامل تھے ۔

اسی طرح امین بالجہر کے انکار کا بھی احناف کے پاس کوئی ثبوت نہیں مگر یہ لوگ اپنی ضد پر اڑے ہوئے ہیں ۔ ان حالات میں ان لوگوں کا "وہابیوں" کے خلاف معرکہ آرا ہونا خلافِ قیاس نہیں ۔ خاتمہ سے پہلے مولانا محمود الحسن صاحب کا ایک علمی انکشاف ملاحظہ ہو۔

ان سطور کے قاری اسے تحریف فی القرآن سمجھیں یا مولانا موصوف کے معتقدین اور متوسلین اسے علمی کارنامہ قرار دیں ۔ آپ فرماتے ہیں :۔

یہی وجہ ہے کہ یہ ارشاد ہوا :۔ فان تنازعتم فی شیٔ فردوہ الی اللّٰہ والرسول واولی الامر منکم اور یہ ظاہر ہے کہ اولی الامر سے مراد اس آیت میں سوائے انبیاء کرام علیہم السلام اور کوئی نہیں ۔ سو دیکھئے اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ حضرات انبیاء جملہ اولی الامر واجب الاتباع ہیں آپ نے آیت فردوہ الی اللّٰہ والرسول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الآخر تو دیکھ لی اور آپ کو یہ اب تک معلوم نہ ہوا کہ جس قرآن مجید میں یہ آیت ہے اسی قرآن میں آیت مذکورہ بالا معروضہ احقر موجود ہے (ایضاح ادلہ صـ۹۷)

خصوصی طور پر یہاں دو باتیں توجہ طلب ہیں:۔

۱۔ فان تنازعتم فی شیئ فردوہ الی اللہ والرسول واولی الامر منکم کس قرآن کی آیت ہے؟

۲۔ اولی الامر سے اگر مراد انبیاء ہیں تو کانگریس کے قائدین کو اپنا قائد تسلیم کر لینا لیعنی چہ؟

شاہ ولی اللہ" فوز الکبیر میں لکھتے ہیں۔

علماء سو طالبِ دنیا ہیں جو نصوص کو تاویلاتِ فاسدہ سے رد کریں یہی لوگ یہودیوں کا نمونہ ہیں۔

غالباً اسی لئے شاہ اسماعیل شہید نے تقلید شخصی کو تنویر العینین میں شعبہ رفض ٹھہراتے ہوئے لکھا ہے:۔

قد غلا الناس فی التقلید وتعصبوا فی التزام التقلید فی شخص معین حتی منعوا الاجتہاد ومنعوا تقلید غیر امامہ فی بعض المسائل الخ	بے شک زیادتی کی ہے لوگوں نے تقلید کے باب میں اور ہٹ دھرمی کرتے ہیں ایک مجتہد معین کی تقلید کے التزام میں یہاں تک کہ وہ قائل ہو گئے ہیں۔ اجتہاد کے ممتنع ہونے کے اور منع کرتے ہیں اپنے امام کے سوا تقلید سے

بعض مسئلوں میں اور یہ وہ سخت مرض ہے کہ اس میں فرقہ شیعہ ہلاکت کو پہنچے ہیں اسی طرح یہ لوگ قریب درجہ ہلاکت کے پہنچ گئے ہیں۔ ہاں اتنی بات ہے کہ شیعہ نے مبالغہ کر کے نصوص کو رد کر دیا ہے اپنے مقتدا کے قول کے مقابلہ میں اور یہ لوگ مشہور روایتوں کو اپنے امام کے قول کی طرف پھیر پھار کر لائے ہیں (بحوالہ معیار الحق مصنفہ شیخ الکل مولانا نذیر حسین محدث دہلوی صـ۱۳۲ مکتبہ نذیریہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آخر میں برادر عزیز مولانا عبدالرشید حنیف مکتبہ علوم اسلامی سمن آباد جھنگ صدر کی اس دینی تڑپ کا تذکرہ اپنے لئے باعثِ فخر سمجھتا ہوں جنہوں نے علامہ مرحوم کے مضامین کو ترتیب دے کر مقدمہ لکھنے کے لئے میرے پاس بھیجا اور مجھے اس عظیم المیہ کے پسِ منظر سے چند نظائر پیش کرنے کی سعادت ملی۔ اللہ تعالےٰ قبول فرمائیں۔

من درانداشیہ کہ چوں بر سر او سایہ کنم
او دراں غم کہ چساں بر کنم از بنیاد

حکیم فیض عالم صدیقی راجوروی
جامع اہلحدیث محلہ ستریاں جہلم
۱۶ مارچ ۱۹۷۵ء

اختلافاتِ اُمت کا المیہ

(حصہ دوم)

یعنی ———— "حقیقت مذہب شیعہ"

علامہ حکیم فیض عالم صدیقی نے اس کتاب کے مقدمہ میں جن حقائق کی طرف اشارات کئے ہیں وہ دراصل آج سے تین سال پہلے موصوف نے اپنی شہرہ آفاق تالیف حقیقت مذہب شیعہ کے باب "قدر مشترک" میں بالتفصیل تحریر فرما دئے تھے۔

"حقیقت مذہب شیعہ" فاضل مؤلف کا ایک لاثانی تحقیقی شاہکار ہے جس میں شیعہ مذہب کی ابتداء اس کی عہد بہ عہد ترقی، شیعہ حکمران اور ان کی اسلام دشمنی سرگرمیاں، شیعہ مذہب کے مختلف فرقے اور ان کے عقائد پر تفصیلی بحث ہے۔

ضمناً متعدد امورات پر فاضلانہ انداز میں بحث کی گئی ہے جیسے فدک، قرطاس شیعہ اذان، شہربانو، کربلا، جمل و صفین، موسیقی، سلاسل اربعہ وغیرہ اور آخر میں قدر مشترک۔ ہر پڑھے لکھے مسلمان کے پاس اس کتاب کا ہونا اشد ضروری ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علامہ موصوف کے دیگر تالیفات

۱۔ اختلافاتِ امت کا المیہ حصہ اول
تیسرا ایڈیشن۔ زیرِ طبع ہے

۲۔ بنات الرسولؐ :۔ شیعہ علماء سے اس موضوع پر خط و کتابت مع محاکمہ

۳۔ واقعۂ کربلا :۔ صوبہ سرحد اور پنجاب میں ضبط ہو چکی ہے۔

۴۔ مقامِ صحابہؓ ۔۔۔ شیعہ مذہب کی کتب سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دونوں پہلو یعنی ان لوگوں کی امہات الکتب میں تو صحابہ کرامؓ کو انبیاء کرامؑ کے بعد افضل ترین مخلوق کہا گیا ہے۔ مگر بعد میں آنے والے گھٹیا مصنفین نے ان کو سبّ و شتم کا نشانہ بنایا۔

۵۔ مقدمہ امہات المومنین ۔ ۶۔ مقدمہ "تقویۃ الایمان"

۷۔ "اہلحدیث ہی صحیح معنوں میں اہلسنت والجماعت ہیں"

۔۔۔ زیرِ طبع ۔۔۔

۱۔ دامغ الظنون فی ردّ جلاء العیون

۲۔ ہفوات شیعہ

۳۔ عترت رسول

۴۔ حنبلی تحریک

۵۔ جہاد اور اس کے مبادیات (۶) کتاب التصوف (۷) شہادتِ عثمانؓ

ملنے کے پتے:
مکتبہ علوم اسلامی سمن آباد جھنگ صدر
جامع اہلحدیث محلہ مستریاں جہلم شہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باسمہ سبحانہٗ

عرضِ ناشر

ابتدائے آفرینش سے آج تک حق و باطل اور نور و ظلمت کی کشمکش چلی آ رہی ہے اور فیصلہ اور نتیجہ ہمیشہ مثمر کے حق کے ساتھ رہا ہے جس پر دنیاوی نظام اور عاملین نظام کا مشاہدہ حق عیاں ہے۔

یہی وجہ ہے شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اسلامی زندگی کی اشاعت کا آغاز قرآن مجید کے ترجمہ سے وہ بھی اپنی فارسی زبان سے کیا جس کا مقصد انسانیت اور انسانوں کو عروج و کمال بمصداق یرفع بھذا اقوام کے تحت لکھا تھا لیکن وہ لوگ جن کے اذہان اور قلوب عقل اور فکر کی چولیں اجتہاد اور قیاس یا اہواء نفس نے ڈھیلی کر دی تھیں انہوں نے اس کی بقدر استطاعت علم و فکر مخالفت میں کمی نہ ہونے دی بالآخر شاہ موصوف کو بے شمار مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ جن کا انہوں نے بطیبِ خاطر نہایت خندہ پیشانی سے استقبال کیا۔

اندازِ فکر:۔ جو لوگ کلام اللہ کے ترجمہ کے مخالف تھے اس کے بعد ہی انہوں نے اپنی اپنی زبان میں ترجمہ کیا اور آج تک کرتے جا رہے ہیں اور لطف یہ ہے کہ اپنے تراجم پر نازاں ہیں

دورِ ثانی سید احمدؒ بریلوی اور سید اسماعیل شہیدؒ نے اپنی زندگی کا آغاز علم کے بعد عمل سے کیا جس کے لئے مورخین نے ہندوستان کی تاریخ میں ایک دینی باب کا اضافہ کیا۔ جس پر تاریخ کو ناز ہے کہ ہندوستان نے دو عظیم نامور سپوت اور مجاہد و غازی ساتھ ساتھ شہید پیدا کئے۔ سکھ قوم کے ساتھ شاہ صاحب روحیؒ نے ۱۷ جنگیں لڑیں۔ موصوف کو شہادتِ عظمیٰ نصیب ہوئی۔ مگر اپنے علم، عمل اور تقویٰ پر ناز کرنے والے اپنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عاقبت خراب کرتے رہے۔

قلمی جہاد:۔ یہاں شاہ اسمٰعیل شہیدؒ کی سیرت کا بیان مطلوب نہیں بلکہ صرف چند امور کی طرف نشاندہی مقصود ہے۔ موصوف نے قلمی جہاد کا آغاز ایمان کی حفاظت اور تحفظ کے لئے "تقویۃ الایمان" نامی ایک مختصر سی کتاب قلمبند کی۔

نتیجہ:۔ اس کتاب کی ترویج اور اشاعت سے احباب فسق و فجور، اہل ابلاغ کی حصن حصین میں زلزلہ آگیا جس کے ردِعمل کے طور پر مصنف کی مخالفت اور ان کے مشن کے احیاء کرنے والوں کو ظلم وستم کا نشانہ بنایا گیا لیکن کمال یہ تھا کہ جوں جوں اس کتاب کی مخالفت بڑھتی چلی گئی توں توں کتاب اپنا ایک دینی حلقہ خود بخود پیدا کرتی چلی گئی۔ جس سے اکابرین بدعت کے بعض خوش قسمت افراد کو دین اسلام کی نعمتِ عظمیٰ "توحید" کا فہم عطا ہوتا چلا گیا۔

ایک روایت:۔ ایک روایت ہے کہ قرآن مجید کے بےشمار ایڈیشن ہیں اور طباعت ہوتی رہتی ہے لیکن کلام اللہ کے بعد سب سے زیادہ اشاعت تقویۃ الایمان کی ہے۔

رد:۔ مغربی منکرین اور مستشرقین نے قرآن اور دیگر مذہبی کتب کی اتنی مخالفت اور تردید نہیں کی جتنی اہلِ اسلام نے "تقویۃ الایمان" کتاب کی تردید اور مخالفت میں اپنا زورِ قلم صرف کیا ہے۔ چنانچہ مرادآباد میں ایک بگڑے ہوئے مسلمان نے "اطیب البیان فی ردّ تقویۃ الایمان" کتاب شائع کی جس سے اہل توحید وسنت کو انتہائی تکلیف پہنچی اور اس کے جواب میں اسی علاقہ مرادآباد کے ایک دینی مجاہد مولانا عبدالعظیم نے "اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان" کتاب تحریر کی جو اس موضوع پر انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے۔

اس کتاب میں اہلِ بدعت کے تمام اعتراضات کا علمی جائزہ اور فیصلہ منضبط کیا گیا ہے۔ آج تک اکمل البیان کا جواب کسی طبقہ کی طرف سے نظر نہیں آیا۔ حقیقتاً اس کتاب کا جواب ہی نہ تھا۔

البتہ بعض طبقوں نے اپنے علم کی حقیقت کو جہالت کے نام سے روشن کرنے کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سعی کی جس سے ہندوستان کی نامور محقق اور جید عالم مولانا سید اقتدار احمدؒ سہسوانی نے اس کتاب کا جواب دلائل و براہین سے دیا۔ اس کتاب کو مرکزی جمعیت اہلحدیث کے آرگن ہفت روزہ جریدہ اہل حدیث لاہور نے مختلف قسطوں میں قارئین کے لئے پیش کیا۔

اشاعت:۔ راقم الحروف نے جو مکتبہ علومِ اسلامی سمن آباد جھنگ صدر کا ناظم ہے اسے ایک رسالہ کی شکل دے کر عوام کے افادہ کے لئے بقدر حواشی اور تخریج کے ساتھ اعلیٰ طباعت کے ساتھ شائع کرنے کا ارادہ کیا۔ جو اس وقت آپ کے سامنے ہے۔

ادارہ کی شائع کردہ کتاب "واقعۂ کربلا" از علامہ فیض عالم صدیقی حکومتِ سرحد نے ۱۶ نومبر ۱۹۷۴ء اور حکومتِ پنجاب نے ۱۲ دسمبر ۱۹۷۴ء کو ضبط کر لی ہے۔

(عبدالرشید حنیف)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تاریخ ہندوستان

جب ہندوستان علم دین سے بے بہرہ تھا گھر گھر میں شرک و بدعت کا دور دورہ تھا اس وقت مولانا اسماعیل شہیدؒ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کتاب عربی زبان میں ۔ ردِ شرک میں لکھی پھر بخیال ہدایت عوام اس کا ایک حصہ کا اردو ترجمہ کر کے تقویۃ الایمان نام رکھا اس پر بعض لوگوں[1] نے اعتراض کیئے اور آج بھی کچھ لوگ انہی باتوں کو دہرا کر جاہلوں کو بہکاتے ہیں چنانچہ ایک "انوار آفتاب[2] صداقت" اس کی مخالفت میں شائع کی گئی جس کا حال میں "آیات محکمات" میں لکھ چکا ہوں۔ اب بخیال ہدایت عوام اس کے تمام اعتراضات[3] کا جواب لکھتا ہوں۔

بشریت انبیاء علیہم السلام

پیدائش حضرت آدم علیہ السلام اللہ جلّ جلالہٗ نے جنات کو آگ سے اور ملائکہ (فرشتے) کو نور سے انسان کو مٹی سے پیدا کیا۔ مسلم میں ہے کہ قال خلقت الملائکۃ من نور و خلق الجان من مارج من نار و خلق آدم مما وصف لکم (صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۱۳)

"فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کئے فرشتے نور سے جنات آگ سے اور پیدا کیا آدمؑ کو اس سے جو تمہیں بتا دیا گیا ہے"۔

لہ :۔ مقلدین کا گروہ رضاخانی خصوصاً مولانا نعیم الدین رضاخانی مرادآبادی نے اطیب البیان فی ردّ تقویۃ الایمان کتاب شائع کی جس کا جواب اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان ۔ تقویۃ الایمان کے متعلق تمام اعتراضات کا علمی اور تاریخی انسائیکلوپیڈیا ہے، ۔علامہ عزیز الدین مرادآبادی نے دیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآنی آیات

۱۔ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝ (اعراف)

مجھے آگ سے پیدا کیا اور اس (آدم) کو مٹی سے۔

۲۔ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ (پ۱۴ حجر ع ۳)

بشر جسے تو نے مٹی سے پیدا کیا ہے۔ میں اسے سجدہ نہ کروں گا۔

۳۔ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا (پ۱۵ س ۱۷ ع ۷)

کیا میں اسے سجدہ کروں گا جسے مٹی سے پیدا کیا ہے۔

ان آیات سے ثابت ہوا کہ آدم علیہ السلام کی پیدائش مٹی سے ہوئی۔ ممکن ہے کہ کوئی جاہل کہہ دے یہ مقولہ شیطان کا ہے۔ جواب یہ ہے کہ یہ مقولے اس وقت کے ہیں جب وہ معلم الملکوت (فرشتوں کا استاد) مقرب بارگاہ تھا۔

دوم:۔ جب کہیں اللہ پاک نے اس مقولہ کا رد نہیں فرمایا تو قابلِ تسلیم ہے ورنہ اس قسم کے مواقع پر اللہ پاک ان کا رد فرما کر اصل بات ظاہر فرما دیتا ہے۔

طبقات ابن سعد میں لکھا ہے کہ شیطان نے اللہ تعالیٰ سے کہا کہ میں خود اس کے لئے مٹی لایا اور اُسے اکٹھا کیا۔ یعنی میں خود اس کے کوائف سے آگاہ ہوں اب میں اس کے سامنے جھکنے کو تیار نہیں ہوں (طبقات ج ۲)

سوم:۔ انسان کی پیدائش مٹی سے:۔

۱۔ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ (زمر پ۲۴)

جب تیرے رب نے فرشتوں سے فرمایا میں آدمی کو مٹی سے پیدا کرتا ہوں

---

۳۵ مسلم بن حجاج قشیری ولادت ۲۰۶ھ وفات ۲۴ رجب سنہ ۲۶۱ھ کل تصانیف ۲۲ تھیں شروحات مسلم از علماء ۳۰ تک ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ (رحمٰن) — انسان کو مٹی سے اور جنات کو آگ سے پیدا کیا۔

ان آیات سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو مٹی سے پیدا کیا اسی وجہ سے ان کی اولاد لفظ آدم کی جانب منسوب ہو کر آدمی کہلائی۔

ہر انسان کا مبدا صرف آدم علیہ السلام تھے — ان کے بعد ان کی بی بی[1] حضرت حوّاؑ کو انہی کے پہلو سے پیدا کیا۔

هُوَ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا (پ۹ اعراف ع۱۴)

"وہ (اللہ) وہی ہے جس نے تم سب کو ایک نفس سے پیدا کیا اور اسی نفس سے اس کے جوڑے کو بنایا"

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَاۤءً (پ۴ نساء ع۱) — اے لوگو! اس پروردگار سے ڈرو جس نے تم سب کو ایک نفس سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا پھر دونوں سے بکثرت مرد اور عورتیں پیدا کیں۔

حضرت آدم علیہ السلام کی کنیت: حضرت آدم علیہ السلام کی کنیت حدیث میں ابوالبشر اور ابوالانسان آئی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ آدمی اور بشر، و انسان یہ تینوں ایک ہی ہیں

خدا[2] نے فرشتوں اور انسانوں میں سے رسول منتخب فرمائے — پھر جب حضرت[3] آدمؑ کی اولاد بکثرت ہو گئی اور دنیا میں پڑ گئی۔ تعلقات میں عبد و معبود کو بھولنے لگی تو اللہ پاک نے انہی آدمیوں میں سے نبی اور رسول منتخب فرمائے۔

اَللّٰهُ يَصْطَفِىْ مِنَ الْمَلٰۤئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ (پ۱۷ حج ع۱۰)

"اللہ تعالیٰ رسول منتخب فرماتا ہے فرشتوں اور آدمیوں سے لیکن جو رسول فرشتوں میں سے

---

[1] بی بی سے مراد زوجہ بی بی ہے۔

[2] لفظ خدا (GOD) دیوتا کے معنی میں آتا ہے اس لئے اس میں لفظ اللہ کے مفہوم والی جامعیت نہیں پائی جاتی (یعنی لفظ اللہ کا معنی خدا کرنا صحیح نہیں ہے

[3] حضرت کا لفظ عربی ہے اور مونث کے لئے آتا ہے غلط عام مردوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چُنے گئے۔

انبیاء و رسل کا منصب:۔ یہ وہ تھے جو کہ ان انبیاء اور رُسل کو جو آدمی تھے من جانب اللہ تعلیم دیتے تھے اور اللہ کے پیغام ان کے پاس پہنچاتے تھے۔ یعنی وحی لاتے تھے۔

جبرائیلؑ۔ امین ہیں:۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی نسبت ہے۔

۱۔ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ذُوْ مِرَّةٍ (نجم ع۱ ۵)

"سکھایا اس کو جبرائیلؑ قوت والے نے"

۲۔ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ (الشعراء پ۱۹ ع ۱۵)

"لایا اس کو (جبرائیل) روح امین"

۳۔ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ (پ۳۰ تکویر ع ۶)

"یہ کہنا ہے (جبرائیلؑ) پیامبر بزرگ صاحب قوت کا جو صاحب عرش کے نزدیک بارتبہ ہے۔ اس جگہ اس کا کہنا مانا ہوا ہے امانت دار ہے۔"

بعثت انبیاء و رسلؑ:۔ پھر کثرت سے اولاد آدمؑ کے ساتھ حسبِ ضرورت ہر جگہ نبی یا رسول بھیجے گئے۔

۱۔ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ (فاطر پ۲۲) کوئی امت ایسی نہیں جس میں کوئی نذیر ہوا ہو۔

۲۔ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (پ۱۳ رعد ع ۱۸) اور ہر قوم میں ہادی ہے۔

۳۔ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا (النحل) ہم نے ہر امت میں رسول اٹھائے۔

لہ:۔ جبرائیلؑ۔ عربی لفظ جبر۔ ایل سے مرکب ہے جس کا معنی عبد۔ ایل کا معنیٰ اللہ ہے معنی بنا اللہ کا بندہ (عبداللہ) اور خادم اللہ۔ اسرافیل۔ میکائیل۔ عزرائیل کا بھی یہی معنیٰ ہے۔ فرشتوں کو خصوصاً مذکور کا نام وصفی۔ رسول، کریم۔ امین۔ مکین۔ مطاع۔ اور روح قدس۔ ایدنٰہ' بروح القدس (قرآن) بعبادِ مکرمون۔ کراماً کاتبین سے تعبیر کیا گیا ہے۔

یاد رہے تمام ملائکہ سے جبرائیلؑ ہی کی صفت "امین" قرآن نے بیان کی ہے اور قرآن کہیں بھی جناب رسولِ کریمؐ کو "امین" کی صفت سے نہیں نوازا۔ وہ اس لئے کہ آپ کی امانت مسلم تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سلسلہ ولادت

اب ہم پیدائش کی جانب متوجہ ہوتے ہیں تو یہ دیکھتے ہیں کہ نباتات میں ہمیشہ گیہوں سے گیہوں۔ جَو سے جَو اسی طرح دوسری چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔ گندم از گندم بروید، جَو ز جَو یہی طریقہ چرند و پرند و وحوش و بہائم میں ہمیشہ چلا آتا ہے۔ یہی طریقہ انسانوں میں ہے چنانچہ حضرت آدمؑ کی اولاد سے نسلاً بعد نسلٍ اور قرناً بعد قرنٍ از مانہ بہ زمانہ، اور بطنٍ بعد بطنٍ انسان ہی نبی و رسول ہوتے رہے ہے۔

حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت نوحؑ۔ حضرت شیثؑ۔ حضرت لوطؑ۔ حضرت ہودؑ۔ حضرت عزیرؑ۔ حضرت صالحؑ۔ حضرت یوسفؑ۔ حضرت عیسیٰؑ۔ حضرت موسیٰؑ۔ حضرت ہارونؑ حضرت یعقوب علیہم اجمعین۔ اور دیگر تمام انبیاء و رسل صاحب کتب و صحائف بنی آدم ہی تھے اللہ تعالیٰ نے آسمان سے کل یکصد چار کتب و صحائف نازل فرمائے۔ چار کتب قرآن مجید (جناب محمدؐ پر) تورات (بر موسیٰؑ) انجیل (بر عیسیٰؑ) زبور (بر داؤدؑ)۔ صحائف سید شیثؑ، سید ابراہیمؑ، سید موسیٰؑ (ابن کثیر)

قرآن و تاریخ کی روشنی میں کل انبیاء و رسل ایک لاکھ چوبیس ہزار (کم و بیش) تھے (البدایہ والنھایہ از علامہ محمد بن اسماعیلؒ)

بشریت رسول صلی اللہ علیہ وسلم:۔ ان سب کے بعد خاتم النبیینؐ[1] سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ چونکہ والدین بھی انسان ہی تھے۔ اس لئے حسبِ قانونِ قدرت آپ بھی بشر تھے

---

[1]:۔ خاتم النبیین۔ آپؐ کا ذاتی نام محمدؐ اور صفاتی نام بے شمار ہیں اور ہر ایک نام کی اپنی امتیازی وجہ تسمیہ ہے چنانچہ زیر بحث خاتم النبیین" یہ لفظ پورے قرآن میں صرف ایک جگہ یعنی سورۃ احزاب ۲۲ پارہ میں اپنی جامعیت کے ساتھ آیا ہے۔ عرب میں تمام رسومات کا اسلامی نقطہ نظر سے خاتمہ ہو چکا تھا صرف ایک رسم باقی تھی وہ یہ ہے کہ

(باقی اگلے صفحہ پر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور آپ کی بشریت میں شک کرنا عقلاً دلیل احمق (بیوقوفی) ہے اور یہی مخالفین کا پہلا اعتراض ہے۔

جواب یہ ہے کہ آپؐ کی بشریت ہر مثل دیگر انبیاء کی بشریت کے قرآن پاک شاہد ہے

۱۔ اَبَعَثَ اللّٰہُ بَشَرًا رَّسُوْلًا (بنی اسرائیل پ۱۵) کیا اللہ نے بشر کو رسول بنایا ہے۔"

۲۔ وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖۤ اِذْ قَالُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰہُ عَلٰی بَشَرٍ مِّنْ شَیْءٍ (سورہ انعام)

"انہوں نے کچھ اللہ کی قدر نہ کی جب یہ کہا کہ اللہ نے کسی بشر پر کچھ نہیں اتارا۔"

اعتراض:۔ اب جہال کہتے ہیں جس طرح کفار انبیاء کو شاعر و کاہن کہتے تھے اسی طرح انہوں نے بشر کہا۔

جواب:۔ اول یہ ہے کہ جہاں کہیں اللہ پاک نے کفار کے مقولے بیان فرمائے ہیں ان کا رد بھی فرما دیا ہے۔

متبنیٰ (لے پالک) کی زوجہ سے متبنیٰ (لے پالک بنانے والا) جبکہ وہ مطلقہ ہو جائے شادی نہیں کر سکتا چنانچہ یہی ایک رسم تھی جو آپؐ زید بن حارثؓ کے نکاح کے وقت درپیش ہوئی۔ حالات کی ناسازگاری کے پیش زیدؓ نے منکوحہ کو طلاق دیدی آپ نے بارشادِ باری تعالیٰ زینب سے نکاح کر لیا۔ اس پر عربی معاشرہ کی کمر ٹوٹ گئی اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین سے کیا اس جملہ میں آپ کا ذاتی نام اور دیگر صفاتی نام ذکر کر دئے۔ آخری نام میں کمال ہے کہ جو اسلام کے خلاف آخری رسم تھی اسے آخری اعزاز سے آخری نبی سے ختم کر دیا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے دونوں شانوں کے درمیان مہرِ نبوت تھی۔ یعنی پشت پر تاکہ ثابت کر دیا جائے کہ آپ کے بعد اور کوئی نبی نہ ہوگا۔ لیس وراء من بعدک نبی (البدایہ والنھایہ) معارج النبوۃ از معین الدین کاشفی) حکیم ترمذی نے لکھا ہے کہ مہر نبوۃ میں اللہ واحد کے حروف کندہ تھے یہ بالکل بے سند اور بے حقیقت بات ہے مہرِ نبوت میں کچھ تحریر نہ تھا۔ یہ وہ اعزازی تمغہ تھا جو جسم کے ساتھ متعلق تھا کہ آپ کی کمر کے بعد کوئی پشت منصبِ نبوت کے لائق نہیں ہے۔ لفظ محمدؐ و دیگر اسماء کے لئے الصلوٰۃ والسلام ابن قیمؒ اور زاد المعاد کا مطالعہ کریں۔ یاد رہے عرب میں ۶ آدمی ایسے تھے جن کا نام بھی محمدؐ تھا یعنی آپ کی خلقت سے پہلے عبدالمطلب کو غیبی اطلاع نہ ملی تھی بلکہ عرب کے ناموں سے اس نام کو پسند کیا جاتا تھا جیسے نام محمدؐ کے لئے حوالہ (البدایہ والنھایہ) ملاحظہ کریں)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۔ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ (یٰسٓ) ہم نے اسے شاعر نہیں بنایا۔

۲۔ اَلشُّعَرَاءُ یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ (الشعراء ۲۲۴) شاعروں کا اتباع گمراہ کرتے ہیں

۳۔ وَمَا صَاحِبُهُمْ بِمَجْنُوْنٍ (پ ۳۰ تکویر) تمہارا صاحب مجنون نہیں۔

دوم :۔ یہ کہ سورۃ ابراہیم میں ہے :۔ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

ان سے ان کے رسولوں نے کہا ہم تو تم ہی جیسے آدمی ہیں۔

اصول :۔ یہاں یہ سمجھ لیجئے کہ آیت میں لفظ ان ۔ اور اِلَّا نے بقاعدہ نحو حصر کا فائدہ دیا جس کے معنی ہوئے کہ نہ ہم جن ہیں نہ حور، نہ فرشتہ، نہ کچھ اور فقط آدمی ہیں اور وہ بھی ایسے ہی جیسے تم ہو۔

قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا (بنی اسرائیل) کہہ دے (اے محمد) میرا رب پاک ہے اور میں تو صرف آدمی ہوں۔ اور رسول ہوں۔

جس طرح آیت بالا میں حصر تھا اسی طرح اس آیت میں لفظ ھل اور اِلَّا نے وہی فائدہ دیا یعنی کہ بجز بشریت و رسالت کے مجھ میں اور کوئی بات نہیں۔ جیسا کہ سورۃ یوسف میں ہے وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْ اِلَیْهِمْ ۝

"تجھ سے پہلے ہم نے مرد ہی رسول بھیجے۔ ان پر وحی آتی تھی۔"

اس آیت میں اللہ پاک نے لفظ "رجل" سے مرد کی تخصیص فرمادی جو انسان کے ذکور کے لئے مخصوص ہے۔

سورۂ کہف میں ہے۔ قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ یُوْحٰی اِلَیَّ۔

"کہہ دے اس کے سوا کچھ نہیں کہ میں تم ہی جیسا آدمی ہوں مجھ پر وحی آتی ہے۔"

---

[1] :۔ نحو میں "حصر" ایک قاعدہ ہے یعنی کسی چیز کو محدود کر دینا۔ اس کے لئے مختلف الفاظ ہیں اِنّما وغیرہ۔

[2] مثل سے مراد جنس اولاد آدم خلقت کے اعتبار سے باقی امتیازی اوصاف نبوت سے عیاں کر دئے لعاب، انگلی کے اشارے اور دیگر معجزات مثلیت صرف اور صرف اولادِ آدم کے اعتبار سے ہے ورنہ آپ انسانیت اور نبوت میں بے مثل اور بے نظیر ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ (حٰم سجدہ ۲۶)

ان دونوں آیتوں میں لفظ اِنَّمَا ـ نے بقاعدہ نحو حصر کر دیا جس کا نتیجہ یہ کہ نہ فرشتہ ہوں، نہ حور ہوں۔ نہ کچھ اور ہوں فقط آدمی ہوں اور وہ بھی ایسا ہی جیسے تم ہو۔ البتہ مجھ پر وحی آتی ہے اور لفظ "مثلکم" نے صاف کر دیا کہ تم ہی جیسا ایک آدمی ہوں۔

انبیاء جنس ملائکہ سے نہیں :۔ یہ وہ آیات ہیں جن سے بشریت رسول ثابت ہوتی ہے۔

۱۔ وَلَوْ جَعَلْنَاهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنَاهُ رَجُلًا (پ انعام ع) اگر ہم اسے (رسول کو) فرشتہ بنا دیتے تو بھی مرد ہی بناتے۔

لفظ رجل :۔ اس آیت میں لفظ "رجل" ہے جس کا ترجمہ انسان۔ مرد ہے۔

۲۔ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ (توبہ) تمہارے پاس تمہارے ہی نفوس میں سے رسول آیا۔ پس اگر تم آدمی ہو تو آدمی اور اگر کچھ تم اور ہو تو کچھ اور۔ بر روایت "انفسکم" تمہارے "انفس" یعنی اشرف میں سے یعنی جو لوگ تم میں سے شریف ہیں ان میں سے رسول آیا۔

انفس کی وضاحت :۔ جناب ملا علی قاری حنفی لکھتے ہیں۔

من انفسهم بضم الفاء من جنسهم العربي او البشري دون الملكي يعني مِنْ أَنفُسِهِمْ (شرح شفا) : ف کے پیش کے ساتھ جس کے یہ معنی ہیں ان عربوں میں سے یا آدمیوں کی جنس میں سے (ملائکہ میں سے) أَنفَسِهِمْ بفتح الفاء ای اشرفهم واعظمهم فی نفوسهم فا کی زبر کے ساتھ أَنفَسِهِمْ کے معنی ہیں تمہارے اشراف میں سے اور اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں أَنَّهُ جُعِلَ مِنْ جِنسِكُمُ البشري فانكم لن تطيقوا على التلقين الملكي وليكون ادعى الى متابعتهم حيث يفعل هو ايضاً بمقتضى مقالته ولو كان ملكاً لم يتأت قيل ان القوة البشرية لست كالقدرة الملكية۔

ترجمہ :۔ تمہاری جنس بشری میں سے اس لئے کہ اگر رسول فرشتہ ہو تو تم اس کی تلقین میں رسول ملکی کی متابعت نہ کر سکتے اس لئے کہ قوت بشری قدرت ملائکہ جیسی نہیں۔"

علامہ بیضاوی :۔ مِنْ أَنفُسِكُمْ کی تفسیر لکھتے ہیں من جنسکم عربی مثلکم "یعنی تم جیسا عربوں میں سے"۔ (تفسیر بیضاوی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام فخر الدین رازیؒ :- مِنْ اَنْفُسِكُمْ - کی تفسیر لکھتے ہیں :-

وُجُوْهٌ الاول یرید انہ بشر مثلکم لقولہ تعالیٰ اَکَانَ لِلنَّاسِ عَجَباً اَنْ اَوْحَیْنَا اِلٰی رَجُلٍ مِّنْهُمْ -

۲- اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ - والمقصود انہ لو کان من جنس الملائکۃ لصعب الامر بسببہ علی الناس علی مامر تقریرہ فی سورۃ الانعام

(تفسیر کبیر)

اس کی تفسیر میں کئی وجہ ہیں اوّل یہ کہ اس آیت سے مقصود ہے جو آیات اَکَانَ لِلنَّاسِ اَنْ اَوْحَیْنَا اِلٰی رَجُلٍ مِّنْهُمْ اور اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ میں بتایا گیا ہے - یعنی یہ کہ تمہارا رسول تم جیسا آدمی ہے اور غرض یہ ہے کہ اگر تمہارا رسول فرشتوں میں سے ہوتا تو لوگوں پر معاملہ سخت اور کٹھن ہو جاتا اور لوگوں کو اس کے اتباع میں مشکل پڑ جاتی - جس کا پورا بیان سورہ انعام میں گذرا - پھر امام رازیؒ قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ کے تحت لکھتے ہیں :- بیان کانہ یقول اِنی لا اقدر علی ان احملکم علی الایمان جبرا اَو قهرا - فانی بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ولا امتیاز بینی وبینکم الا بجرد ان اللہ اوحیٰ اِلَیَّ وما اوحی الیکم فانا ابلغ ھٰذا الوحی الیکم - یہ بیان ہے -

گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مجھے یہ طاقت و قدرت نہیں کہ میں تم کو زبردستی ایمان لانے پر مجبور کر سکوں - کیونکہ میں تو تم ہی جیسا ایک آدمی ہوں اور مجھ میں اور تم میں اس کے سوا کوئی فرق نہیں کہ تم پر وحی نہیں آتی مجھ پر اللہ کے پاس سے وحی نازل ہوتی ہے پھر میں اس وحی کو تم تک پہنچا دیتا ہوں -

تفسیر بیضاوی :- میں اس آیت کے ذیل میں لکھا ہے :-

لست ملکاً ولا جنیاً - میں فرشتہ اور جن نہیں ہوں -

غرضیکہ قرآن شریف میں بہت سی آیات موجود ہیں جو بشریت پر دال ہیں مالک کے طور پر -

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مطلب :- اس آیت سے معلوم ہوا کہ عرش اور پانی کے بعد زمین و آسمان پیدا کئے
حدیث :- کان اللّٰہ ولم یکن شیئ قبلہ وکان عرشہ علی الماء
ثم خلق السمٰوٰت والارض :- (صحیح بخاری)

"اللہ سے پہلے کچھ نہ تھا اور اس کا عرش پانی پر تھا پھر زمین و آسمان کو پیدا کیا
تشریح :- اس میں لفظ ثُمَّ ہے جو تعقیب کے لئے آتا ہے جس کا معنی بعد کے ہوتے
ہیں یعنی بعد کو (پھر) زمین و آسمان بنائے ۔
حدیث :- اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ الْقَلَمُ (سنن ابوداود) سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا ۔
اگرچہ خلقتِ عرش قلم سے پیشتر ہے جیسا کہ حافظ ابو العلی ہمدانی کا قول فصیل
البیان فی اقسام القرآن میں نقل کیا ہے بہر حال یہ ان صحیح احادیث کے خلاف ہے ۔
سوم :- یہ کہ خلقت ملائکہ نور سے ہے جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے خُلِقَتِ الْمَلٰئِکَۃُ مِنْ نُوْرٍ
فرشتے نور سے پیدا کئے گئے اور حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرشتہ
ہونے کا انکار فرمایا گیا ہے قرآن میں ہے وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّیْ مَلَکٌ (پ ۱۲ ع ۲۶)
" میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میں فرشتہ ہوں"
چہارم :- یہ کہ اگر آپ کے قول کے مطابق مان لیا جائے کہ رسول اللہؐ نورِ الٰہی سے نور تھے
تو یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ نور - نورِ الٰہی کا کُل تھا یا جزء اگر کُل تھا تو آپ کے قول کے
موافق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجسم خدا ہوئے عام اس سے کہ وہ حلول طریانی
ہو یا سریانی - اور اگر وہ نور، نورِ الٰہی کا جزء تھا تو آپ نے خدا کی تجزی (اجزا بنا دئے)
کر دی اور یہ دونوں شقیں باطل ہیں اور عقل و مذہب کے خلاف ہیں ۔
پس آپؐ کا نور نہ ہونا اور بشر ہونا ثابت ہوا ۔ اب رہا اللہ تعالیٰ کا نور فرمانا تو تمام

لہ : مولانا رضا احمد خان نے الملفوظ میں لکھا ہے بحوالہ حدیث کنز العمال ۔ کہ آپؐ نے فرمایا
کہ میں ابوبکرؓ اور عمرؓ خلقنا من تربۃ واحدۃ ہماری خلقت ایک ہی مٹی سے ہوئی
تو معترضین کا اعتراض خود بخود کافور اور تعصب قائم ۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۔ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ :۔ تم ہی میں سے رسول (۲) رَسُوْلًا مِّنْهُمْ ۔ ان ہی میں سے رسول
۳۔ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ (پ آل عمران ع)
" فرمایا کہ ان کے پاس انہی میں سے رسول بھیجا ۔"

بحث مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ

اعتراض : یہاں یہ بات کہدینا بہت ضروری ہے کہ بعض جاہل مدعی علم کہتے ہیں کہ حدیث اول[۱] مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ہونا اور سب سے پیشتر ہونا ثابت ہوتا ہے اور جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نور ہوئے تو بشر نہ ہوئے ۔

جواب اول :۔ یہ کہ حدیث اول مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ مد معلق ہے اور حدیث اقسام مردود سے ہے ۔ پس وہ سند اور حجت نہیں ہو سکتی اور یہی حال حدیث مروی براویان مجہول کا جیسا کہ تمام کتب اصول[۲] میں لکھا ہوا ہے ۔

دوم :۔ یہ کہ یہ حدیث مخالف ہے دیگر احادیث صحیحہ و آیات قرآنی کے ارشاد ربانی خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّ كَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ (پ ۱۲ ع ۱ ہود)
" زمین و آسمان کو چھ دن میں پیدا کیا اور اس کا عرش پانی پر تھا ۔

---

[۱] :۔ حدیث کی سند پر بحث بعد کی چیز ہے نور سے قبل ہی خَلَقَ اللّٰهُ کے الفاظ اس بات پر شاہد ہیں ۔ نور مخلوق نبی اور ظاہر کہ خالق اور مخلوق کا فرق جس سے ثابت ہوا کہ آپ کا نور مخلوق اور خالق کا نور غیر مخلوق ۔ پھر آپ مدینہ منورہ کے قیام میں یہ دعا پڑھتے تھے ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّسَمْعِيْ نُوْرًا الخ اگر یہ قبل ازیں نور مجسم تھے یا اللہ کے نور سے تھے تو یہ کونسا نور تھا جس کا آپ مطالبہ کر رہے ہیں ۔ لہذا معترضین کا دفاع اسی حدیث میں موجود ہے ۔ ایک خلقت کے اعتبار سے بشر اور نبوت کے اعتبار نور ہدایت میں یہی اولیٰ ہے

[۲] نخبۃ الفکر ۔ مقدمہ ابن الصلاح ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مفسرین نے اس نور کو بمعنی منوّر (روشن کرنے والا) لکھا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظلمت کفر و شرک میں نور اور نورِ توحید و نور اسلام سے ظلمت کدہ جہان کے روشن کرنے والے تھے اور یہ اسی طرح فرمایا ہے جس طرح قرآن مجید اور توراۃ وغیرہ کو نور کہا ہے۔

اعتراض:۔ جاہل ایک یہ بات کہا کرتے ہیں کہ صحیح بخاری و مسلم میں حدیث صوم وصال میں لَسْتُ کَاَحَدٍ مِّنْکُمْ اور لَسْتُ کَهَيْئَتِكُمْ آیا ہے ان کے یہ معنی ہیں کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں میں تمہاری ہیئت پر نہیں ہوں اور چونکہ حدیث آیت کی مفسر اور آیت سے موخر ہے پس اس حدیث نے آیات بشریت کو منسوخ کر دیا۔

جواب اوّل:۔ یہ کہ نسخ احکام میں ہوا کرتا ہے نہ کہ اخبار میں اور یہ تمام آیات بشریت اخبار میں ہیں پس نسخ[1] کی کوئی وجہ نہیں۔

تشریح نسخ:۔ علامہ طیبی شرح حدیث عثمان بن مظعون میں لکھتے ہیں:۔

ان النسخ علی تقدیر صحة تاخیر الناسخ ان یکون فی الاحکام لا فی الاخبار

ترجمہ: نسخ احکام میں ہوتا ہے نہ کہ اخبار میں اور وہ بھی جبکہ ناسخ کا مؤخر ہونا ثابت ہو پس یہ آیات منسوخ نہیں ہو سکتیں۔

۲۔ یہ کہ اخبار احاد کتاب اللہ کی ناسخ نہیں ہوتیں اس مسئلہ میں علماء حنفیہ بھی متفق ہیں۔

۳۔ کتب ناسخ و منسوخ اور شروح احادیث و تفاسیر میں کبھی کسی امام یا عالم نے ان کو منسوخ نہیں لکھا پھر آپ کا قول کیونکر قابل تسلیم ہو۔

۴۔ ان احادیث کے معنی آپ غلط سمجھے ان کے یہ معنی نہیں کہ میں بشر نہیں ہوں

[1]:۔ قرآن پاک نے مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ (سورہ بقرہ) جو ہم منسوخ کرتے یا اس کا تذکرہ نہیں کرتے اس سے بہتر لاتے ہیں نسخ کی کئی اقسام ہیں چنانچہ قرآن مجید میں کئی آیات موجود اور حکم منسوخ اور کئی ایسی ہیں کہ حکم باقی اور آیات موجود نہیں نسخ کی تفصیل کے لئے (نخبۃ الفکر از ابن حجر عسقلانی ملاحظہ کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بلکہ ان کے معنی ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ میرے پاس وحی آتی ہے میرا اللہ مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔ میں امین ہوں۔ صادق ہوں۔ معصوم ہوں تم میں میرے برابر کوئی عابد و زاہد نہیں۔ تم میں اتنا خوفِ خدا نہیں جتنا مجھ میں ہے میں رؤف و رحیم[1] ہوں۔ بردبار ہوں۔ ان باتوں میں سے مجھ جیسا کوئی نہیں نہ میں ان باتوں میں تم جیسا ہوں۔ یہ مطلب نہیں کہ میں آدمی نہیں یا تم آدمی نہیں۔ یہ بات تو ایسی ہے کہ ہر شخص دوسرے کو کہا کرتا ہے۔ ایک حکیم یا ڈاکٹر کہتا ہے میں تم سا یا تم مجھ جیسے نہیں تو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ میں امراض و اسباب امراض سے واقف ہوں۔ اس کے علاج جانتا ہوں ادویات کی ماہیت و اثرات سے آگاہ ہوں تم ان سے ناواقف ہو۔ یہ مطلب نہیں ہوتا کہ میں آدمی نہیں ہوں۔ یا تم آدمی نہیں ہو۔ اسی طرح ایک بادشاہ رعیت سے وکیل موکل سے عالم جاہل سے پہلوان کمزور سے شہری دیہاتی سے کہتا ہے اس کے یہ معنی ہرگز نہیں ہوتے کہ تم آدمی نہیں ہو یا میں آدمی نہیں ہوں۔

۵۔ جس طرح آپ ان احادیث کو عدم بشریت پر دلیل لاتے ہیں اسی طرح یہ دلیل بشریت ہیں اس لئے کہ ان میں یہ نہیں فرمایا کہ میں بشر نہیں ہوں بلکہ صرف اتنا فرمایا ہے کہ تم میں کوئی مجھ سا نہیں میں تم سا نہیں۔ اس کے معنی ہیں کہ صرف میں ہی بشر ہوں اور تم کچھ اور ہو۔ پس جس طرح آپ اس کو بشر نہ ہونے کی دلیل قائم کرتے ہیں اسی طرح یہ بشر ہونے کی دلیل ہے۔

---

[1] رؤف و رحیم۔ یہ اللہ تعالیٰ کی صفات الرحمٰن الرحیم۔ واللہ رؤف بالعباد ہیں اس طرح کی بے شمار آیات ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات میں بھی یہی الفاظ ہیں یعنی اللہ اور نبی کریمؐ کی صفات میں اکثر جگہ اشتراک ہے جس کی وجہ سے وہم گزرتا ہے کہ اللہ اور نبی میں کوئی فرق نہیں دراصل یہ ایک مغالطہ دیا جاتا ہے ورنہ بات آسان سی ہے کہ نبی کریمؐ بحیثیت مخلوق ہونے کے مومنوں کے ساتھ رؤف و رحیم ہیں دکر آپ اللہ کی صفات میں اشتراک کی بنا پر اللہ تعالیٰ جز نہیں اللہ تعالیٰ با الناس لرؤف الرحیم ہیں اور نبیؐ با المومنین رؤف الرحیم ہیں فرق ظاہر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فما جوابکم فهو جوابنا یں جو تمہارا جواب وہی ہمارا جواب ہے۔

۶۔ یہ ہے کہ وہ احادیث کہ جن میں لست کا حل منکم اور لست کھیتکم آیا ہے۔ اس کی تشریح ملا علی قاری ہروی حنفیؒ شرح شفا میں یوں فرماتے ہیں۔

لَسْتُ کھیئتکم[1] ای صفتکم من جمیع الوجوہ

"یعنی میں تمہاری صفات پر من جمیع الوجوہ نہیں

پھر لکھتے ہیں۔ لست کھیتکم ای فی ضعف نیاتکم و فتوحالکم

"میں تمہاری حالت پر نہیں ہوں۔ تمہاری نیتوں کی کمزوری اور تبدل حالت میں"

پس معلوم ہوا کہ ان حدیثوں میں ضعف نیات وغیرہ کا بیان ہے نہ کہ انکار بشریت۔

۷۔ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّیْ مَلَکٌ: "میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میں فرشتہ ہوں"

اس آیت کی تفسیر میں ہر مفسر نے کہ "لست" کہ آدمی لکھا ہے اس کے خلاف کسی نے نہیں لکھا۔

---

[1] حدیث کا اگلا حصہ یہ ہے کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ تو کیا اس کا مفہوم یہی لیا جائے گا کہ صحابہ کا کھلانے اور پلانے والا کوئی اور خالق ہے اگر ان کا خالق اور ہے تو وہ صحابہ موحّد نہ رہے جب موحّد نہ رہے تو آپ کی تبلیغ چہ معنی دارد تو معلوم ہوا کہ آپ اپنے منصب نبوت کے مرتبہ روحانی کی طرف ارشاد فرما رہے تھے کہ میری روحانیت کی جلا اور پرواز وصال میں ہے جس سے تمہیں کوئی سروکار نہیں اور ظاہر ہے امتی صاحب نبوت کے منصب روحانیت پر فائز نہیں ہو سکتا۔ یہ بیان مقلدین کی تسلی کے لئے ہے ورنہ حدیث حرف آخر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن سے بشریتِ رسول کا ثبوت :۔

۸۔ اصل بات یہ ہے کہ کفار کو بشریتِ رسولؐ سے انکار تھا۔ وہ کہتے تھے کہ رسول فرشتہ ہونا چاہیئے نہ کہ آدمی۔ اس لئے اللہ پاک نے جگہ جگہ بشریت کو ظاہر فرمادیا تفسیر جامع البیان میں ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا۔ لا ملائکۃ رداً علیٰ من قال اللہ اعظم ان یکون رسولہ بشراً۔

نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ ۔ فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ۔ اہل الکتاب یخبروکم انھم بشر لاملائکۃ ان کنتم تعلمون

"ہم نے تجھ سے پہلے بھی انسان مرد ہی رسول بھیجے تھے نہ کہ فرشتے یہ ان لوگوں کا رد ہے جو کہتے تھے کہ اللہ کا رسول آدمی نہیں ہو سکتا ہم ان پر وحی بھیجتے تھے۔ انسان تھے اگر تم نہیں جانتے۔"

کفارِ عرب کا عقیدہ :۔ پس اب بشریتِ رسولؐ سے انکار وہی کفارِ عرب کا عقیدہ ہے جس کا اللہ پاک نے رد فرمایا۔

۹۔ لَوْ مَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ (پ ۱۴ ع ۱) اور۔ لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ (پ ۷ انعام)

کوئی فرشتہ کیوں نہیں آیا۔ تو اس کے جواب میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا:۔

قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا۔ (پ ۱۵ بنی اسرائیل)

ترجمہ:۔ اگر زمین میں فرشتے ہوتے تو ہم ان کے پاس فرشتہ ہی کو رسول بنا کر بھیجتے اس سے ثابت ہوا کہ چونکہ زمین پر انسان ہی ہیں اس لئے انسان ہی کو رسول بنایا

۱۰۔ ایسی احادیث بکثرت موجود ہیں جن سے آنحضرتؐ کی بشریت ثابت ہوتی ہے وہاں کس کو ناسخ اور کس کو منسوخ کہا جائے گا۔

حدیث :۔ بعثت من خیر قرون بنی آدم قرناً فقرنا حتیٰ کنت من القرن الذی کنت منہ (صحیح بخاری)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"میں بھیجا گیا ہوں بہترین قرن بنی آدمؑ سے یہاں تک کہ ہوں میں اس قرن سے جس کے تم ہو۔"

حدیث :۔ ان اللّٰہ اصطفٰی کنانۃ من ولد اسماعیل واصطفٰی قریشاً من کنانۃ واصطفٰی من قریش بنی ھاشم واصطفانی من بنی ھاشم (صحیح مسلم، مشکوٰۃ)

حدیث :۔ حسب نامہ

انا محمد بن عبد اللّٰہ بن عبد المطلب ان اللّٰہ خلق الخلق فجعلنی من خیرھم ثم جعلھم فرقتین فجعلنی فی خیرھم فرقۃً ثم جعلھم قبائل فجعلنی فی خیرھم نفساً وخیرھم بیتاً (جامع ترمذی)	میں محمدؐ بیٹا عبد اللہ اور عبد اللہ بیٹا عبد المطلب کا ہوں۔ اللہ نے مخلوق پیدا کی تو مجھے ان کے بہترین میں پیدا کیا۔ پھر انہیں دو فرقے کیا تو مجھے ان کے بہتر فرقے میں پیدا کیا پھر ان میں قبیلے بنائے تو مجھے ان کے بہتر قبیلہ میں بنایا پھر ان میں گھر بنائے تو مجھے بہتر گھرانے میں بنایا۔ پس میں ان لوگوں میں بہتر گھرانے کا ہوں باعتبار ذات کے۔

تشریح :۔ ان احادیث میں گو کہ لفظ بشر وغیرہ نہیں آیا۔ لیکن ان سے بشریت صاف طور پر ثابت ہوتی ہے۔ اور یہ بات تو ایسی ہے کہ ہر شخص جانتا ہے انسان کی اولاد انسان ہی ہوتی ہے پس تسلیم کرنا پڑے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی انسان ہی تھے اور اگر آپ یہ کہیں کہ کبھی انسان کی اولاد غیر انسان بھی ہوتی ہے تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد بھی آپ کے قول کے مطابق غیر انسان ہوئی۔

تفصیل اس کی یہ ہے کہ سیدنا آدمؑ سے لے کر عبد اللہؓ و آمنہؓ والدین آنحضرتؐ تک یہ سب انسان تھے۔ یا غیر انسان اگر غیر انسان تھے تو آنحضرتؐ بھی غیر انسان تھے (نعوذ باللہ) تو تسلیم ہو گیا کہ کبھی انسان کی اولاد غیر انسان بھی ہوتی ہے۔ اور یہ قانون قدرت کے خلاف ہے یا مدعی اس کا ثبوت دے بہر حال یہ تسلیم بھی کر لیا جائے تو یہ

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال پیدا ہوتا ہے کہ غیر انسان کی اولاد غیر انسان ہوتی ہے یا انسان لامحالہ کہنا پڑے گا کہ غیر انسان پس اس صورت میں آنحضرتؐ کی تمام اولاد اور سیدہ فاطمۃ الزہراؓ بھی غیر انسان ہوئیں اور سیدہ فاطمہؓ کی تمام اولاد جو سیدؔ کہلاتی ہے۔ غیر انسان ہوئے حالانکہ آپ ان سب کو انسان مانتے ہیں اور اگر آپ کہیں غیر انسان کی اولاد انسان ہوتی ہے۔ تو یہ قانونِ قدرت کے خلاف اور آپ کے ذمہ اس کا ثبوت، پھر یہ کہ آنحضرتؐ کو اگر غیر انسان تسلیم کر لیا جائے۔ تو ایک یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ قطع نظر اس سے کہ انسان و غیر انسان میں مناکحت شرعاً درست بھی ہے یا نہیں؟ انسان و غیر انسان میں توالد و تناسل ہوتا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں ہوتا تو ازواج مطہراتؓ سب کی سب انسان تھیں ان کی اولاد کیوں ہوتی؟ اگر ہوتی ہے تو اس کی کوئی مثال بتایئے کہ فرشتہ اور انسان سے اولاد ہوئی۔ پھر یہ بتایئے کہ جب آنحضرتؐ کو غیر انسان مانتے ہیں اور ازواج مطہراتؓ کو انسان تو ان دونوں غیر جنس سے جو اولاد پیدا ہوئی وہ انسان ہوئی یا غیر انسان یا کوئی اور تیسری چیز اگر انسان کہتے ہو تو دعویٰ بلادلیل باطل اور اگر غیر انسان کہتے ہو تو تمام اولاد آنحضرتؐ کو غیر انسان تسلیم کریں۔ حالانکہ وہ سب آپ کے نزدیک بھی انسان ہی ہیں۔ اور اگر کوئی تیسری چیز ہے تو یقیناً وہ جن، فرشتہ، حور، غلمان وغیرہ سے الگ ہے پس اس کا نام بتایئے حالانکہ آپ اسے انسان ہی کہتے ہیں پس معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر نہ ماننا عقلاً بھی نادرست ہے۔

۱۲۔ احادیث میں بشریت:۔

۱۔ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اذا امرتکم بشیٍٔ من دینکم فخذوا بہ واذا امرتکم بشیٍٔ من رائی فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ " (صحیح مسلم)	بلاشک میں آدمی ہوں جب تمہیں دین کی باتیں بتاؤں تو مان لو۔ اور جب کوئی بات اپنی رائے سے بتاؤں تو میں آدمی ہوں۔

۱؎: سیدالثوب:۔ سید سردار کے معنی میں آتا ہے یعنی یہ ایک اعزازی نام ہے اس سے قومیت یا نسب مراد لینا درست نہیں غرضیکہ کوئی قوم بھی سید نہیں ہے یہ سب اعزازی نام ہیں۔ عربی میں جمعہ، گوشت، سرکہ، خادم کو سید کے نام سے نوازا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فما حدثتکم عن اللّٰہ تعالیٰ فھو حق وما قلت فیہ من قبل نفس فانما انا بشرٌ (ایضاً) — میں آدمی ہوں پس جو بات تم کو اللہ کی طرف سے بتاؤں وہ حق ہے اور جو اپنی طرف سے بتاؤں تو میں آدمی ہی تو ہوں۔

۳۔ اَنَا مُحَمَّدٌ بَشَرٌ اَغْضَبُ کما یغضب البَشَرَ (ایضاً) — میں محمد بشر ہوں مجھے بھی دوسرے آدمیوں کی طرح غصہ آتا ہے۔

۴۔ کان بَشَرًا مِنَ البَشَرِ (ترمذی) — آدمیوں میں سے ایک آدمی تھے۔

۵۔ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وانکم تختصمون (بخاری و مسلم) — تم جھگڑتے ہو اور اس کے سوا کچھ نہیں کہ میں آدمی ہوں۔

۶۔ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مثلکم انسی کما تَنْسَوْنَ (بخاری) — میں آدمی ہوں ایسا ہی بھولتا ہوں جیسے تم بھولتے ہو۔

کثرتِ احادیث:۔ اگرچہ اس قسم کی احادیث بکثرت موجود ہیں۔ اب صرف ایک حدیث اور سن لیجئے۔

حجۃ الوداع:۔ یہ تو آپ کو خوب معلوم ہوگا کہ حجۃ الوداع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری حج تھا۔ یہ حج ماہِ ذی الحجہ ۱۰ھ ماہ فروری ۶۳۲ء میں ہوا تھا۔ اور اس حج کے دو ماہ بعد یعنی دوشنبہ (سوموار) ۲ ربیع الاوّل ۱۱ھ مطابق مئی ۶۳۲ء کو آپ کی وفات ہوئی[1]

جمِّ غفیر:۔ اس حج میں عرب کے تمام قبائل جن کی نفوس شماری ایک لاکھ سے زائد موجود ہے۔ جب آپ ادائے حج واپس ہوئے تو آپؐ نے غدیر خم (تالاب خم) پر تمام صحابہؓ کو جمع کر کے ایک خطبہ دیا جس کے الفاظ مسلم۔ نسائی۔ مسند احمد۔ ترمذی۔ طبرانی۔

---

[1] صحابہ کرام کی عقیدت جو آپؐ سے تھی وہ ان کے ماسوا کسی دیگر اُمتی میں نہیں ہو سکتی۔ سیدنا عمرؓ نے فرمایا تھا جو یہ کہے گا کہ نبی کریم فوت ہو چکے ہیں وہ اس کی گردن قلم کر دوں گا۔ سیدنا ابو بکرؓ نے ایک نفیس خطبہ دیا جس پر عمرؓ فاروق نے فرمایا انہ بشر یا سن کما یاسن البشر۔ (دارمی) کہ آپ بشر ہیں اور بشری عوارض سے متاثر ہوں گے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طبری۔ حاکم میں یہ ہیں۔

خطبہ حجۃ الوداع:۔ اے لوگو! اس کے سوا کچھ نہیں کہ میں ایک آدمی ہوں۔ اس حدیث کے تاخر زمانہ سے آپ کو ماننا پڑے گا کہ یہ تمام متقدم حدیثوں کی ناسخ ہے۔ ورنہ اس کے بعد کی حدیث معہ وقت، ماہ، سنہ وغیرہ بتایئے۔

الحاصل:۔ ان تمام احادیث سے آپؐ کا بشر ہونا[1] ثابت ہے اور وہ بھی اس طرح کہ خود آپؐ اپنی زبان مبارک سے بار بار بشر فرماتے ہیں اور آپؐ کے قول کے مطابق حدیث آیت کی مفسر و ناسخ ہے اور یہاں یہ حدیثیں ان آیات بشریت کی تائید فرماتی ہیں۔ اب وہ لوگ غور فرمائیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بشرؐ کہنے والے کو کافر کہتے ہیں اس لئے کہ حضرت عائشہؓ اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آپ کو بشر فرماتے ہیں۔

۱۔ البشر فی حر جلد الانسان والبشر الخلق مختار الصحاح ص۱۶۲ (البشر الانسان	بشر کا معنی مخلوق۔ انسان کی جلد کا ظاہر ہونا۔ (مختار الصحاح ص۱۶۲)
۲۔ ذکراً او انثیٰ واحداً وجمعاً (المنجد (البشر) وعبر عن الانسان بالبشر اعتباراً لظہور جلدہٖ	بشر انسان کو کہتے ہیں خواہ وہ مذکر ہو یا مونث ہو۔ واحد اور جمع دونوں پر ان کا اطلاق ہوتا ہے (المنجد لویس معلوف)
۳۔ من الشعر۔ بخلاف الحیوانات واستوی فی لفظ البشر الواحد والجمع وثنی فقال تعالیٰ انو امین مبشرین وخصا فی القرآن کل موضع	انسان کو بشر سے تعبیر کیا گیا ہے اس بنا پر کہ اس کے جسم پر بال ہیں بخلاف حیوانات کے لفظ بشر واحد اور جمع کے آتا ہے اس کا تثنیہ "بشرین" قرآن میں موجود ہے۔

[1] :۔ معترضین کو سب سے پہلے اللہ تعالیٰ پر فتویٰ صادر کرنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے سابقہ انبیاء کی خلقت پر غلطی کی ہے یا وہ غلطی ہو چکی تھی تم ہم سے مشورہ لیتے کہ نبیؐ کا نام بشر قرآن میں نہ نازل کرے لعیذ جبرائیل امین پھر نبی کریمؐ پھر صحابہؓ، پھر آئمہ دین غرضیکہ جو جو بھی آپؐ کو کہتے ہیں ان پر فتویٰ صادر کرتے اللہ ہدایت دے۔ بات بالکل واضح تھی کہ آپ خلقت کے اعتبار بشر اور صفت کے اعتبار سے نور ہدایت ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اعتبر من الانسان جثتہ و ظاھرہ بلفظ البشر نحو ھوالذی خلق من الماء بشراً

قرآن مجید نے جس جگہ بھی یہ لفظ استعمال کیا ہے اس سے مراد انسان کا جثہ اور ظاہر لیا ہے جیسا کہ قرآن مجید نے بشر کی خلقت کے متعلق واضح کیا ہے۔ بشر کو پانی سے پیدا کیا ۔
(مفردات امام راغب)

۴۔ انما انا بشر مثلکم۔ تنبیھا ان الناس یتساوون فی البشریۃ وانما یتفاضلون بما یختصون بہ من المعارف الجلیلۃ والاعمال الجمیلۃ ولذلک قال بعدہ یوحیٰ الی انی بذالک تمیزت عنکم (مفردات امام راغب ص ۴۶)

لغت عربی کی شہادت اور قرآن کی تعبیر سے انکار کی وجہ خیاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا انکار مقصود ہے ورنہ مسئلہ بالکل صاف ہے کہ نبی کی حیثیت دو طرح کی ہے خلقت اور نبوت باعتبار خلقت بشر ہیں اور بحیثیت نبوت کے نور ہیں جس کی وضاحت امام راغب موصوف نے یوں بیان کی ہے ۔

اَنَا بَشَرٌ مِّثلکم کے تحت لکھتے ہیں کہ تمام لوگ بشریت میں برابر ہیں اور تفاضل انبیاء میں معارف جلیلہ اور اعمال جلیلہ کی بنا پر ہے اور ساتھ ہی واضح کر دیا کہ وحی ہی ذریعہ امتیاز ہے
(مفردات امام راغب)

۱۳۔ ثبوتِ بشریت فقہ سے :-

جو لوگ قرآن و حدیث کے مقابلہ میں فقہ کو مانتے ہیں اور بوجہ تقلید ان پر امام کا قول ماننا واجب ہے ۔ ان کے لئے یہ جواب مخصوص ہے ۔

ہر امام پر فقیہہ ہمیشہ سے انبیاء اور رسل کو اور آنحضرت ؐ کو بشر ہی کہتے آئے ہیں چنانچہ تمام کتب فقہ وغیرہ میں لکھا ہوا ہے ۔ صرف دو عبارتیں پیش ہیں ۔

کتب فقہ :- (جناب) ملا علی قاری حنفی ۔ مرقاۃ شرح مشکوۃ میں اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے جس میں آپ صلی اللہ اپنی ذات کے متعلق عزت و احترام کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ۔۔

۱۔ اکرموا اخاکم ۔ اپنے بھائی کی عزت کرو (

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

هو بشر مثلکم و مفرع من حلب ابیکم آدم — وہ تمہاری طرح آدمی ہیں اور تمہارے باپ آدمؑ کی پشت سے ہے۔

۲۔ لانی من البشر فاذا نسیت فذکرونی (تعلیق الحلبی شرح منیۃ المصلی) — چونکہ میں آدمی ہوں پس جب بھول جاؤں تو یاد دلا دیا کرو۔

۳۔ ولکن انما انا بشر انسی کما تنسون فاذا نسیت فذکرونی (فتح القدیر) — میں تو آدمی ہوں ایسے ہی بھولتا ہوں جیسے تم بھولتے ہو پس جب میں بھولا کروں تم یاد دلا دیا کرو۔

متکلمین:۔ بھی بشریت کو تسلیم کرتے آئے ہیں شرح مواقف میں ہے:۔

فقولہ انما انا بشر مثلکم یوحی الیّ یدل علی مماثلتھم لسائر الناس فیما یرجع الی البشریۃ والا متیاز بالوحی لاغیر۔

یہ فرمان ربانی:۔ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰٓی اِلَیَّ (پ۱۶ کہف) اس پر دلالت کرتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصفاتِ بشریت میں تمام آدمیوں کے مانند تھے۔ اتنا فرق تھا کہ ان پر وحی آتی تھی۔

شرح عقائد نسفی:۔ میں ہے:۔ الرسول انسان بعثہ اللہ الی الخلق لتبلیغ الاحکام۔ رسول آدمی ہے خدا نے اسے تبلیغ احکام کے لئے مخلوق میں بھیجا

شرح مقاصد:۔ میں ہے النبی انسان بعثہ اللہ لتبلیغ ما اوحی الیہ وکذا الرسول:۔ نبی اور رسول انسان ہیں جو ان پر وحی آتی تھی اس کی تبلیغ کے لئے اللہ نے بھیجا تھا جن کتابوں کے آپ حوالے دیتے ہیں ان میں اور تمام کتب فقہ وسیر وکلام میں بشریت انبیاء ورسل پر کی گئی فصیلیں موجود ہیں۔

شفاء:۔ قاضی عیاض شرح علی قاری اور مواہب لدنیہ اور زرقانی ہی کو دیکھ لیجئے یہ کتابیں تو آپ کے نزدیک معتبر ہیں۔ آپ تو ان کی سندیں لاتے ہیں مگر آپ کیوں دیکھنے اور ماننے لگے۔ آپ کو تو حنفیت سے بھی دشمنی ہے[1] آپ تو دیوبندیوں کو کافر کہتے ہیں۔ آپ تو خشکہ با گندہ بیروزہ اگرچہ گندہ است بندہ است کے قائل ہیں

---

[1] صفحہ ۷۲ پر دیکھئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ کا خود ساختہ مذہب تو اسلام کا مٹانا رسولؐ کو خدا ماننا ہے۔ آپ کے نزدیک تو ہر شخص بشریت رسولؐ کا قائل کافر تھا۔ اب خود آپ کے مقلد بن کر بشریت رسولؐ آپ کے نزدیک مسلمان ہوئے۔ اللہ اللہ! انبیاء و رسل تو کفار کو مسلمان بنانے کے لئے دنیا بھر کی مصیبتیں اٹھائیں اٹھائیں اور مفت خورے علماء سوء مسلمانوں کو کافر بنائیں۔ آہ۔ آہ ایک بار اور بھی دنیا کروٹ لے گی۔

یہاں مجھے ایک واقعہ یاد آگیا۔ ابھی شدھی کے سلسلہ میں بریلی کے ایک کافر گر مولوی صاحب کی بیٹی تبلیغ کے لئے اٹھی۔ بڑی کوشش سے ایک آدمی کو مسلمان کیا پھر کیا تھا تمام حوالی موالی چیلے چانٹے اخباروں میں مضمون لکھنے لگے ہر طرف سے تحسین و آفرین کی آوازیں آنے لگیں مگر واہ رے بھلکھنڈ فوراً ایک شاعر نے یہ شعر لکھ حاضر خدمت کر دیا۔ ؎

آپ کے باپ نے لاکھوں کو کافر بنایا ؛ ناخلف آپ ہیں جو ایک مسلمان کیا

آپ کا یہ دعویٰ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صورتِ انسانی اور جامہ بشری میں تھے۔ لیکن دراصل وہ انسان نہ تھے بلکہ کچھ اور تھے اس کا کیا مطلب ہے اگر یہ ہے کہ جن یا فرشتے تھے تو غلط ہے اس لئے کہ قرآن صاف طور پر فرشتہ ہونے سے انکار ہے وَلَآ اَقُوۡلُ اِنِّىۡ مَلَكٌ "میں تم سے نہیں کہتا کہ میں فرشتہ ہوں اور چونکہ جن بھی بحیثیت خلقت ملائکہ ہی کی جنس سے ہیں۔ جیسا کہ فسجد الملائکہ کلھم الا ابلیس پس سجدہ کیا تمام فرشتوں نے مگر ابلیس) اور کَانَ مِنَ الۡجِنِّ فَفَسَقَ عَنۡ اَمۡرِ رَبِّهٖ (کہف) شیطان جنوں میں سے تھا پھر اس نے اپنے رب کی نافرمانی کی) سے جنس کا ایک ہونا ثابت ہے۔

(حاشیہ گذشتہ صفحہ) دیوبندیوں اور بریلویوں میں تقلید میں سر مو فرق نہیں صرف چند فروعی مسائل میں عارضی اختلاف ہے اگر دیوبندی حضرات کے اکابرین کی زندگی کے حالات پڑھتے ہوں تو مولانا اشرف سندھو کی کتاب "اکابر دیوبند کا مذہب" کا ضرور مطالعہ کریں حقیقت آشکار ہو جائے گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس لئے جن ہونے سے بھی انکار ہوگیا۔ پھر اگر فرشتہ یا جن یا کچھ اور مان بیں تو بقول ملاعلی قاری (حنفی) فانکم لن تطیقوا علی التلقین الملکی "تم فرشتہ کی تلقین میں اس کی متابعت نہیں کرسکتے"

ان القوۃ البشریۃ کالقل د الملکیۃ:۔ قوتِ بشری ملائکہ جیسی نہیں اور بقول قاضی بیضاوی لو کان من جنس الملائکۃ لصعب الامر لیبہ علی الناس اگر جنس ملائکہ سے ہوتے تو آدمیوں پر دشواری ہو جاتی۔ پس رسول اللہ کو غیر انسان ماننے ہیں۔

اَطِیعُوا الرَّسُولَ۔ اطاعت کرو رسول کی اور فَاتَّبِعُونِی۔ میرا اتباع کرو یہ آئتیں بے کار ہو جاتی ہیں یا ان پر عمل ناممکن ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ انسان فرشتہ یا جن یا کچھ اور کی برابری نہیں کرسکتا پھر یہ کہ انسان اشرف المخلوقات ہے۔ اور ان کے سوا تمام مخلوق دون المخلوقات تو اب اگر انسان کو داخلِ جنات ملائکہ وغیرہ کرتے ہیں تو اس کے یہ معنی ہوئے کہ اشرف المخلوقات کو ادنی المخلوقات میں داخل کر دیا اور یہ بجائے ترقی مراتب تنزل ہوگیا۔ پس لامحالہ ماننا پڑے گا کہ تمہاری مراد "کچھ اور" سے ایسی چیز ہے جو انسان سے اشرف و افضل ہو اور وہ بجز ذاتِ باری جل جلالہٗ اور کیا ہو سکتی ہے۔ پس اگر ذاتِ باری مراد ہے اور یقیناً یہی مراد ہے تو یہ بتایئے کہ ذاتِ باری نے جو جسم رسول میں ظہور کیا اس کی کیا شکل ہے آیا بحیثیت اولاد یا کبنہ ناطہ۔ قرابت یا جز یا کل اولاد تو اس لئے غلط کہ آپ اولادِ آدمؑ ہیں اور اولاد عبداللہ بن عبدالمطلب تھے

عقیدہ یہود و نصاریٰ:۔ پھر یہ وہی عقیدہ ہے جو یہود و نصاریٰ کا تھا۔ یہود حضرت عزیرؑ کو اللہ کا بیٹا کہتے تھے۔

وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللّٰهِ (پ توبہ ع ۴)

یہود نے کہا عزیر اللہ کا بیٹا ہے۔

نصاریٰ حضرت عیسیٰؑ کو اللہ کا بیٹا کہتے تھے۔

لے مرقاۃ ج ...

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَقَالَتِ النَّصَارٰی الْمَسِیْحُ ابْنُ اللّٰہِ (پ توبہ)

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا ۔ ان لوگوں نے کہا اللہ کا بیٹا ہے ۔

انبیت:۔ وَقَالَتِ الْیَہُوْدُ وَالنَّصَارٰی نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰہِ (پ مائدہ ۲۶)

یہود و نصاریٰ نے کہا ہم اللہ کے بیٹے ہیں ۔

تردید:۔ بہر حال اولاد کہو یا رشتہ ناطہ ان سب کو اللہ پاک نے رد فرمایا ہے

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۝

"(اعلان کیجئے (اے محمد) اللہ ایک ہے ۔ وہ بے نیاز و بزرگ ہے ۔ نہ اس کی کوئی اولاد نہ وہ کسی کی اولاد ہے نہ اس کا کنبہ ناطہ قبیلہ ہے ۔"

بحث الوہیت رسول اور خدا کی تجزی

اب اگر اللہ کا جز مانئے تو غلط اس لئے کہ یہ خدا کی تجزی ہوئی جاتی ہے اور تجزی باطل ہے اور کل "من حیث" ہو کل ہمیشہ اپنے جز کا محتاج ہوتا ہے اور جو چیز کسی دوسرے کی محتاج ہو وہ خدا نہیں ہو سکتی پھر یہ کہ وہ جز الٰہی جو رسول میں آیا وہ صلب پدر و شکم مادر میں ہوتا ہوا آنحضرت تک پہنچا وہ جز خداوندی بھی چونکہ خدا تھا اس لئے آپ نے بہت سے خدا تسلیم کر لئے یا ہر زمانہ کا جدا گانہ خدا تسلیم کیا ۔ پھر چونکہ وہ لوگ مشرک بت پرست تھے اور جز خداوندی خدا ہے تو ان لوگوں کی تمام بت پرستی خدا کی پرستی ہوئی اور ان تمام کا شرک خدا کا شرک ہوا

(حاشیہ گذشتہ صفحہ) مشرکین نے ذات اللہ کے بارے ٹھوکر کھائی ۔ اس سے بدتر ٹھوکر یہود و نصاریٰ نے کھائی جس پر اللہ تعالیٰ نے موخر الذکر کو کافر قرار دیا ۔ نصاریٰ کا عقیدہ اقنوم ثلاثہ کا تھا توحید فی التثلیث اللہ نے اس عقیدہ کی تردید لفظ کفر سے کر دی ۔ محمدی امت کے لوگ اگر یہی عقیدہ آپ کے متعلق رکھیں گے تو وہ بھی کافر ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پس کمالِ تعجب ہے، کہ خدا خود معبود برحق ہو کر غیر معبود کو پوجے اور یہیں اپنی پرستش کا حکم دے پھر وہی جزوِ الہٰی آنحضرت ؐ کی اولاد اور اولاد کی اولاد میں آیا تو پھر وہی بہت سے خدا تسلیم ہو گئے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں جس کسی نے شرک کیا اس کا وہ شرک اور بت پرستی وہی خدا کی بت پرستی ہو گئی اور یہ عقلاً محال ہے پھر اس جزو خداوندی میں کوئی رسول کی خصوصیت نہ رہی اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اولاد میں کبھی وہی جزو موجود ہے پس اس کا مطلب فوت ہو گیا۔

بحث حلولِ الہٰی

اب اگر آپ کہیں کہ ذاتِ باری نے صرف جسمِ رسول ؐ میں حلول کیا نہ اس سے پیشتر کسی میں نہ بعد کو تو یہ وہی عقیدہ ہے جو نصاریٰ کے فرقہ یعقوبیہ کا تھا امام فخر الدین رازی مفاتیح الغیب میں لکھتے ہیں۔

"انھم یقولون ان مریم ولدت الٰھًا ولعل معنیٰ ھذا المذھب انھم یقولون اللہ تعالیٰ حلّ فی ذاتِ عیسیٰ ؑ واتحد بذاتِ عیسیٰ ؑ

"وہ لوگ کہتے ہیں مریم ؑ نے خدا جنا شاید اس مذہب کے یہ معنیٰ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ذاتِ عیسیٰ ؑ میں حلول کیا اور ذاتِ عیسیٰ ؑ سے متحد ہو گیا۔

تفسیر مدارک ؒ میں ہے۔ ان بعض النصاریٰ کانوا یقولون کان المسیح بعینہٖ ھو اللہ لان اللہ ربما یتجلّٰی فی بعض الازمان فی شخصٍ فتجلّٰی فی ذلک الوقت فی شخص عیسیٰ ؑ ولھذا کان یظھر من شخص عیسیٰ افعال لا یقدر علیھا الا اللہ۔

ترجمہ:۔ "بعض نصاریٰ مسیح کو بعینہٖ خدا کہتے تھے اور کہتے تھے بعض زمانوں میں خدا بعض آدمیوں میں ظاہر ہوتا ہے اور اس زمانے میں ذاتِ عیسیٰ ؑ میں ظہور کیا جو خدا کے سوا کسی سے نہیں ہو سکتے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تفسیر کبیر میں ہے لبعض القوم حلولیۃ وجوز حلول الالٰہ فی الاجسام العالیۃ الشریفۃ ۔ بعض آدمی حلولیہ ہیں ان کے نزدیک خدا کا بعض اجسام عالیہ شریفہ میں حلول درست ہے اسی بات کو اللہ پاک نے فرمایا۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ

"یقیناً کافر ہو گئے وہ جنہوں نے کہا مسیح ابن مریم ہی خدا ہے"

پس آپ کے اور نصاریٰ کے عقیدہ میں کوئی فرق نہیں۔ سوائے اس کے کہ انہوں نے ذاتِ عیسٰی میں حلول مانا اور آپ نے ذاتِ خاتم النبیین میں جو سراسر خلافِ اسلام ہے۔

نصیری فرقہ:۔ اسی طرح نصیری فرقہ ذاتِ علیؓ اور خارجی ذاتِ عمرؓ اور باطنی ہمیشہ ایک آدمی میں حلول مانتے ہیں۔

انہیں باتوں کے رد کے لئے انبیاء و رسل آئے۔ اسی رد سے تمام قرآن پاک بھرا ہوا ہے۔

پھر یہ بتائیے کہ جب خدا نے ذاتِ خاتم النبیین میں حلول کیا تو وہ اپنی جگہ پر قائم رہا یا نہیں اگر قائم رہا تو آپ نے دو خدا مان لئے اور تعدد الٰہ باطل ہے۔ ارشاد باری تعالےٰ:۔

قُلْ لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا

"اگر آسمان و زمین میں ایک اللہ کے سوا اور اللہ بھی ہوتے تو فساد پڑ جاتا"۔

بحث:۔ اگر اپنی جگہ خدا قائم نہیں رہا تو آپ نے اللہ کو معدوم کر دیا اور رسولؐ کو خدا بنا دیا اور یہی آپ کا مطلب ہے جیسا کہ آپ نے اپنا عقیدہ لکھا ہے۔

باطل عقیدہ:۔ قُلْ هُوَ مُحَمَّدٌ اَحَدٌ۔ کہدے محمدؐ ایک ہے اور ایسا عقیدہ رکھنے والا بالاتفاق کافر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعلیقہ نبی علیہ السلام کو نور کہنے کا پس منظر

بشریت رسول و کسر نفسی

اب یہ بات بتا دینا بھی نہایت ضروری ہے کہ یہ لوگ جب عاجز آتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ آنحضرت نے جو اقرار بشریت کیا ہے وہ آنحضرت کی کسر نفسی ہے اس کے ثبوت میں ایک عبارت تفسیر کبیر کی پیش کی جاتی ہے۔ چونکہ اس عبارت میں تحریف ہے اس لئے ہم اولاً پوری عبارت نقل کرتے ہیں۔

قولہ۔ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّیْ مَلَكٌ — معناہ ان القوم کانوا یقولون ما ھذا الرسول — یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق - ویتزوج ویخالط الناس - فقال تعالیٰ قُلْ لَهُمْ اِنِّیْ لَسْتُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ

یہ ارشاد خداوندی کہ میں فرشتہ نہیں ہوں — اس کا یہ مطلب ہے کہ لوگ کہتے تھے یہ کیسا رسول ہے جو کھانا کھاتا ہے بازاروں میں پھرتا ہے، لوگوں سے ملتا ہے۔ نکاح کرتا ہے۔ تو اللہ نے فرمایا کہدے میں فرشتہ نہیں ہوں"

اس کے بعد لکھتے ہیں :-

واعلم ان الناس اختلفوا فی انہ ما الفائدۃ فی ذکر نفی ھذہ الاحوال الثلاثۃ - فالقول الاول المراد منہ ان یظھر الرسول من نفسہ التواضع للہ والخضوع لہ والاعتراف بعبودیتہ حتیٰ لا یعتقد فیہ مثل اعتقاد النصاریٰ فی المسیح

لہ: عقیدت وحدت الوجود شرک ہے اس عقیدہ نے نصاریٰ اور یہود نے جنم لیا جس کی تردید قرآن پاک نے بیان کی اسی عقیدہ حلولی کو امت محمدیہ میں درود کیا جس سے بشریت اور نور کی بحث چلائی گئی یہ تنازعہ حلولی عقیدہ کی تمہید تھی اس سلسلہ میں ابن قیم کا رسالہ العبودیۃ کا مطالعہ کریں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والقول الثانی:۔ ان القوم کانوا یقترحون منہ اظہار المعجزات القاهرة القوية كقولهم۔ وَقَالُوا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا۔ فقال تعالیٰ فی اٰخر السورة۔
قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا
یعنی لا ادعی الا الرسالة والنبوة اما هٰذه الامور التی تطلبوها فلا یمکن تحصیلها الا بقدرة اللّٰه فکان المقصود من هذا الکلام اظهار العجز والضعف وانه لا یستقل بہ تحصیل هٰذه المعجزات التی تطلبونها منہ۔
والقول الثالث:۔ ان المراد من قولہ لَا اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَائِنُ اللّٰهِ معناه انی لا ادعی کونی موصوفاً بالقدرة اللائقة باللّٰه تعالیٰ وقولہ لَا اَعْلَمُ الْغَيْبَ۔ ای ولا ادعی کونی موصوفاً بعلم اللّٰه تعالیٰ و بمجموع هذین الکلامین حصل انہ لا یدعی الالهية ثم قال وَلَا اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ۔ وذلك لانہ لیس بعد الالهية درجة اعلیٰ حالا من الملائکة فعاد حاصل الکلام کانہ یقول لا ادعی الالهية والا دعی الملائکة ولکن ادعی الرسالة وهذا منصب لا یمتنع حصولہ لبشر فکیف اطبقتم علیٰ استنکار قولی و دفع دعوی۔

ترجمہ:۔ اللہ نے جو ذات رسولؐ سے ان تین باتوں کا انکار فرمایا ہے اس سے کیا فائدہ ہے اس بارے میں لوگوں کا اختلاف ہے۔

پہلا قول یہ ہے۔ کہ یہ اس لئے ہے کہ رسول اپنے نفس کی جانب سے اللہ کی شان میں اپنی عاجزی اور اپنی عبدیت کا اظہار کرے تاکہ رسول کے متعلق لوگوں کو وہ خیال نہ ہو جو عیسیٰؑ کے بارے میں ہوا یعنی خدا اور وہی یہاں در پیش ہے

دوسرا قول:۔ یہ ہے کہ قوم معجزات طلب کرتی تھی۔ مثلاً کہتی تھی کہ ہم اس وقت تک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایمان لائیں گے جب تک زمین سے چشمہ نہ پیدا ہو جائے اس وجہ سے آخر سورت میں اللہ پاک نے فرما دیا۔ کہدے میں تو رسول اور آدمی ہوں یعنی یہ باتیں جن کے تم طالب ہو اللہ کی قدرت میں ہیں میں تو ان سے قاصر ہوں صرف مدعیٔ رسالت ہوں۔

تیسرا قول:۔ یہ ہے کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اس کے یہ معنی ہیں کہ میں قدرتِ خداوندی نہیں رکھتا۔ میں غیب نہیں جانتا۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ مجھے علم الٰہی نہیں۔ ان دونوں باتوں کے انکار سے یہ نتیجہ نکلا کہ میں مدعی الہیت نہیں ہیں فرشتہ نہیں۔ یہ اس لئے کہ اللہ کے بعد ملائکہ کا درجہ ہے تو خیال ہوتا کہ رسول فرشتہ ہے۔ پس اس سے انکار کیا کہ میں فرشتہ بھی نہیں اور خدا بھی بلکہ میرا دعویٰ تو صرف رسالت ہے اور رسالت بشر کو ملنا کوئی امر نا ممکن نہیں پھر تم میرا کہنا کیوں نہیں مانتے۔ اس عبارت ہی سے آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ مدعی کا مطلب اس سے ثابت نہیں ہوتا۔ لیکن ہم بخیال اتمامِ حجت در فع وشک مختصر جواب دیتے ہیں۔

۱۔ یہ کہ یہ قول بعض کا ہے نہ کہ مجمع علیہ چنانچہ اسی عبارت میں دو قول اور موجود ہیں۔

۲۔ یہ کہ آپ کے کہنے کے مطابق اگر انکار کسر نفسی ہے تو ملکیت اور علم غیب اور خزائن اللہ تینوں سے انکار کسر نفسی ہے پس تسلیم کرنا پڑے گا کہ آپ میں تینوں چیزیں موجود ہیں جن میں سے علم غیب کا رد آگے آئے گا اور فرشتہ اور خزائن اللہ نہ ہونا۔ آپ کو خود تسلیم نہیں۔

۳۔ یہ کہ وجہ کسر نفسی یہ بتائی گئی کہ کہیں رسولؐ کی نسبت وہی خیال نہ پیدا ہو جائے جو مسیح کی بابت نصاریٰ کو ہوا اور انکار بشریت کی شکل میں وہی شکل موجود ہے یعنی الوہیت پس جس بات کا رد کیا گیا وہی آپ نے مان لی۔

۴۔ اگر یہ قول کسر نفسی ہے تو فرشتہ ہونے سے انکار بھی کسر نفسی ہوا جس کے یہ معنی ہوئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرشتہ ہیں اس سے انکار بشریت ثابت نہ ہوا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۔ کسرِ نفسی تسلیم کرنے کی صورت میں آنحضرت صلعم کے عبد ہو تب سے بھی انکار ہوتا ہے اس لئے کہ جب کسرِ نفسی عبدیت بتاتی ہے پس عبدیت کسرِ نفسی ہوئی نتیجہ یہ کہ آپ عبد نہیں ۔

۶۔ اس عبارت کے آخری دو قول اس قول کا رد کرتے ہیں ۔

۷۔ ان عبارتوں کا مطلب ہی آپ نہ سمجھے کسرِ نفسی سے ان لوگوں کی مراد ان کی رائے میں انکار کی غرض یا مصلحت یا غایت یا فلسفہ ہے نہ کہ واقعیت ۔

۸۔ اگر یہ بات کسرِ نفسی من جانب رسول ہے تو جن آیات میں یا اس میں من جانب اللہ حکم ہے وہ کس کی جانب سے کسرِ نفسی ہے ۔ اگر من جانب رسولؐ تو غلط اس لئے کہ آیاتِ قرآنی میں من جانب اللہ ہیں ۔ اور اگر من جانب اللہ ہے تو بھی غلط اس لئے کہ اللہ کو کسرِ نفسی کی ضرورت نہیں ۔

۹۔ اگر من جانب اللہ کسرِ نفسی ہے تو وہ احادیث مثلاً سَیِّدُ وُلْدِ آدم وَلَا فخر (مشکوٰۃ)
ترجمہ :۔ میں اولادِ آدم کا سردار ہوں اور مجھے فخر نہیں اَنَا اَوّلُ شَافِعٍ وَاَوّلُ مُشَفَّعٍ میں پہلا شفاعت کرنے والا اور پہلا شفاعت قبول کیا گیا ہوں ۔
اَنَا خَیْرُهُمْ بَیْتًا وَخَیْرُهُمْ نَفْسًا ۔ میں بہترین گھرانے اور بہترین ذات کا ہوں ۔

اور اسی قسم کی حدیثوں میں کسرِ نفسی کیوں نہیں پس معلوم ہوا کہ یہ کسرِ نفسی نہیں بلکہ اظہارِ واقع ہے ۔

۱۰۔ اگر کسرِ نفسی من جانب رسولؐ ہے تو جس بات کا کسرِ نفسی سے انکار کیا ہے وہ بات سچ اور واقعی ہے یا نہیں ؟ اگر سچ ہے تو ہمارا دعویٰ بشریت ثابت اور اگر سچ یا واقعی نہیں تو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ پر جھوٹ کا اتہام لگایا اور رسولؐ کا جھوٹ بولنا محال شرعی ہے ۔

۱۱۔ اگر کسرِ نفسی من جانب اللہ ہے اور بات سچی ہے تو بشریت رسولؐ ثابت اگر جھوٹی ہے تو آپ نے اللہ کا جھوٹ بولنا تسلیم کرلیا اور یہ محال اور خلاف اسلام ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس تمام تقریر کا حاصل یہ ہے کہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل دیگر انبیاء ورسل بشر تھے، اور جملہ صفات ولوازم بشریت سے متصف مثلاً کھانا، پینا، سونا جاگنا، چلنا، پھرنا، شادی وغمی، اولاد، نبوت اور اخوت آپ میں موجود تھیں۔

بحث عبدیت

آپ بھی مثل دیگر انبیاء کے اللہ کے بندے تھے چنانچہ جابجا اللہ پاک نے لفظ عبدؐ بندے کے ساتھ خطاب فرمایا ہے۔

۱۔ وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلَى عَبْدِنَا (بقرہ)

"اگر تم اس سے مشکوک ہو جو ہم نے اپنے بندے پر اتارا ہے"

۲۔ سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ (بنی اسرائیل) "پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے کو

۳۔ وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَى عَبْدِنَا (انفال) "اور جو کچھ ہم نے اپنے بندے پر اتارا"

سابقہ انبیاء عباد اللہ

۴۔ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ ۝ (ص) "ہمارے بندے ایوبؑ کو یاد کرو"

۵۔ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُدَ ۝ اور ہمارے بندے داؤدؑ کو یاد کرو

۶۔ لَنْ يَسْتَنْكِفَ الْمَسِيحُ أَنْ يَكُونَ عَبْدًا لِلَّهِ وَلَا الْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ وَمَنْ يَسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ إِلَيْهِ جَمِيعًا ۝ (سورۃ النساء)

مسیح (علیہؑ) اللہ کا بندہ ہونے سے عار نہ کرے گا اور نہ فرشتے مقرب اور جو کوئی عار محسوس کرے اللہ کی عبدیت سے اور تکبر کرے۔ وہ ان سب کو اپنے پاس جمع کرے گا۔

۷۔ فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى (نجم پ۲۷)

پس وحی بھیجی اپنے بندے کی طرف جو کچھ وحی بھیجی

خطاب اعزاز: غرضیکہ تمام انبیاء و رسل کو خواہ انسان ہوں یا فرشتے لفظ عبدؐ بندے کے ساتھ پکارا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح دیگر لوگوں کو عباد اللہ اللہ کے بندے، عبادی ۔میرے بندے کہہ کے پکارا۔ بعض جاہل عبادی سے مراد جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بندے لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم رسولؐ کے بندے ہیں اسی بنا پر یہ لوگ عبدالنبی ۔ عبدالرسول عبدالمصطفیٰ نام رکھتے ہیں۔

جواب (۱) یہ کہ اللہ پاک نے جگہ جگہ عباد اللہ ۔عباد الرحمٰن فرمایا ۔پس جہاں کہیں بھی عبادی آیا ہے اس سے اللہ کے بندے مراد ہیں نہ کہ رسول کے بندے ورنہ مدعی ثبوت پیش کرے۔

۲۔ یہ کہ قُل کے بعد ہر قول اصلاً اللہ پاک کا مقولہ ہوتا ہے اور بعض قول تبعاً مقولہ انبیاء پس عبادی سے مراد ہمیشہ اللہ کے بندے ہوں گے۔

۳۔ اگر عبادی کے معنی رسولؐ کے بندے لئے جائیں تو دوسری آیتوں کے خلاف ہوں گے۔

اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا (مریم) پ۱۶

"جو کوئی بھی زمین و آسمان میں ہے سب اللہ کے سامنے بندے ہو کر آئیں گے۔"

اس آیت میں سب کو اللہ کا بندہ بتایا گیا ہے ۔اور آپ رسول کا بندہ بتاتے ہیں اب آپ کا قول سچا مانا جائے یا اللہ کا۔

حدیث :۔ مشکوٰۃ المصابیح میں ہے انی اکل کما یا کل العبد میں کھاتا ہوں جیسے بندہ کھاتا ہے۔

حدیث قدسی:۔ یا عبادی کُلُّکُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اطعمتہ فاستطعمونی اُطْعِمْکُمْ یا عبادی کلکم عار الا من کسوتہٗ فاستکسُونی اکسکم (صحیح مسلم)

ترجمہ:۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو لیکن جسے میں کھانا کھلاؤں پس مجھ ہی سے کھانا مانگو تم سب ننگے ہو لیکن جسے میں پہناؤں پس مجھ ہی سے لباس مانگو میں تمہیں پہناؤں گا

ملہ : جامع ترمذی ج ۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعض روایات ہیں:۔ یا عبادی کلکم ضالٌ الا من ھدیتہ فاستھدونی اھدکم یا عبادی کلکم تخطئون باللیل والنھار وانا اغفر الذنوب جمیعًا فاستغفرونی اغفر لکم۔ یا عبادی انکم لن تبلغوا ضری فتضرونی ولن تبلغوا نفعی فتنفعونی۔

ترجمہ:۔ اے میرے بندو! تم سب کے سب گمراہ ہو میں جسے ہدایت کردوں پس مجھ سے ہدایت مانگو میں ہدایت کروں گا۔

اے میرے بندو! تم دن رات گناہ کرتے ہو اور میں تمام گناہ بخشوں گا مجھ سے مغفرت چاہو۔ میں بخش دوں گا۔

اے میرے بندو! تم سب نہ مجھے نفع پہنچا سکتے ہو اور نہ نقصان۔

اور اسی قسم کے الفاظ اس حدیث قدسی میں ہیں حدیث قدسی وہ ہے جس میں فرمان ربانی کو آنحضرت نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا ہے

مطلب:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سب اللہ کے بندے ہیں کوئی رسول کا بندہ نہیں۔

۴۔ ارشاد اللہ پاک:۔ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ۝

"ہم نے تجھ سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب کو وحی آتی تھی۔ کہ میں ہی اللہ ہوں میری ہی عبادت کرو۔

معنی:۔ آپ کے اصول کے موافق یہ معنی ہوئے کہ میں محمدؐ، اللہ ہوں میری محمدؐ ہی کی عبادت کرو۔ حالانکہ آیت کے وہ معنی ہیں جو ہم نے لکھے ہیں اور یہ کل مقولہ اللہ کا رہا۔ اس کے سوا آپ کے بتلائے ہوئے معنی نہ کسی مفسر نے نہ کسی مترجم نے لکھے اور آپ کو بھی تسلیم ہیں۔

۵۔ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِیْ وَاسِعَةٌ فَاعْبُدُوْنِ (عنکبوت)

"اے میرے بندو! میری زمین وسیع (کشادہ) ہے پس میری ہی عبادت کرو"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اصول :۔ اصول کے مطابق عبادی ۔ ارضی ۔ ایای کی ان سب کی ری) رسول اللہ کی طرف منسوب ہوگی۔ اور آیت کے یہ معنی ہوں گے ۔ مجھ محمدؐ کی زمین وسیع ہے پس مجھ محمدؐ کی عبادت کرو

خیال :۔ ابھی تک تو ہمیں خیال تھا کہ اللہ کی عبادت کی جاتی ہے ۔ مگر اب معلوم ہوا کہ یہ لوگ رسولؐ کی عبادت کرتے ہیں ایں گل دیگر شگفت ۔ اور کیوں نہ ہو عالم الغیب مانا ۔ حاضر و ناظر کہا ۔ معبود کہا پھر عبادت کیوں نہ ہو ۔ حقیقت یہ ہے کہ خدا کے تمام اختیارات سلب کر کے رسول کو دیدئے ۔

عیسائیوں نے باپ بیٹا روح القدس کو کہا ۔ آریوں نے روح مادہ ۔ ایشور پوجا انہوں نے اللہ ۔ رسول ، ولی کو سجدہ کیا ۔ لیکن بہ سبب اول اول ۔ اب تو صرف رسول اور ولی کی پرستش ہے اور کیوں نہ ہو ہر بندہ اپنے معبود کی عبادت کرتا ہے ۔ لیکن یہ بتایئے کہ آپ کے پچھلے کس کی عبادت کرتے تھے ۔ غالباً رسول ہی کے نام کی نماز پڑھتے ہوں گے ۔ ورنہ ان کی تمام عبادتیں اُن کے منہ پر ماری جائیں گی ۔

ارشاد باری تعالیٰ :۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ (پ نساء) اللہ تعالیٰ مشرک کو کبھی نہ بخشے گا اور شرک کے سوا جسے چاہے بخش دے گا ۔

ملہ (حاشیہ گذشتہ ص۸۳) عبد کا عربی اور اردو لغت میں معانی پر غور کریں ۔

عبد عربی مذکر ۔ بندہ ۔ غلام ۔ ملازم ۔ نوکر (فیروز اللغات)

العبد ضد الحر ۔ آزاد کی ضد کا نام عبد یعنی غلام (مختار الصحاح ص۱۳۴)

العبد ۔ الانسان حراً کان او رقیقاً ۔ المملوک ج عبید ۔ عباد ۔ عبدہ ، عبدون واعبد وعبدان ۔ عبدان ۔ واعباد وجج العابد ۔ معابد واعبدہ (منجد)

عبد نام ہے آزاد انسان یا غلام کا ۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء اور رسل کو جب اعزازات سے نوازا تو انہیں "عبد" کے لفظ سے تمغہ عطا کیا ۔ منافقین اور کفار کو چیلنج کے موقعہ پر عبدنا اور اسرا کے وقت عبدہٗ اور دیگر انبیاء کو بھی واذکر عبدنا ، عبادنا سے نوازا اور خضوع پایا جاتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسل اور انبیاء کو اسی نام سے پکارا اور قوم کے سامنے پیش کیا ۔ اس اعزاز سے انکار کرنا بانی حکم کی تکفیر ہے ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مطلب :- پس لوگو! ان عقائد شرکیہ سے توبہ کرو۔ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ "اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔"

۶۔ قرآن میں ہے۔ اِنْ تُعَذِّبْھُمْ فَاِنَّھُمْ عِبَادُکَ :-

"اگر تو ان پر عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں۔

وَھُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِہٖ (شوریٰ) وہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔

خلاصہ :- ان آیات سے معلوم ہوا کہ سب اللہ ہی کے بندے ۔ مگر ۔ ع

میں نہ سمجھوں تو بھلا کیا کوئی سمجھائے مجھے ۔۔ اور ہے بھی یہی سوتا جاگے جاگتا کیا جاگے

۷۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ :- ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ اس آیت میں عبادت کو ذاتِ باری سے مخصوص کر دیا گیا۔

عبادت کا معنیٰ :- عبادت کے معنیٰ طاعت مع ذلت کے ہیں۔ والعبادة الطاعة مع التذلیل اور عبد کے معنیٰ ذلیل ہیں۔ وسمی العبد عبداً لذلتہ وانقیادہ بندہ کو بندہ اس کی ذلت و فرماں برداری کی وجہ سے کہتے ہیں (تفسیر معالم التنزیل)

اب یہاں لفظ نعبد کو خواہ عبادت سے لیں خواہ عبودیت سے جیسا کہ تفسیر روح البیان میں ہے۔

قولہ نعبد یحتمل ان یکون من العبادة و من العبودیة

دونوں صورتوں میں ماننا پڑے گا کہ جس کی عبادت کی جائے وہ معبود ہے پس اس کا مقابل عبد ہے۔ اور ہر شخص خواہ عابد ہو یا نہ ہو اللہ کے مقابلہ میں ذلیل ہے پس وہ عبد ہے اور اللہ معبود۔ آپ تو ان باتوں کو کیوں ماننے لگے اس لئے کہ۔ ع سب سے جدا روشنی نے میر باغ سخن کہا ہے

سلھ۔ والعبادة ابلغ منھا لانھا غایة التذلل نہایت ذلت انکساری کا نام عبادت ہے (مفردات امام راغب)

اصل العبودیة الخضوع والتذلل (مختار الصحاح) خشوع اور انکساری کا اصل نام عبادت ہے۔

عبادةً وخضع، وذل عبد اللہ وحدہٗ وخدمہ (المنجد) اللہ کی دا حذیت اور خدمت کی عجز وانکساری کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خیر آپ رسولؐ کی عبادت کریں یا ولی کی اگر آپ ناراض نہ ہوں تو اس آیت کے معنی بتا دیجئے۔؟

إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ أَنْتُمْ لَهَا وَارِدُونَ (انبیاء)

"جس کی تم عبادت کرتے ہو اللہ کے سوا سب دوزخ کا ایندھن ہیں جس میں جھونکے جاؤ گے"

اس آیت کے مطابق آپ کا اور آپ کے معبودان باطلہ کا کیا حشر ہونا چاہیئے۔

انبیاء و صلحاء تو وہی جواب دے کر بچ جائیں گے جو سیدنا عیسیٰؑ کا جواب ہے

إِنْ كُنْتُ قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ (مائدہ) "اے اللہ! اگر میں نے ان سے اپنی عبادت کے لئے کہا ہو تو خوب جانتا ہے"

یعنی تو خوب جانتا ہے یعنی میں نے نہیں کہا بلکہ میں تو منع کرتا رہا۔ اب پوجنے والوں کا ٹھکانہ بجز جہنم کے اور کہاں ہوگا۔ ہاں اس کے ساتھ آپ کو یہ بھی تسلیم کرنا پڑیگا کہ عبد و معبود کے سوا ایک تیسری چیز بھی ہے جو عبد بھی ہے اور معبود بھی اس لئے کہ رسول اللہ ص کے بندے ہیں اور آپ رسولؐ کے پس رسول عبد بھی ہوئے اور معبود بھی

۸۔ سورۃ آل عمران میں ہے:۔

مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِي مِنْ دُونِ اللَّهِ۔

"کسی آدمی کی یہ مجال نہیں کہ اللہ اس کو کتاب اور حکمت اور نبوت دے پھر وہ اللہ کے بندوں کو اپنا بندہ کہے۔"

پس ثابت ہوا کہ کوئی نبی، رسول، ولی کسی کو اپنا بندہ نہیں کہہ سکتے نہ کبھی کسی نے کہا لیکن آنکھوں کے اندھے نام نین سکھ۔ جو چاہیں کہیں سچ

آنکھوں کے آگے ناک + سوجھے کیا خاک

۹۔ صحیح مسلم میں ہے: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولن احدکم عبدی وامتی کلکم عبید اللہ وکل نساءکم اماء اللہ (حدیث)

"جناب رسول اللہ ص نے فرمایا کوئی شخص اپنے غلاموں کو اور لونڈی کو میرا بندہ اور میری بندی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہ کہے کیونکہ سب مرد اللہ کے بندے اور سب عورتیں اللہ کی بندیاں ہیں۔"

۱۰۔ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لما ولدت حوا طاف بھا ابلیس وکان لا یعیش لھا ولد فقال سمیہ عبد الحارث فانہ یعیش فسمتہ فعاش فکان ذلک من وحی الشیطان وامرہ (مسند احمد)

"جناب رسول اللہ ص نے فرمایا حضرت حوا کی اولاد (بچے) زندہ رہتی (نہ) تھی جب ایک بار بچہ ہوا تو شیطان نے کہا کہ اس کا نام عبدالحارث رکھو۔ یہ بچہ زندہ رہے گا پس اس کا نام عبدالحارث رکھا۔ وہ بچہ زندہ رہا۔ لیکن بخدا شیطان کی طرف سے یہ خیال پیدا کیا گیا تھا۔"

حوالہ:۔ اس حدیث کو ترمذی نے حسن کہا۔ ابو العلی۔ ابن جریر، ابی حاتم، رویانی۔ طبرانی، ابوالشیخ۔ حاکم نے روایات کیا اور صحیح کہا اور ابن مردویہ نے بھی روایت کیا ہے۔

مطلب:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ کے سوا کسی اور کی جانب نسبت عبدیت کرنا تعلیم شیطانی ہے برخلاف اس کے خدا و رسول خدا کے نزدیک محبوب ترین اسماء عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔

حدیث:۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اَحَبَّ اسمائکم الی اللہ عبداللہ وعبدالرحمٰن (صحیح مسلم۔ مسند احمد و سنن ابو داؤد)

لیکن جن لوگوں پر شیطان مسلط (غالب) ہے وہ اس کے خلاف کریں گے۔ پیر بخش[1] وغیرہ نام ضرور رکھیں گے۔

---

[1]:۔ پیراں دتہ۔ اب تو لوگوں نے عجیب قسم کے نام رکھنے شروع کئے ہیں جن میں اللہ اور اس کے رسول ص کی طرف نسبت کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ گھنگھرو شاہ۔ رنگیل شاہ۔ توتک شاہ صبوحی۔ روحی وغیرہ۔ یاد رکھئے اچھے ناموں میں فال ہے اور برے اور شرکیہ ناموں میں بدفال ہے جیسا کہ بدعت اور حرف نام بدل دیتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبدالنبی نام:۔ ملا علی قاری لکھتے ہیں کہ اما التسمیۃ بعبد النبی فظاھرہ کفر الا ان یراد بہ معنی المملوک (منح الازہر)

"عبدالنبی نام رکھنا کفر ہے مگر یہ کہ اس سے بجائے عبدیت) ملک مراد لی جائے

احق:۔ لیکن امر یہ ہے کہ ملک بھی خدا کی ہے اس لئے ملک مراد لینے کی شکل میں اگر حرمت نہ ہو تو کذب تو ضرور ہے اور جھوٹے پر لعنت آئی ہے

ابن حجرؒ:۔ ویحرم ملکا لمملوک لان ذلک لیس لغیر اللہ وکذا عبد النبی والکعبۃ او الدار او علی او الحسین لایھام التشریک (تحفہ از ابن حجر)

"بندے کو بندے کی ملک کہنا حرام ہے اس لئے کہ مالک تو اللہ ہی ہے ایسا ہی عبدالنبی۔ عبدالکعبہ۔ عبدالدار۔ عبدعلی۔ عبدالحسین۔ کیونکہ ان میں ابہام (شبہ) شرک ہے۔

علامہ زین الدین کا فتویٰ:۔ ویحرم التسمیہ بملک المملوک بقاضی القضاۃ وکذا عبد النبی (فتح المعین)

"ایسے نام رکھنا جس میں بندے پر بندے کی ملک ثابت ہو یا قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) اور عبدالنبی حرام ہے

مؤلف مناب الاحتساب کا فتویٰ:۔ یحتسب علی من فعل التسمیۃ باسمہ لم یذکرہ اللہ تعالیٰ فی کتابہ ولا نبیہ فی سنتہ ولا سبقہ المسلمون (مناب الاحتساب)

"جو شخص ایسے نام رکھے جن کو اللہ پاک نے نہیں فرمایا یا جو حدیث رسولؐ میں نہیں یا جو پہلے مسلمانوں نے نہیں رکھے (یعنی صحابہؓ نے اس سے خدا کے ہاں باز پرس ہوگی"

اعتراض:۔ **ہمیں بشر کہنے کا حق نہیں:**۔ بعض جاہل یہ بات کہا کرتے ہیں کہ اگر اللہ نے عبد، یا بشر، کہا تو کہا۔ ہمیں کیا حق ہے جو ہم کہیں۔" باپ اگر بیٹے کا نام لے تو بیٹے حرامزادے کو نام لینے کا کیا حق ہے"۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب :- (۱) یہ کہ اللہ کو اللہ، رسول کو رسول، بھی اللہ ہی نے کہا ہے پھر تمہیں کیا حق ہے جو اللہ کو اللہ اور رسول کو رسول کہتے ہو۔

۲- یہ کہ اگر بشر یا عبد ذلت ہے تو تمام انبیاء عباد اللہ آپ کے نزدیک کیا ہوں گے۔؟

۳- یہ کہ بشر کو بشر کہنا اور عبد کو عبد کہنا اگر ان کی توہین ہے تو اللہ کو اللہ اور معبود کہنا۔ فرشتوں کو فرشتہ۔ جن کو جن حور کو حور، غلمان کو غلمان انسان کو انسان کہنا ان کی توہین ہے۔

۴- قیام دنیا سے اس وقت تک یہی طریقہ ہے کہ بیٹا باپ کو بابا اور باپ بیٹے کو بیٹا کہتا چلا آیا ہے۔ آپ طریقہ بدلوا دیجیے۔ مریدین کو خاص ہدایت فرما دیجیے کہ آئندہ سے بیٹے کو باپ اور باپ کو بیٹا نہ کہا جائے۔

۵- ہمیشہ سے ہر شخص اپنے نام کے ساتھ بن فلاں ولد فلاں۔ فلاں کا بیٹا کہتا اور لکھتا چلا آیا ہے غالباً آپ لوگ تو کبھی باپ کا نام نہ لیتے ہوں گے اور بوقت تحریر ولدیت کا خانہ خالی چھوڑ دیتے ہوں گے۔ آئندہ سے نام ضرور لکھئے ورنہ لوگوں کو بدگمانی ہو گی نام نامعلوم[1] یا مشتبہ ہو تو ماں ہی کا نام لکھ دیا کیجئے۔

۶- تمام کتب احادیث اور قرآن میں موجود ہے کہ سارے انبیاء اور آپ اپنے آپ کو بشر۔ رسول۔ عبد کہتے آئے ہیں اس قسم کی حدیثیں کچھ اوپر گذر چکی ہیں۔

قرآن میں ہے :- یَا اَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّیْطٰنَ (مریم ۱۶) اے باپ شیطان کو نہ پوج"

حدیث ۱:- اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِب۔ میں محمد عبد اللہ کا بیٹا اور عبد اللہ عبد المطلب کا فرزند۔

۲- اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِب - اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِب

میں سچا نبی عبد المطلب کا بیٹا (پوتا) ہوں محمد بن عبد اللہ، عبدہ ورسولہ

---

[1] ..محمد ..ا..الفند.. کی شہادت غیر مقبول ہوتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محمد بیٹا عبداللہ کا بندہ اور رسول ہوں۔

مطلب :۔ ان سے معلوم ہوا کہ باپ اور دادا کا نام لینا بھی سُنّت نبویؐ ہے

۷۔ کتب احادیث وسیر میں بہت سی احادیث ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہؓ اور ازواجِ مطہرات رضہ نے آپؐ کا نام لیا ہے عبداللہ اور رسول بھی کہا ہے۔

حدیث :۔ من زعم ان محمد اً کتم شیئاً۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں اور جس نے گمان کیا کہ محمدؐ نے کچھ چھپایا (صحیح بخاری)

لَو کَانَ مُحَمَّدٌ کَاتِماً شَیْئاً۔ اور اگر محمدؐ کچھ چھپاتے

خطبہ :۔ حضرت ابوبکر عبداللہ صدیقؓ نے اپنی خلافت میں جو سب سے پہلا خطبہ دیا۔ اس میں یہ الفاظ ہیں مَنْ کَانَ لیعبدُ مُحَمَّدً اً فان محمدً قد مات۔ جو کوئی محمدؐ کو پوجتا تھا وہ سن لے کہ محمدؐ یقیناً مر گئے (صحیح بخاری[1])

۸۔ خود را فضیحت و دیگراں را نصیحت۔

یعنی آپ خود ہر نماز میں اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ صلعم پڑھتے ہیں۔ یعنی "میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے بندے اور رسول ہیں" نہیں نہیں میں بھول گیا آپ تو کچھ اور پڑھتے ہوں گے۔ اور اذان و تکبیر (اقامت) میں سے اشھد ان محمداً الرسول اللہ نکال دیا ہوگا۔ کیا آپ نماز میں اَللّٰھُمَّ صَلِّ علیٰ محمد وعلی محمد الخ اَللّٰھُمَّ۔ بارک علیٰ مُحَمَّدٍ وعلیٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ الخ نہیں پڑھتے غالباً عنقریب کلمہ طیبہ لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ میں بھی ترمیم کر دی جائے گی۔ سچ ہے ؎

چشم بینا کو تو عینک سے کچھ اچھا سوجھے ٭ دیدہ کور کو کیا آئے نظر کیا سوجھے

---

[1] ۔ مشکوٰۃ ج ۲ ص ۵۴ جو شخص جناب محمدؐ کو اللہ سمجھ کر عبادت کرتا تھا اس کا اللہ فوت ہو گیا کنز العمال ص۳ دعا بعد اذان اٰتِ مُحَمَّدٍ نِ الوسیلۃ رضیت باللہ ربا و با لاسلام دیناً و بمحمدٍ نبیاً وغیرہ بے شمار مقامات ہیں جہاں آپ کا نام لیا جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حاصل:۔ کلام یہ کہ ہر مخلوق نبی، رسول، فرشتہ، انسان، جن، حور، غلمان سب اللہ کے بندے ہیں اور عبادت صرف اللہ ہی کے لئے مخصوص ہے

بحث اخوت

مشکوٰۃ المصابیح میں ہے۔ بروایت مسند احمدؒ

اُعبدو ربکم و اکرموا اخاکم۔ عبادت کرو اللہ کی اور کرام بھائی کا۔

یہاں بھائی سے مراد جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

فائدہ:۔ شاہ اسماعیل شہیدؒ نے اس حدیث کے ذیل میں تقویۃ الایمان" میں فائدہ لکھا ہے ۔ یعنی انسان آپس میں سب بھائی ہیں۔ جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجیئے اور مالک سب کا اللہ ہے۔ بندگی اس کو چاہیئے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیاء۔ انبیاء، امام، امام زادے پیر، شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہیں۔ اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی۔ مگر ان کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے ہم کو ان کی فرمانبرداری کا حکم کیا گیا ہے ہم ان کے چھوٹے بھائی ہیں سو ان کی تعظیم انسانوں کی سی کرنی چاہیئے نہ کہ خدا کی سی۔"

اعتراض:۔ اس پر جاہل یہ اعتراض کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ کو بڑا بھائی کہدیا اور ان کی تعظیم بڑے بھائی کے برابر کردی"

جواب:۔ اول یہ کہ مولانا شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بھی نہیں لیا آپ اپنی طرف سے اضافہ کرنے والے کون ہیں۔

۲۔ جب حدیث میں لفظ (اخ) بھائی آیا ہے تو آپ کو اعتراض کا کیا حق ہے۔ آپ قاضی ہیں یا مفتی؟

۳۔ یہ رشتے دو قسم کے ہوتے ہیں، ایک نسبی، یا حقیقی یعنی جو باپ

17320

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیٹے، بہن بھائی، ماں، باپ، وغیرہ میں ہوتے ہیں، جیسے حضرت فاطمہؓ آپؐ کی صاحبزادی یا جناب ابراہیم آپؐ کے فرزند، سید حمزہ وعباس آپ کے چچا، یہ تمام رشتے تو انہی لوگوں کے لئے مخصوص ہیں کوئی دوسرا اپنی جانب منسوب کرے تو غلطی ہے دوم وہ رشتے جو مجازی ہیں ان کی دو قسمیں ہیں۔ دنیاوی اور دینی دنیاوی وہ ہیں کہ آپس میں مواخات، بھائی چارہ کر لیا جائے۔ جیسے منہ بولے بھائی یا خواجہ تاش ایک استاد کے دو شاگرد۔

دینی۔ وہ کہ بسبب اسلام مواخات کی گئی ہو یا ہو گئی ہو یہ رشتے ایسے ہیں جن کو ہر شخص استعمال کرتا ہے اور کر سکتا ہے اور یہ تمام رشتے کابراً کابرً استعمال ہوتے رہے ہیں۔

آپ کا اعتراض اگر احادیث پر ہے تو وہ براہِ راست جس کا ادب کر رہے ہو اس کی مخالفت کا نام ادب رکھ رہے ہو خوب ع

خرد کا نام جنوں اور جنوں کا نام خرد۔ والی بات ہوئی۔

سورۂ یوسف میں ہے:۔ کَمَا اَتَمَّهَا عَلٰٓی اَبَوَیْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْحٰقَ ؕ "جیسا کہ اتمام کیا پیشتر تیرے باپوں ابراہیمؑ واسحاقؑ پر"۔

مِلَّةَ اٰبَآءِیْٓ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ (قرآن) "ملت میرے باپوں ابراہیمؑ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ کی۔ حالانکہ جناب یوسفؑ کے باپ کا نام یعقوبؑ تھا اور تمام انسان اولادِ آدمؑ ہونے کی حیثیت سے ہر کر رشتہ دار بھائی ہیں۔

حدیث:۔ شعب الایمان، بیہقی اور مسند احمدؒ میں ہے

"کلکم بنو آدم طف الصاع لم تملوہ لیس لاحد علیٰ احد فضل الا بدین وتقویٰ"

"تم سارے کے سارے آدمؑ کے بیٹے سواء لسواءٍ برابر، برابر کسی کو کسی پر زیادتی نہیں مگر دین وتقویٰ کی۔ اسی بنا پر سیدنا آدمؑ کو ابوالبشر ابوالانسان کہا گیا ہے۔

اخوتِ دینی:۔ صحیح بخاری ومسلم میں ہے:۔ الانبیاء اخوۃ من علاتٍ وامھاتھم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شتیٰ و دینھم واحد" ۔ انبیاء علاتاتی بھائی ہیں مائیں ان کی چند ہیں اور دین ان کا ایک ہے"۔

صحیح مسلم میں ہے :۔ المؤمنون کرجل واحد" سب مسلمان مثل ایک آدمی کے ہیں"

(۱) قرآن میں ہے :۔ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ۵ "تمہارے دینی بھائی ہیں"

(۲) اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ ۔ "سب مومن بھائی ہیں"

(۳) رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ ۔ " اے رب ہمیں اور ہمارے ان مومن بھائیوں کو جو ہم سے پہلے تھے بخش دے"

سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ (حشر)

نکتہ :۔ اور جس طرح مسلمانوں کو باہم بھائی کہا ہے اسی طرح کفار و منافقین کو بلحاظ دین آپس میں بھائی کہا گیا ہے ۔"

۴۔ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ (حشر)

"کیا تو منافقوں کو نہیں دیکھتا جو اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں جو اہل کتاب میں سے کافر ہیں"

۵۔ فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ اِخْوَانًا ۔ (آل عمران)

"تمہارے رسولوں میں محبت ڈال دی پس تم اس کی نعمت سے بھائی بھائی ہو گئے ۔"

اخوۃ کی تفسیر :۔ تفسیر بیضاوی میں ہے ۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ من حیث انھم منتبون الی اصل واحد وھو الایمان

"سب مسلمان بھائی ہیں اس حیثیت سے کہ سب کے سب ایک جڑ کی طرف منسوب ہیں اور وہ جڑ ایمان ہے ۔

فرق اخوۃ و اخوان :۔ یہ بات جان لینا چاہیئے کہ اہل لغت کے نزدیک اِخْوَةٌ" ۔ وہ بھائی ہیں جو بسبب نسب کے ہوں ۔ اور اخوان وہ بھائی ہیں جو بسبب دوستی کے ہوں ۔ پس اللہ نے اخوۃ تاکیداً فرمایا ہے ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث:۔ المسلم اخ المسلم (صحیح مسلم) "مسلمان مسلمان کا بھائی ہے"

۲۔ اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی المقبرۃ فقال السلام علیکم دار قوم مومنین وانا ان شاء اللہ لاحقون وددت انّا قد راینا اخواننا قالوا ولسنا اخوانک یا رسول اللہ قال انتم اصحابی واخواننا الذی لم یاتوا بعد (صحیح مسلم)

"جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان تشریف لے گئے تو آپؐ نے فرمایا تم پر سلام ہو اے دیار مومنین والو اور اللہ نے چاہا تو ہم تم سے ملیں گے میری آرزو ہے کاش ہم اپنے بھائیوں کو دیکھتے جو بعد میں آئیں گے صحابہؓ نے کہا ہم آپ کے بھائی نہیں؟ آپؐ نے فرمایا تم میرے مصاحب ہو اور میرے بھائی وہ ہیں جو میرے بعد آئیں گے۔"

احادیث:۔ اس مضمون کی چند حدیثیں جمع الجوامع میں جلال الدین سیوطی لائے ہیں اور شیخ محی الدین بن عربی نے فتوحات مکیہ کے پانچویں باب میں لکھا ہے

ابن عربی اور سیوطی کا فیصلہ:۔

فنحن الاخوان وھم الاصحاب (پس ہم بھائی اور وہ مصاحب ہیں"

حدیث:۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لزید بن حارثہ انت اخونا ومولانا "اے زید۔ تم ہمارے بھائی اور مولا ہو (فتح الباری شرح بخاری)

حدیث:۔ مسند ابن ابی شیبہ میں ہے:۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا لیتنی لقیت اخوانی قالوا یا رسول اللہ اولسنا اخوانک قال بلٰی ولکن قوم یجیئون من بعدکم یومنون بی ایمانکم ویصدقون بی تصدیقکم وینصرونی نصرکم فیا لیتنی قد لقیت اخوانی (ابن ابی شیبہ)

لہ:۔ اسد الغابہ اور طبقات ابن سعد میں زید کے حالات میں ایسے الفاظ ہیں (مشکوٰۃ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:- جناب رسول اللہ ؐ نے فرمایا کاش میں اپنے بھائیوں سے ملتا۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم آپ کے بھائی نہیں؟ فرمایا ہاں لیکن تمہارے بعد ایک قوم آئے گی جو مجھ پر تمہارا ہی سا ایمان لائے گی اور تمہاری ہی سی تصدیق کرے گی اور تمہاری مانند میری مدد کریگی۔ کاش کہ میں ان بھائیوں سے ملتا۔"

حدیث:- عن عروۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطب عائشۃ الیٰ ابی بکر فقال لہٗ ابو بکر انما انا اخوک فقال انت اخی فی دین اللہ وکتابہ وھی لی حلال (صحیح بخاری)[1]

" جناب نبی کریم ؐ نے عائشہ رضؓ کے نکاح کا ابو بکر رضؓ کو پیغام دیا ابو بکر رضؓ نے کہا میں تو آپ کا بھائی ہوں۔ جناب رسول ؐ نے فرمایا تم میرے دینی بھائی ہو اور وہ میرے لئے حلال ہے۔"

وضاحت:- وھی لی حلال نکاحھا لان الاخوۃ المانعۃ من ذالک اخوۃ النسب والرضاع لا اخوۃ الدین (فتح الباری و قسطلانی) عائشہ رضؓ سے میرے لئے نکاح حلال ہے اس لئے کہ اخوت مانعہ نکاح اخوت نسب ورضاعت ہے نہ کہ اخوت دینی۔

مطلب:- ان احادیث سے دو باتیں ثابت ہوئیں۔ ایک تو آپ ؐ کا مسلمانوں کو بھائی کہنا اور آپ ؐ کا اقرار فرمانا۔ پس اگر کسی مسلمان نے اسی بنا پر آپ ؐ کو بھائی کہدیا۔ یا اب کہدے تو گردن زدنی؟ حدیث وغیرہ جو اوپر گذری مُرسل ہے

مرسل:- چونکہ مرسل حنفیہ کے نزدیک حجت ہے اس لئے ان کے مقابلہ میں اس کا پیش کرنا اصول مناظرہ کے خلاف ہے۔ نیز ہمارا دعوی آیات واحادیث سے ثابت ہے پس یہ حدیث ان کی اور موئید ہو گی اور حدیث مرسل عند الحنفیہ حجت ہونے کی بہت سی عبارتیں۔ رسالہ آیات محکمات میں نقل کر دی گئی ہیں۔

---

[1] ایک روایت میں ہے انہٗ اخی وصاحبی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اعتراض :۔ کہ مولوی اسماعیل صاحب کے فقرے میں عموم ہے اس کے اندر ہر گنہگار شامل ہو سکتا ہے اسی طرح ہر نبی اور رسول بس ہم ذلیل و خوار کیونکر بھائی بن سکتے ہیں۔

جواب :۔ اوّل ۔ یہ کہ آپؐ بانی شریعت آپ سے زائد تعظیم و تکریم اور تہذیب کو جانتے تھے اس زمانے کے قوی و ضعیف الایمان مسلمانوں کو بھی جانتے تھے پھر جب خود انہوں نے بھائی فرمایا اور دوسروں کے بھائی کہنے پر اعتراض نہ کرتے ہوتے بھائی ہونے کا اقرار فرمایا تو اب آپ کا اعتراض شارع علیہ السلام پر اعتراض ہے نہیں تو ہر مسلمان کو بھائی کہنے کا حق شرعاً حاصل ہے

اخوت کا ثبوت قرآن سے :۔

۲۔ آیاتِ قرآنی :۔(۱) فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ (۲) اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ میں بھی عموم ہے ان میں بھی انبیاء و رسل اور ہر مسلمان گنہگار داخل ہے

۳۔ ہم تو مسلمان ہیں قرآن میں کافروں کا بھائی انبیاء و رسل کو کہا گیا ہے

حدیث :۔ بخاری و مسلم میں ہے: كُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا "ہو جاؤ اللہ کے بندوں بھائی بھائی" یہاں تو اسلام کی قید نہیں ۔

قرآن میں ہے فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا "پس تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اس لئے کہ تم اس کی نعمت سے بھائی بھائی ہو گئے (آلِ عمران)

۴۔ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ اگر وہ توبہ کرلیں ۔ نماز پڑھیں ، زکوٰۃ دیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں (توبہ)

۵۔ وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا (اعراف) قوم عاد کی طرف ان کے بھائی هودؑ کو

لہ :۔ مصنفہ سید اقتدار احمد صاحب سہسوانی۔

لہ ۔ نبی اگر کافر کا بھتیجا ، پوتا ، بیٹا ، بھائی ہو سکتا ہے تو کیا مسلمانوں کا بھائی نہیں ہو سکتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۶۔ وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا (اعراف) قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی صالحؑ کو

۷۔ وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا (ر) اور قوم مدین کی طرف ان کے بھائی شعیبؑ کو

۸۔ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ (شعراء) جب ان سے کہا ان کے بھائی نوحؑ نے

۹۔ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ " جب ان سے کہا ان کے بھائی صالحؑ نے

۱۰۔ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ " جب ان سے کہا ان کے بھائی ہودؑ نے

۱۱۔ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ " جب ان سے کہا ان کے بھائی لوطؑ نے

مقام غور:۔ اللہ تعالےٰ نے ان آیات میں نبیوں کو کفار کا بھائی کہا ہے

سورۂ مومنون میں:۔ فَاَرْسَلْنَا فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ

"پس ہم نے ان میں رسول بھیجا انہی میں سے

۲۔ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ (توبہ) تمہارے پاس تمہارے ہی نفوس میں سے رسول آیا۔

اسی طرح جا بجا۔ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ۔ تم سے رسول آیا (۲) رَسُوْلًا مِّنْهُمْ

"ان میں سے رسول آیا ہے"

نتیجہ:۔ پس جبکہ انبیاء کو کفار کا بھائی کہا گیا ہے تو مسلمانوں کا بھائی کہنا کیوں نادرست؟

۴۔ مسند احمدؒ میں ایک حدیث ہے۔ جب بدر کے مقتولین کے متعلق آپؐ نے ان کی نسبت مشورہ فرمایا تو صحابہؓ سے فرمایا وانما اخوانکم بالامس

"وکل وہ تمہارے بھائی تھے"

مطلب:۔ پس حدیث میں مسلمانوں کو کافروں کا بھائی کہا گیا۔

۵۔ شیخ محی الدین ابن عربی نے فتوحات مکیہ میں لکھا ہے:۔

فنحن الاخوان وھم الاصحاب

پس اول شیخ محی الدین پر تبرا کیجئے بعدہٗ مولوی اسماعیلؒ صاحب کی جانب متوجہ ہوجیئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۶۔ جو لوگ داخل اسلام ہوتے تھے۔ ان میں سے کسی کا بھائی کسی کا لڑکا (بیٹا)، کسی کا باپ کافر ہوتا تھا خود آنحضرت صلعم کے اعمام اور دیگر عزیز و قریب کافر رہے تھے مگر بوجہ کفود قرابت یا رشتہ داری سے خارج نہ ہوتے تھے۔ بلکہ انہی رشتوں سے پکارے جاتے تھے جیسا کہ عبارات احادیث سے ثابت ہے یا اس وقت کوئی شخص مسلمان ہو جائے تو کیا اس کے والدین اور بہن بھائی اس رشتہ سے خارج ہو جائیں گے۔

۷۔ اگر آپ کا بھائی یا لڑکا نواب، یادشاہ یا عابد و زاہد، ولی اللہ امام، مجتہد اور تمہارے مذہب کے موافق نبی ہو جائے جیسا کہ "جواہر غیبی" میں لکھا ہے

"نبوت و رسالت منقسم بر دو قسم است۔ قسمی تعلق بہ تشریح وارد کہ آں او امر نواحی است از جناب حق تعالیٰ بر خلق بواسطہ انبیاء آن انقطاع یزیدا بنت۔

وقسمی دیگر خبر دادن از حقائق جناب الٰہی و اسرار و غیب و اظہار عالم ملک الموت و کشف اسرار ربوبیت مست او آں منقطع نمی گردد آنرا انبیاء گویند۔"

ترجمہ:۔ نبوت و رسالت کی دو قسم ہیں۔ ایک وہ کہ جس کا تعلق شرح سے ہوا یعنی۔ وامر و نواہی خداوندی حق کی جانب سے مخلوق کو ہیں وہ ختم ہو گئی اور دوسری قسم حقائق الٰہی و اسرار غیب اور دیگر حالات ربوبیت یہ قسم ختم نہیں ہوئی۔

آئینہ حقائق نما:۔ میں بھی دو قسمیں کی ہیں ایک تشریعی دوم تعریفی پھر لکھا ہے "نبوت تشریعی مختتم بحضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم گشت نا ما تعریفی کہ لازمہ ولایت مطلق است باقی است تا دور خاتم ولایت محمد مہدی نبوت تشریعی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو حضرت رسالت پناہ پر ختم ہوگئی اور نبوت تعریفی جو کہ ولی ولایت مطلق کا لازمہ ہے ولایت محمدیہ کے خاتمہ تک باقی رہے گا۔

تو کیا یہ شخص آپ کے بھائی یا رٹا کا ہونے سے خارج ہو جائے گا۔ نہیں ہرگز نہیں، بلکہ بطور فخر بار بار اظہار کریں گے اور دن رات یہی ہوتا ہے کہ جس کو ترقی مراتب حاصل ہوتی ہے دنیا دار فخریہ اس کے سالے بنتے ہیں اور غریب بہنوئی بھی نہیں بنتے۔

مطلب:۔ پس اگر کسی مسلمان نے فخریہ یا فرط محبت سے یا مثال کے طور پر بھائی کہدیا تو کیا برا کیا۔ آپ ہی لوگ دن رات مصطفیٰ کمال پاشا صدر جمہوریہ ٹرکی اور امیر امان اللہ خان سابق بادشاہ کابل اور اسی قسم کے لوگوں کو ہمارے مسلمان بھائی کہہ کر یاد کرتے ہیں۔ اور آپ کا یہ کہنا بھی درست ہے۔ لیکن بلحاظ امارت و مراتب چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔

مجرم کون:۔ پس بالکل اسی طرح مولوی صاحب نے آپ کو بھائی کہا ہے

۸۔ آپ کے مذہب کے مطابق جیسا کہ ہدایہ میں لکھا ہے

نبی، ولی، زانی ایمان میں برابر:۔ ہر مسلمان خواہ وہ گنہگار ہو، جواری، شرابی، زانی چور، تارک الصلوٰۃ ہو خواہ عابد، زاہد، صوفی، ولی یا نبی، یا رسول ہو بحیثیت ایمان سب برابر ہیں نہ کسی کو ذرہ برابر کسی پر فوقیت نہ کسی کو ذرہ برابر کسی سے کمی۔

شاہ صاحب نے آپ کے اسی مسئلہ کو پیش نظر رکھ کر اور اسی مساوات کا خیال کر کے بھائی لکھا ہے تاکہ آپ لوگوں پر تعریض ہو۔

اعتراض:۔ یہ جاہل کہا کرتے ہیں کہ اللہ یا رسولؐ نے بھائی کہا تو کہا تمہیں کیا حق ہے؟

جواب:۔ وہی ہے کہ اللہ کو اللہ، رسول کو رسول، بھی انہوں ہی نے کہا ہے اور لوگوں نے آپؐ کو بھائی کہا ہے اور آپؐ نے بھائی ہونا تسلیم کیا ہے کہ ان احادیث سے ثابت ہوا جو اوپر گذر چکیں پھر تمکو کیا حق ہے کہ اس کو منع کرو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرا اعتراض :۔ یہی جاہل ایک یہ بات بھی کہا کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی تعظیم کو بڑے بھائی کے برابر کر دیا۔

جواب :۔ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ والدین کے متعلق فرماتا ہے :۔

فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا ۔ وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا
وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ (بنی اسرائیل)

" والدین سے "اُف" بھی نہ کرو ۔ نرم لہجہ سے بات کرو اور فرمانبردار رہو ۔"

حدیث :۔ اِنَّ رجلاً یارسول اللّٰہ ماحق الوالدین علی ولدھما قال قال ھی جنتک ونارک ۔ (ابن ماجہ)

" ایک شخص نے رسول ﷺ سے پوچھا بیٹے پر والدین کے کیا حقوق ہیں ؟ فرمایا ۔ وہ تیری جنت ہیں اور تیری دوزخ ہیں ۔"

مطلب :۔ یہ ہے کہ ان کی فرمانبرداری و خوشنودی میں جنت ہے نافرمانی میں جہنم ۔

حدیث :۔ عن ابی اسید الساعدی قال بینما نحن عند رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذ جاءہ رجل من بنی سلمۃ فقال یا رسول اللّٰہ ھل بقی من برّ ابویّ لشئ ابرھما بعد موتھما قال نعم الصلوٰۃ علیھما والاستغفار لھما وانفاذ عھدھما من بعدھما وصلۃ الرحم التی لاتوصل الا بھما واکرام صدیقھما ۔ (سنن ابی داؤد)

" جناب ابو اسید ساعدی رضؓ نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ ایک آدمی بنو سلمہ سے آیا اور پوچھا کہ اے رسول اللہ کیا والدین کے مرنے کے بعد کوئی بات باقی رہتی ہے جو ان کے ساتھ نیکی ہو ۔ آپؐ نے فرمایا ۔ ان کے لئے دعاء و استغفار اور ان کے بعد ان کے عہد کو پورا کرنا ان کے رشتہ داروں سے صلہ رحمی ۔ ان کے دوستوں سے اکرام ۔"

ایک حدیث میں ہے الجنۃ تحت اقدام امّھاتکم (مشکوٰۃ ج ۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"تمہاری ماؤں کے پاؤں کے نیچے جنت ہے"

دیگر:۔ ایسی احادیث بھی موجود ہیں جن میں لوگوں کو صرف خدمت والدین کی وجہ سے جہاد جیسے فرض سے روک دیا۔

غرضیکہ والدین کی وہ تعظیم وتکریم بتائی گئی ہے جو خدا کے بعد کسی کی نہیں

بڑے بھائی کا حق باپ کا سا ہے:۔

اس لبعد آپ اس حدیث کو ملاحظہ کریں۔ جو سنن ابوداؤد میں ہے۔

حق کبیر الاخوۃ علی اصغیرھم کحق الوالد علی الولد

"بڑے بھائی کا چھوٹے بھائی پر ایسا ہی حق ہے جیسا کہ باپ کا بیٹے پر۔"

مقصد:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بڑے بھائی کی وہی توقیر ہے جو باپ کی ہے۔

اب نتیجہ یہ نکلا کہ آپؐ کی تعظیم انتہائی تعظیم چاہیئے نہ ایسی کہ خدا کے برابر کر دیا جائے۔ آپ لوگ ناحق شاہ صاحب کی جانب سوءِ ظن کرتے ہیں۔ ان کا مقصد تو جاہلوں کو سمجھانا تھا کہ جس طرح تم باپ یا بڑے بھائی کی توقیر و تعظیم کرتے ہو اسی طرح آپؐ کے ساتھ ہر وقت ادب وتہذیب برتو محبت و الفت رکھو۔ مولانا کا مطلب وہ نہ تھا جو آپ نے عملاً ظاہر کیا ہے ان کا تو وہی مطلب تھا جو ان کی اس عبارت سے ظاہر ہے ان کی تعظیم انسانوں کی کرنی چاہیئے نہ کہ خدا کی سی۔ اور یہی دُکھتی رگ ہے اس لئے کہ انسان کہدیا اور انسانوں کی سی تعظیم کی ہدایت کی۔ آپ کے نزدیک تو جو کوئی رسول اللہؐ کو خدا سے بڑھا دے ورنہ بدرجہ مجبوری خدا کہد ے صرف وہ ایک مسلمان ہے اور پکا مسلمان

خدارا انصاف سے بتایئے کہ جو جاہل خدا رسول کو نہیں جانتے، ادب تہذیب نہیں پہچانتے تو ان لوگوں کے سمجھانے کے لئے بھائی سے زیادہ بہتر اور مناسب کونسی مثال ہو سکتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں ذرا انصاف سے کہیو خدا لگتی
تمہیں اس بہت کی ہے تقصیر یا میری خطا لگتی

اعتراض :۔ جب یہ جاہل لاجواب ہوتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ آنحضرت کا بھائی کہنا آپؐ کی کسر نفسی تھی۔

جواب :۔ یہ ہے کہ خود کہنا کسر نفسی تھی تو اور مسلمانوں کے بھائی کہنے میں توہین کیوں نہ ہوئی اس کا کیوں اقرار فرمایا۔ اگر وہ بھی کسر نفسی تھی تو جواب وہی ہے کہ آیا بات سچ تھی تو بھائی کہنا اور کہلوانا درست اور جھوٹ تھی تو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جھوٹا ہو تسلیم کر لیا (نعوذ باللہ)
اے بندگانِ خدا وہاں تو جو بات تھی وہ سچی اور واقعی تھی نہ کبھی خلافِ واقعی کسر نفسی تھی نہ فعلی،

اعتراض :۔ یہ جاہل ایک اور بات کہا کرتے تھے وہ یہ کہ حدیث میں تو بھائی آیا ہے مولانا (شاہ) نے بڑا بھائی کیوں لکھا؟

جواب :۔ یہ ہے کہ مولانا نے ترجمہ حدیث میں "بھائی ہی لکھا ہے" اور فائدہ میں بڑا بھائی لکھا ہے۔ جس کی خاص وجہ یہ ہے کہ اگر چھوٹا لکھتے تو نقص ہوتا اور صرف بھائی۔ یہ تو آپ نے شور مچا دیا اس وجہ سے بھائی بھی نہیں لکھا بلکہ حفظِ مراتب کی وجہ سے بڑا لکھا۔ لیکن ؎

ہنر بچشم عدوان بزرگتر عیب است
گل است سعدی در چشم دشمنان خار است

بڑے بھائی کی مثال یہ بھی غریب کے منہ آگئے۔ حالانکہ انہوں نے خود لکھ دیا ہے۔

"اللہ نے ان کو بڑائی دی ہے وہ بڑے بھائی ہوئے"، اور بڑائی تو ظاہر ہے کہ اللہ کے رسولؐ تھے۔

۲۔ یہ کہ ابو داؤد، ترمذی میں ہے کہ جناب عمرؓ کہتے ہیں اجازت دی مجھ کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا۔ اَشرکنا یا اُخی فی دعائک ولا تنسنا (بحوالہ مشکواۃ ج ۱)

وہمکو بھی شریک کرنا اسے چھوٹے بھائی اپنی دعاء میں اور نہ بھولنا ہمکو۔

مطلب:۔ اس حدیث میں لفظ اُخی تصغیر ہے جس کے معنی چھوٹے بھائی ہوئے پس جبکہ خود آنحضرت نے حضرت عمرؓ کو چھوٹا بھائی کہا۔ تو آپ بڑے بھائی ہوئے۔

بعض جاہل جب لاجواب ہو جاتے ہیں تو یہ فقرہ چست کر دیتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھائی ہوئے تو ازواج مطہراتؓ کو بھاوج کہہ دیجیئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ زندہ جہالت سے بھر گیا زمانہ علماء اُٹھ گئے کوئی ان بدبختوں سے پوچھے کہ تم خود ازواج مطہرات کو امہات المومنینؓ تسلیم کرتے ہو تو کیا تمہارا دادا پردادا بھی یا پوتا بھی کہہ سکتا ہے۔ نعوذ باللہ من الجہل والضلالتہ۔

اعتراض:۔ ایک بات یہ بھی کہی جاتی ہے کہ اس عبارت میں تمام انبیاء کو بندے عاجز کہا ہے۔ اسی طرح ایک جگہ لکھا ہے۔ اللہ کی بہت بڑی شان ہے کہ سب انبیاء اولیاء اس کے روبرو ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں اور ایک جگہ لکھا ہے اور یہ یقین جان لینا چاہیئے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔

جواب:۔ اس کا یہ ہے کہ کہیں مولوی صاحب نے کسی نبیؑ یا رسولؐ کا نام نہیں لیا۔ آپ کیوں اضافہ کر رہے ہیں۔

۲۔ آپ کو آپ کے مذہب کے مطابق اس قول کی تاویل کرنا چاہیئے ورنہ آپ (البعض گمان گناہ ہے) کے مرتکب اور گنہگار ہوتے ہیں

۳۔ مولوی صاحب نے یہ فقرہ "بڑی سے بڑی مخلوق" ۔ اس کا کیا مطلب ہے اگر بڑائی بلحاظ جسم وجثہ کے ہے تو بے جانوں میں پہاڑ، دریا، زمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

و آسمان ہیں ۔

اور جانداروں میں ہاتھی اونٹ اگر انسان مراد لیئے جائیں تو وہ جاہل جو کالی بھوانی، شیخ سدو کو پوجنے والے ہیں، احکام شرع سے بے خبر ہیں ان کے نزدیک سب سے بڑے راجہ، مہاراجہ، نواب بادشاہ ہیں اور یہی مراد بڑی سے بڑی مخلوق سے ، اور بعض جاہل میاں کا بکرا ۔ بی بی کی صحنک کرنے والے ۔ ان کے نزدیک شیخ سدو زین خان کا سے پیر، لال گرو بھوانی ، نونا چماری ۔ میر صاحب ، بھوت چڑیل سب سے بڑے ہیں ان لوگوں کو سمجھانے کے لیئے لکھا گیا ہے کہ تم جو اپنے پیر، گرو کو سب سے بڑا جانتے ہو یہ لوگ شرعاً اللہ پاک کے مقابلہ میں ہیچ ہیں ۔ پھر جو پیر و پیغمبر کی شان میں مبالغہ کر کے خدا سے زیادہ یا برابر کر دیتے ہیں ۔ زمین و آسمان میں ان کو متصرف جانتے ہیں اس مثال میں داخل ہو سکتے ہیں ۔

اب ایسے وہ لوگ جو شرع سے واقف ہیں اللہ ہی کو قادر مطلق معبود برحق انبیاء کو بندہ بشر، احکام خداوندی میں غیر دخیل و غیر متصرف جانتے ہیں وہ لوگ نہ اس کی طرف مخاطب ہیں نہ ان کو سمجھانے کو یہ لکھا گیا ہے ۔

۴ ۔ جو مطلب آپ سمجھ رہے ہیں وہ عبارت مولوی صاحب سے نہیں ثابت ہوتا اس لئے کہ عبارت میں لفظ رو، برو اور شان کے آگئے ہیں ۔ ان دونوں کا صرف یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ خدا کے مقابلہ میں ان کی کوئی وقعت ، ہاں اگر یہ لفظ ہوتے ۔ خدا کے نزدیک تو آپ کا مطلب درست ہوتا ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقامِ عبدیت

عبد و معبود کے اندر جو نسبت ہے اس کے تین درجے ہیں۔

۱- **پہلا مقامِ عبدیت**:- اور وہ بمقابلہ معبود برحق اپنی عبدیت کا اعتراف ہے تو ہمیشہ مقامِ عبدیت میں کہنا پڑے گا کہ ہم تیرے ذلیل بندے ہیں۔ ہم ہیچ ہیں۔ ہم ذرا سی برابری کرنے کے لائق نہیں۔ تو اگر چاہے تو ابھی سارے زمین و آسمان کو نیست و نابود کر دے۔ تیری قدرت میں ہے کہ ایک ذرہ کو آسمان بنا دے تو اگر چاہے بڑے سے بڑے عزت دار[1] کو انتہائی ذلیل کر دے۔ تیری قدرت میں ہے کہ ذلیل سے ذلیل کو سب سے بڑا عزت دار کر دے تو اگر سارے جہاں کو جنت دیدے تو تیری رحمت ہے، تو اگر ساری دنیا کو دوزخ میں جھونک دے تو، تو ظالم نہیں۔ تو نے بالکل سچ فرمایا ہے۔

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَابَّةٍ وَلٰكِنْ يُؤَخِّرُهُمْ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى۔

"اگر اللہ لوگوں سے ان کے ظلموں پر مواخذہ کرے تو زمین پر کوئی چلنے والا باقی نہ رہے۔ لیکن اللہ ڈھیل دیتا ہے وقت مقررہ تک"

مقامِ رسالت:-

۲- دوسرا مقام رسالت ہے۔ جب مقامِ رسالت کی گفتگو ہو گی تو کہنا پڑے گا کہ اللہ بزرگ و برتر کے بعد سارے ذی روح و غیر ذی روح سے بڑھ کر سب سے اعلیٰ، سب سے افضل، سب سے بہتر، سب سے برتر جناب محمد رسول اللہ

---

[1] اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپؐ اولاد آدمؑ کے سید (سردار) ہیں آپ اول شافع و مشفع ہیں۔ آپؐ کے پاس لواء الحمد (تعریف ربانی کا جھنڈا) ہوگا آپ کو شفاعت کی اجازت دی جائے گی۔ آپ شفاعت کریں گے۔ آپ رحمت اللعالمین ہیں۔ آپ کی نسبت بالکل بجا و درست کہا گیا ہے ؎

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

آپؐ کا نام سنکر آپؐ پر درود پڑھنا فرض[1] ہے۔ اسی نسبت کا نام ایمان برسالت ہے۔ اب اس رسالت میں ایک دوسری نسبت ہے اور وہی نسبت عبدیت و معبود ہے جو اوپر گذری۔ تو جب اس مقام یعنی نسبت عبدیت کی گفتگو ہوگی تو وہی کہنا پڑے گا جو نسبتِ عبدیت میں کہا گیا۔

مقام صمدیت واحدیت :-

۳۔ تیسری نسبت معبودیت ہے :- یہ وہ ہے جو اللہ پاک کو اپنے بندوں کے ساتھ ہے اور یہی مقام توحید ہے جب اس مقام توحید کی گفتگو ہوگی تو کہنا پڑے گا کہ تو احد و صمد ہے تیرا کوئی مثل و نظیر نہیں۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ کوئی تیرے برابر نہیں۔ کوئی تیرا ممد و معاون نہیں، تو کسی کا محتاج نہیں، تو ازلی، ابدی، سرمدی ہے، تو عالم الغیب ہے، خالق ہے قادر ہے سارے جہاں کا۔ زمین و آسمان تو نے بنائے۔ جب چاہے فنا کر دے تو جب چاہے بڑی سے بڑی مخلوق کو چمار سے زائد ذلیل کر دے تو نے بالکل درست فرمایا ہے۔

---

[1] اگر نماز میں درود شریف (ابراہیمی) نہ پڑھا جائے تو نماز نہیں ہوتی۔ درود نماز کی روح ہے۔ صرف درود ابراہیمی ہی کی یہ فضیلت ہے معلی اور مصنوعی درود تاج لکھی، ہزاری، ماہی کی کوئی فضیلت نہیں بلکہ بدعت ہے۔ مسئلہ درود کی تفصیلات کے لئے "جذب القلوب الی دیار المحبوب" شاہ عبدالحق کا مطالعہ کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِیْ اَوْحَیْنَا اِلَیْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَیْنَا وَكِیْلًا (بنی اسرائیل)

" اگر ہم چاہیں تو جو ہم تجھ پر وحی بھیجتے ہیں اس کو بند کر دیں پھر تو کسی کو ہمارے پاس وکیل نہ لا سکے۔"

مطلب:۔ تو جس وقت چاہے بڑی سے بڑی مخلوق کو نیست و نابود کر دے تو نے ہی فرمایا ہے:۔

اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ وَیَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ (ابراہیم)

" اگر چاہے تو سب کو مٹا دے اور نئی مخلوق پیدا کر دے "

تو جسے بھی چاہے اس کے مثل اس سے بہتر اور دوسرا پیدا کر دے تیرا ہی ارشاد ہے:۔

اَوَلَیْسَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤی اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ بَلٰی وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِیْمُ (یٰسین پ۲۳)

" کیا جس نے زمینوں اور آسمانوں کو پیدا کیا ہے وہ اس پر قادر نہیں کہ ان جیسا اور پیدا کر دے بے شک وہ قادر ہے اور وہی پیدا کرنے والا جاننے والا ہے" تو قوی ہے۔ تیرے سب ضعیف بندے ہیں تیرے سامنے سب لاچار، مجبور، بے بس ہیں۔ تجھ کو کچھ پرواہ نہیں تو نے جسے چاہا رسول بنا دیا، تو جب چاہتا ہے کسی کو بے ثبوت سے معزول کر دیتا ہے تو جب چاہتا ہے ذلیل کر دیتا ہے تو اب اور قیامت میں جس کو چاہے ذلیل کر دے تو جس کو چاہے بخش دے تو جس کو چاہے دوزخ میں جھونک دے۔

حدیث:۔ مسند احمد و ابن ماجہ، ابو داؤد۔ میں ہے۔

لو ان اللہ عزّ و جل عذّب اھل سماواتہ و اھل ارضہ عذبھم وھو غیر ظالم لھم۔ (کتب حدیث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:۔ "اگر اللہ تمام زمین و آسمان والوں کو عذاب دے تو ظالم نہیں "
مفصل :۔ غرضیکہ یہ تمام مقام توحید کی گفتگو ہے ۔

تعلیقہ ۲ فنا فی الشیخ وغیرہ کا پس منظر

آپ کو معلوم نہیں فنا فی الشیخ و فنا فی الرسول ۔ فنا فی اللہ ۔ صوفیا ہیں جو تین درجے ہیں ان کا یہ قاعدہ ہے کہ جب کوئی شخص فنا فی الشیخ ہیں پہنچتا ہے تو اس وقت یہ خیال کرنا پڑتا ہے کہ میں مرگیا ۔ اور خاک ہو گیا ۔ زمین و آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ان کے اجزا بھی فنا ہو گئے غرضیکہ تمام محسوسات و موجودات فنا ہو کر اب نہ کوئی خالق رہا نہ مخلوق صرف ایک ذات شیخ کی باقی ہے پھر اس خیال کو ترقی دے کر درجات عین الیقین تک پہنچایا جاتا ہے ۔ غرضیکہ سب کو فنا کر کے صرف ذات شیخ کو باقی رکھا جاتا ہے ۔

تو کیا کبھی آپ نے یہ خیال کیا ہے کہ اس سب کے اندر ذات پاک رسول ؐ کو بھی فنا کر دیا ۔ کیا کبھی آپ نے ان صوفیوں پر بھی اعتراض کئے ہیں ۔ اگر کئے ہیں تو کب ۔ اور ان کا کیا ثبوت ہے ۔ اور اگر نہیں اور واقعی نہیں تو کیوں ؟
پھر اسی طرح فنا فی الرسول میں ذات شیخ اور ذات باری تعالے کو فنا کیا جاتا ہے کیا کبھی ان لوگوں پر آپ اعتراض کرتے ہیں کیا کبھی آپ نے ذات باری کو فنا ماننے والوں پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے اگر لگایا ہے تو کب اور اس کا کیا ثبوت ہے اور اگر نہیں تو کیوں ؟ کیا محض اس وجہ سے کہ آپ بھی اسی خیال اور اسی عقیدہ کے ہیں کیا صرف اسی وجہ سے کہ آپ بھی ایسا ہی کرتے ہیں کیا محض اس وجہ سے کہ وہ آپ کے ہم مذہب ہیں ۔

مظلوم :۔ اور مولوی اسماعیل صاحب پر محض اس وجہ سے اعتراض ہے ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ احکام قرآن و حدیث کو لوگوں تک پہنچانے اور کفریات بکنے والوں کے ڈھول کا پول کھولتے ہیں۔ افسوس کہ مولوی صاحب کی جو گفتگو تھی وہ مقام توحید کی تھی مگر آپ اسے نہیں سمجھے

ع سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجا است

توہین انبیاء

تمام انبیاء مینگنی کے برابر:۔ شیخ شہاب الدین سہروردی اور شاہ نظام الدین اولیاء نے تمام انبیاء کو مینگنی کے برابر کر دیا۔ اسی طرح وہ حدیث ہے جس کو شیخ شہاب الدین عوارف المعارف میں لائے ہیں:۔

لا یکمل ایمان المرء حتی یکون الناس عندہ کالاباعر۔

"کسی آدمی کا ایمان پورا نہیں ہوتا جب تک تمام آدمی اس کے نزدیک مینگنیوں کی مثل نہ ہوں۔"

حضرت نظام الدین کا عقیدہ:۔ نے فوائد الفوائد میں لکھا ہے:۔ اعتماد بر حق باید کرد ونظر ہیچ کس نباید داشت "حق پر بھروسہ کرنا چاہیئے کسی پر نظر نہ کرنا چاہیئے" پھر لکھا ہے:۔ ایمان کسی تمام نشود تا ہم خلق او ہمچناں نماید کہ پشک شتر۔ "کسی آدمی کا ایمان اس وقت تک پورا نہیں ہوتا جب تک تمام مخلوق اس کے نزدیک اونٹ کی مینگنیوں کی طرح نہ ہو جائے" کیا ان سب کے اندر تمام انبیاء اور آپ داخل نہیں۔ کیا کبھی ان پر آپ نے اعتراض کیا ہے۔

شیخ سعدی شیرازی لکھتے ہیں:۔

چو مرد رہرو اندر راہ حق ثابت قدم گردد
وجود غیر حق در چشم توحیدش عدم گردد

راہ حق کا چلنے والا جب ثابت قدم ہوتا ہے تو اس کی نظر میں غیر حق کا وجود عدم ہو جاتا ہے۔ کیا اس عدم میں وجود انبیاء کا انکار نہیں ہوا شاید آپ انبیاء کو غیر حق نہ کہتے ہوں۔ ہاں آپ تو عین حق کہتے ہیں ورنہ انکار بشریت کے کیا معنی؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر لکھتے ہیں:۔

شیخ سعدی نے انبیاء کو بت کہا:۔

شیخ سعدی کا فتویٰ انبیاء بت ہیں

دل اندرمی باید اے دوست بست
کہ عاجز تراست از صنم ہر چہ ہست

"اے یار دل کو خدا کے ساتھ باندھ اس لئے کہ جو کچھ ہے وہ "بت" سے بھی زائد عاجز ہے"

لیجیئے! شیخ سعدی تو ان سے بھی بڑھ نکلے، انہوں نے تو سب کو بت بلکہ اس سے بھی بدتر کہدیا۔ اور یہ ظاہر ہے کہ بت چاندی، سونا، پلاٹینم، جواہرات خواہ کسی کا بھی ہو انسان سے بدتر ہے بتوں کے لئے صاف حکم ہے۔

اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ اَنْتُمْ لَهَا وَارِدُوْنَ

"تم اور جسے تم پوجتے ہو اللہ کے سوا دوزخ کا ایندھن ہیں جس میں جھونکے جاؤ گے (انبیاء پ ۱۷)

مجدد الف ثانی رسول اللہ سے بے پرواہ:۔

مجدد الف ثانی کہتے ہیں:۔ پنجہ با پنجہ خدا دارم
من چہ پروائے مصطفٰی دارم

"خدا کے ہاتھ میں ہاتھ رکھتا ہوں ۔ مجھے مصطفٰی کی کیا پرواہ ہے"

اجی حضرت آداب عرض ہے ۔ یہ تو شیخ سعدی کے بھی گرو نکلے ۔ انہوں نے تو آنحضرت کا نام لے کر صاف طور پر بے پروائی کا اظہار کر دیا ۔ کیا آپ کے نزدیک جو شخص رسول و رسالت سے بے پرواہ ہو وہ داخل اسلام ہے ۔ اب جناب اولاً شیخ نظام الدین اولیا ۔ سعدی شیرازی اور مجدد الف ثانی پر اعتراض کیجیئے ۔

اس کے بعد مولوی اسماعیل شہیدؒ کا نمبر ہے ۔

اب ذرا یہ بھی سن لیجیئے کہ آپ کے ہم خیال ایک شاہ صاحب بدایونی اللہ کی شان میں اپنے مذاق طبع کا یوں اظہار فرماتے ہیں ۔

میں کیا مانگوں ہوتے تمہارے خدا سے ÷ تمہیں دینے والے ہو اور دلوانے والے ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دینے اور دلوانے والے کو ایک کر دیا۔ اب کیا خدائی میں شک باقی ہے

گو مجازی خدا، خدا ہی سہی
ہیں حقیقی خدا معین الدین

کیا کبھی کسی بدایونی بریلوی نے انہیں کافر کہا ہے۔

اپنے اللہ میاں نے ہند میں نام
رکھ لیا خواجہ معین الدین

تم نے کبھی ان کے خلاف شور مچایا انہیں برا کہا۔ تم کیوں کہو کہ ایسی ہی بات ہے۔

اصل یہ ہے کہ ان باتوں سے دنیا کے کتے اپنی جان کا ٹھکانا دوزخ بناتے ہیں

انکشاف: مولوی اسماعیل صاحبؒ نے یہ سارے ڈھونگ کے پول کھول دیئے پیٹ کی روٹیاں گئیں۔ جاہل ہوشیار ہو گئے اس سے بڑا جرم اور کیا ہو سکتا ہے پھر ان کی مخالفت کیوں نہ ہو۔

وجود حیض: صوفیوں کے نزدیک وجود حیض ہے:۔

اب ذرا پیرانِ طریقت کی جانب متوجہ ہو جایئے۔

صوفیا کا قول ہے:۔ الوجود بین العدمین کالطھر المتخلل بین الدمین والطھر المتخلل بین الدمین دم فکذلک الوجود بین العدمین عدم "دو عدموں کے درمیان وجود ایسا ہے جیسا کہ دو حیضوں کے درمیان طہر متخلل اور طہر متخلل دو حیضوں کے درمیان حیض ہے۔ پس ایسا ہی دو عدموں کے درمیان وجود عدم ہے"

ذرا آنکھیں کھول کر دیکھئے کہ ہر موجود کو حیض کہدیا پھر ہر موجود کو معدوم کہدیا کیا اس عموم کے اندر انبیاؑ اور رسل اور ذاتِ باری تعالےٰ نہیں۔

تعریف تصوف: سیوطی "نقایہ" میں تصوف کی تعریف لکھتے ہیں۔

تجرید القلب للہ تعالیٰ و احتقار ما سواہ

"اللہ تعالےٰ کے لئے دل کو خاص کر لینا اور اس کے سوا سے بے پرواہ ہونا"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا اس عوام میں رسول اللہؐ داخل نہیں؟

ندّ کی تعریف:۔ امام رازیؒ۔ تفسیر کبیر میں انداد کے ذیل میں صوفیوں کا قول نقل کرتے ہیں:۔

قول الصوفیۃ والعارفین دھوان کل شیئ شغل قلبک بہ سوی اللّٰہ فقد جعلتہ فی قلبک نداً للّٰہ۔

"صوفیہ اور عارف کہتے ہیں۔ اللہ کے سوا جس چیز سے تیرا دل مشغول ہو وہی اللہ کا ندّ (شریک) ہے کیا اس عموم میں آنحضرتؐ داخل نہیں۔

تعریض پیشہ اور مساوات

ششم اعتراض:۔ یہ کہ بھنگی چمار، نائی، نوربافت یہ تمام نام صرف پیشوں کے ہیں۔ ان میں کوئی ذات نہیں۔ ہندوؤں میں بے شک یہ لوگ شودر سمجھے جاتے ہیں۔ اسلام میں کوئی تفریق نہیں۔ اسلام نے کوئی ذات پات نہیں بتائی۔

حدیث ملاحظہ کریں:۔ کلکم بنو آدم طف الصاع بالصاع تملوہ لیس لاحد علی احد فضل۔

ترجمہ:۔ "اولاد آدم ہو تم سب کے سب کسی کو کسی پر فضیلت نہیں۔ آپس میں سب برابر ہے اس میں کوئی کافر و مسلم کی بھی تفریق نہیں۔"

زمانہ (عہد) آنحضرتؐ میں تمام قومیں موجود تھیں۔ جو لوگ مسلمان ہوتے تھے ساتھ نماز پڑھتے ساتھ کھانا کھاتے کبھی کسی کو ذلیل نہیں سمجھا گیا۔ بلکہ برابر ایک دوسرے کا جھوٹا کھاتے پیتے۔

لہ:۔ ہندوستان کے بڑے شہر آگرہ۔ دہلی۔ بمبئی وغیرہ میں ہزارہا مسلمان موجود ہیں جو بھنگی کا پیشہ کرتے ہیں۔ اور عرب میں مسلمان ہی ان پیشوں کو کرتے تھے کسی نے عرب عراق میں غیر مسلم بھنگی دیکھے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث میں آیا ہے :۔

احل ما اکل العبد کسب ید الصانع اذا نصح

"اکل حلال کی کمائی ہے ۔جبکہ ایمان داری سے ہو۔"

حدیث :۔ ماکسب الرجل کسبًا اطیب من عمل یدہ (مشکوٰۃ ۲۴۲)

"ہاتھ کی کمائی سے بہتر کوئی کمائی نہیں"

انبیاءؑ کے پیشے

کسب :۔ یہی وجہ ہے کہ تمام انبیاءؑ و صحابہؓ کوئی نہ کوئی پیشہ کرتے تھے۔

قرآن میں حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق ہے

زرہ سازی :۔ وَاَلَنَّا لَہُ الْحَدِیْدَ اَنِ اعْمَلْ سَابِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِی السَّرْدِ (سبا)

"اس کے (داؤدؑ) لئے لوہے کو نرم کر دیا پوری زرہیں بناؤ اندازہ کا خیال رکھو

(یہ لوہاری کا کام ہوا)

آدم علیہ السلام نے زمین پر پہلا کام نساجی کپڑا بننا اور زمینداره کیا۔

(کتب تفاسیر، البدایہ والنہایہ)

کشتی سازی :۔ سیدنا نوح علیہ السلام کی بابت ہے اصنع الفلک۔ کشتی بناؤ

یہ بڑھئی کا کام ہوا۔ لیکن مفسرین نے حضرت نوحؑ کا پیشہ کپڑا بننا لکھا ہے

چرواہا :۔ جناب موسیٰؑ کے بارے میں ہے :۔ وَاَھُشُّ بِھَا عَلٰی غَنَمِی

اس سے اپنی بکریوں کے لئے پتیاں جھاڑتا ہوں۔ دوسری جگہ ہے۔

یٰاَبَتِ اسْتَاْجِرْہُ اِنَّ خَیْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ (قصص پ ۲۰)

ترجمہ :۔ "اے باپ! مزدوری پر رکھ لو۔ مضبوط امانت دار اچھا ہوتا ہے

فَجَآءَتْہُ اِحْدٰىھُمَا تَمْشِیْ عَلَی اسْتِحْیَآءٍ قَالَتْ اِنَّ اَبِیْ یَدْعُوْکَ

لِیَجْزِیَکَ اَجْرَ مَا سَقَیْتَ لَنَا (قصص) پ ۲۰

ترجمہ :۔ ان میں سے ایک شرماتی ہوئی آئی اور کہا کہ میرا باپ تمہیں بلاتا ہے تاکہ تمہارے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پانی پلانے کی اُجرت دے۔"

اُجرت :۔ قَالَ اِنِّیۡۤ اُرِیۡدُ اَنۡ اُنۡکِحَکَ اِحۡدَی ابۡنَتَیَّ هٰتَیۡنِ عَلٰۤی اَنۡ تَاۡجُرَنِیۡ ثَمٰنِیَ حِجَجٍ (قصص)

ترجمہ:۔ کہا (شعیب) نے میں اپنی ان دونوں لڑکیوں (بیٹیوں) میں سے ایک کا نکاح تم سے کرتا ہوں بشرطیکہ تم آٹھ سال میری مزدوری کرو۔

فان اتممت عشراً فمن عندک ذلک بینی و بینک ایما الاجلین

ترجمہ:۔ اگر تم چاہو تو دس سال۔ کہا میرا عہد ہو چکا ان دونوں میں سے جونسی بھی پوری کر دوں۔

صلہ :۔ جناب موسیٰؑ کا نکاح حضرت صفورا سے ہوا اور جناب موسیٰؑ صفورا کو لے کر چلے تو نبوت ملی۔"

بکریاں چرانا :۔ بکریاں تو اکثر انبیاءؑ نے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی چرائی ہیں۔ جناب خاتم النبیین ﷺ نے سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ کے مال سے مزدوری یا شرکت منافع پر تجارت[1] فرمائی۔ یہ دونوں پیشے تمام کتب سیر میں موجود ہیں۔

خیاطی و خطاطی :۔ جناب ادریسؑ کپڑے سیتے اور کتابت کرتے تھے۔

بزاز :۔ حضرت ابراہیمؑ اور زکریاؑ کپڑا بیچا کرتے تھے۔ ایک حدیث میں ہے کہ کان زکریا نجاراً (صحیح مسلم) زکریاؑ بڑھئی تھے۔

سیدنا داؤدؑ کے متعلق ہے لا یاکل الا من عمل یدیہ اپنے ہاتھوں سے کام کر کے کھاتے تھے۔ (صحیح بخاری)

---

[1] حضرت ابراہیمؑ کے متعلق مشہور ہے کہ آپ زمینداره کرتے تھے (البدایہ والنھایہ)

جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اہل عرب کی بکریاں ایک قیراط مزدوری پر چراتے تھے اسی پر بسر اوقات کرتے۔ بعض روایات میں ہے کہ آپ اونٹ اور شہد کا کاروبار بھی کرتے تھے اور گھریلو امور میں بھی تعاون کرتے۔ کپڑے کو پیوند لگانا۔ جوتا مرمت کرنا۔ وغیرہ۔ (مشکوٰۃ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست

صحابہؓ اور آئمہؒ کے پیشے

علامہ کمال الدین دمیری محدث صاحب حیوۃ الحیوان نے ایک فہرست بحوالہ لجائز القدمار لکھی ہے۔

کپڑا فروخت کرنا تجارت:۔ جناب ابوبکر صدیقؓ جناب عثمانؓ جناب طلحہؓ جناب عبدالرحمٰنؓ بن عوف کپڑا بیچا کرتے تھے۔ حضرت عمرؓ لوگوں کا مال بکوایا کرتے اور تجارت کرتے۔

لونڈیاں:۔ عبداللہؓ بن جدعان لونڈیاں بیچتے تھے

عود:۔ نضرؓ بن حارث عود اور چھڑیاں فروخت کرتے تھے۔

خصی کرنا:۔ حکمؓ بن عاص، حارثؓ بن عمرؓ، ضحاکؓ بن قیس فہری ابن سیرین بکروں کو خصی کیا کرتے تھے۔

معالج حیوانات:۔ عاصؓ بن وائل جانوروں کا علاج کرتے تھے۔

گوشت:۔ عمروؓ بن عاص۔ زبیرؓ بن عوام جانور ذبح کر کے گوشت بیچا کرتے تھے۔

خیاطی:۔ عثمانؓ بن طلحہؓ کپڑے سیا کرتے تھے۔

گوشت:۔ ابو حنیفہؒ جانور ذبح کر کے گوشت فروخت کرتے تھے۔

کاغذ سازی:۔ قیس بن مخرمہ، مالک بن دینار کاغذ بناتے تھے

باغبانی:۔ مہلب بن ابی حصر باغبانی کرتے تھے۔

حمالی:۔ قتیبہ بن مسلم حمالی کرتے تھے۔ باوجودیکہ بلاد عجم کو ما وراء النہر تک فتح کیا تھا۔

معلمی:۔ عثمان بن عینیہ معلم تھے۔

خزازی:۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ نعمانؒ بن ثابت کی نسبت فتاوی برہنہ میں لکھا ہے۔ حرفت دخزازی بود وے را کارخانہ بود بزرگ دراں خزازی میکرد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"ان کا ایک بڑا کارخانہ ریشمین کپڑا بننے کا تھا۔ اس میں کپڑا بنا کرتے تھے۔
جابجا کہ آج کل بنارس۔ اعظم گڑھ۔ بھاگپور میں بنا جاتا ہے۔
شیخ ابن طاہر مجمع البحار میں لکھتے ہیں و کان خز ازاً یبیع الخز
ریشمی کپڑا بیچا کرتے تھے۔"

تاریخ منوال میں لکھا ہے کہ جناب ابوایوب انصاری، امام ابوبکر بن بشار
امام بخاری و مسلم کے استاد۔ ناصح بن عبداللہ کوفی صوفی مرتد سنجی تابعی
حضرت انس کے شاگرد اسماعیل مفتی کپڑا بنا کرتے تھے۔

نوربافت :۔ امام غزالی نے سکندر ذوالقرنین کو نوربات کی اولاد لکھا ہے۔
خواجہ بہاؤالدین اور ان کے والد شیخ مومن کپڑا بنا کرتے تھے جیساکہ خود
شیخ مومن نے لکھا ہے۔ سفینہ اولیاء میں ہے۔ امام احمدؒ بن محمدؒ بن احمد
بن عمرؒ بن میمونؒ سلمی کپڑا بنا کرتے تھے۔

حمید بن ربیع۔ المجمن، محمد بن حسان کوفی، یزید بن سنان قرشی بصری۔
عبس بن میمون۔ زاد بن غراط۔ تیمی۔ فضل بن عیینہ محدث ریشمی کپڑا بنتے تھے
ابوبکر النہاج۔ عبدالحکیم سیالکوٹی۔ عبدالقدوسؒ گنگوہی نوربات تھے۔
تفسیر ابن کثیر و ابن جریر میں لکھا ہے کہ حضرت خضر نے جن یتیم بچوں کی دیوار بنائی
تھی وہ نوربافت تھے۔

کتب سیر :۔ میں جناب آدمؑ، شیثؑ و ادریسؑ کو حائک "نوربات" لکھا ہے۔
مقصد :۔ کیا آپ ان تمام انبیاء، و صحابہؓ کو ذلیل جانتے ہیں، نہیں تو
مولوی اسماعیل پر کیوں اعتراض ہے۔ احکام اسلام میں آقا و غلام مساوی ہیں۔
عزیز کے ہاتھ بک کر حضرت یوسفؑ ذلیل ہو گئے؟
جناب خاتم الرسلؐ نے اپنی پھوپھی زاد بہن کا نکاح اپنے آزاد شدہ غلام
زیدؓ کے ساتھ نہ کیا تھا؟ کیا جناب کی نظروں میں جناب زیدؓ یا یہ فعل رسولؐ
برا تھا۔؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسدالغابہ میں بروایت۔ یزید بن عمر معاذی ایک حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس معاذی کا بنا ہوا کپڑا آیا تھا تو ابوسفیانؓ نے اس کپڑے اور بننے والے کو بُرا کہا۔ آپؐ نے فرمایا انہیں یہ نہ کہو؟ وہ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں۔

جیساکہ حدیث میں ہے:۔ یا ابا الدرداء طف الصاع بالصاع لیس لابن البیضاء علی ابن السوداء فضل و کلکم بنو آدم و آدم من تراب

ترجمہ: کسی کو کسی پر فضیلت نہیں سب برابر ہیں اور سب آدمؑ کے بیٹے ہیں اور آدم مٹی سے پیدا ہوئے۔ یہاں تو کفر و اسلام بھی تفریق فرمائی۔ سعدیؒ نے سچ کہا ہے ؎

بنی آدم اعضائے یکدیگراند ☆ کہ در آفرینش زیک جوہراند

جوتا سازی:۔ اب رہا صرف جوتہ بنانا تو آج راجپوتانہ، مالوہ، اور ادھر میں ہزارہا مسلمان جوتے ہی بناتے ہیں۔ اور اب تو نئی تعلیم نئی روشنی، نئی تہذیب میں ہر جگہ فیکٹریاں[1] ہیں۔ ان میں لاکھوں مسلمان جوتہ بناتے ہیں۔ بڑے بڑے مدعیان شرافت۔ بڑے بڑے حسیب و نسیب، شیخ، سید، مغل پٹھان۔ محض جوتا ہی بنانے کی غرض سے یورپ جاتے ہیں اور جوتے بناتے ہیں۔ اب رہا یہ امر کہ ٹوٹا ہوا جوتا سینا تو پہلے یہ سمجھ لیجئے کہ جوتا بطور خود کوئی ناپاک نہیں ورنہ آپ کا پاؤں بھی ناپاک رہے گا۔ جوتہ پہن کر نماز پڑھنا درست ہے۔ ہاں اگر جوتے میں نجاست لگی ہو تو موافق حکم حدیث جوتا زمین سے رگڑ لیجئے تو پاک ہو گیا۔ ورنہ امیر کابل جرنیل لاٹ پادری۔ کمشنر، گورنر وغیرہ کو جوتا پہن کر مساجد میں آپ کیوں جانے دیتے ہیں۔

---

[1]: ۱۹۴۷ء میں پاکستان کی اپنی حکومت بن گئی اب اس میں اکثر اہل مدت کے کارخانے اور دکانیں اور ٹینریز ہیں جہاں چمڑا صاف کیا جاتا ہے، اور مسلمان چمڑے کی جاکیٹ اور موزے پہن کر فخر محسوس کرتے ہیں۔ بلکہ اب تو چمڑے کے لباس کا بھی عام رواج ہوتا جارہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیشہ یا کام عیب نہیں

پھر یہ سُنیئے کہ جناب محمّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا کام خود کرتے تھے مثلاً کپڑوں میں پیوند لگانا ۔دودھ دُوہنا ۔بازار سے سودا لانا ۔ ڈول ٹانکنا جانوروں کو باندھنا ، چارہ ڈالنا ، اونٹوں کو تیل لگانا ۔بکریوں کو داغنا ۔مکان کی مرمت ، اپنے غلام کے ساتھ آٹا گوندھنا ، تعمیر خانہ کعبہ و مسجد نبوی میں دردِ شِ مبارک پر پتھر اٹھانا ، زمین کھودنا دوسروں کے گھر جا کر ان کے جانور دوہنا لیپنے کا فرمہانوں کی مہمانداری خود کرنا رجنگل سے لکڑیاں لانا اپنے ٹوٹے ہوئے جوتے کو خود سینا ۔ یہ ایسی باتیں ہیں جن میں کتب سیر و احادیث بھری ہوئی ہے

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگل سے لکڑیاں لائے

جنگل سے لکڑی لانا:۔ زرقانی بحوالہ طبری ایک حدیث ہے:۔

انہٗ علیہ الصلوٰۃ والسلام کان فی سفر وامر اصحابہٗ باصلاح شاۃٍ فقال رجلٌ یارسول اللہ عن ذبحھا وقال اٰخر علی سلخھا وقال آخر علی طبخھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیّ جمیع الحطب فقالوا یا رسول اللہ نکفیک العمل فقال قد علمت انکم تکفونی ولکن اکرہ ان اتمیز علیکم فان اللہ یکرہٗ من عبدہٖ ان یراہ متمیزاً بین اصحابہٖ۔

ترجمہ:۔ آپؐ ایک سفر میں تھے بکری ذبح کرنے کی صلاح ہوئی ۔ ایک نے کہا میں ذبح کردوں گا ۔ ایک نے کہا میں کھال آتاردوں گا ایک نے کہا میں پکا دوں گا آپؐ نے فرمایا میں لکڑیاں جمع کردوں گا ۔ لوگوں نے کہا اس کی کیا ضرورت ہے آپ کا کام بھی ہم کریں گے آپؐ نے فرمایا بے شک تم کرو گے لیکن میں فوقیت کو پسند نہیں کر سکتا جو بندہ اپنے اصحاب میں تفوق برتتا ہے اللہ اسے ناپسند کرتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جوتا درست کرنا:۔ زرقانی میں بحوالہ جزر تمثال النعل شریف ایک حدیث ہے ۔

قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الطواف فانقطعت شسعتہ فقلت یارسول اللہ ناولنی اصلحہ فقال ہذہ اثرۃ ولا احب الاثرۃ ۔

ترجمہ:۔ میں طواف میں رسول اللہ کے ساتھ تھا کہ آپ کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ گیا میں نے کہا مجھے دیجئے درست کردوں آپ نے فرمایا یہ تفوق ہے اور میں تفوق کو پسند نہیں کرتا ۔

حدیث:۔ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخصف نعلہ ویخیط ثوبہ ویعمل فی بیتہ کما یعمل احدکم فی بیتہ ۔

(جامع ترمذی ، مشکوٰۃ)

ترجمہ:۔ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا جوتا گانٹھتے تھے اور کپڑے کو سی لیتے تھے اور اپنے گھر میں ایسے ہی سب کام کرتے تھے جیسے تم لوگ اپنے گھر میں کرتے ہو ۔

مسند احمد بن حنبل میں بروایت حضرت عائشہ رضہ سے ایک حدیث ہے ۔ اس کا ایک ٹکڑا ویخصف نعلہ اپنے جوتوں میں پیوند لگاتے تھے ۔ آپ نے دیکھا کہ آپ اپنے اور دوسروں کے تمام کام کرتے تھے اسی طرح کوئی شخص کسی کا جوتا سی دے تو کیا عیب ہے ؟ آپ خود روزانہ استنجا کرتے ہیں اپنا پاخانہ (گندگی) دھوتے ہیں ۔ آپ کی عورتیں روزانہ اپنے بچوں کے کپڑے صاف کرتی ہیں ۔ جب کوئی عزیز مریض ہوتا ہے تو اس کا پاخانہ پیشاب آپ ہی اٹھاتی ہیں ۔

اب رہی یہ بات کہ چمار غیر مسلم ہیں تو اسلام میں بھنگی چمار ، ویش ٹھاکر برہمن ، بلحاظ بشریت برابر ہیں یہ تو ہندوستانیت ہے کہ چمار کو ذلیل جانیں اور برہمن کو شریف ۔ آج آپ کو کوئی ٹھاکر صاحب ، کنور صاحب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راجہ مہاراجہ کہیے تو برا نہ مانیں بلکہ نام کے ساتھ فخریہ لکھیں گے۔

زمانۂ آنحضرت میں کافر ہی مسلمان ہوتے تھے، وہ ذلیل نہ سمجھے گئے کیا آج کوئی مسلمان ہو جائے تو ذلیل سمجھا جائے گا۔

کانپور کا چمار جس کے ہاں بہت سے انگریز اور مسلمان نوکر ہیں اس کو لوگ سلام کرتے ہیں۔ وہ ذلیل نہیں سمجھا جاتا۔ کسی زمانہ میں انگلستان کے وزیر اعظم لائڈ جارج تھے ان کے چچا جوتا بناتے تھے انہوں نے لائڈ جارج کی تعلیم و تربیت کی تو غالباً لائڈ جارج کے والد بھی اسی کام کو کرتے ہوں گے۔ لیکن لائڈ جارج ذلیل نہ سمجھے گئے۔ بڑے حسیب و نسیب، شریف ان کے سلام کی تمناؤں میں انگلستان گئے اور ان کی ملاقاتوں کو فخر و مباہات کے ساتھ بیان کیا گیا۔ اگر وہ ہندوستان آتے تو آپ فخریہ قدم بوسی کرتے ہندوستان سے باہر کوئی پیشہ ذلت نہیں سمجھا جاتا اس حقیقت نفس الامری کو ملحوظ رکھ کر مولوی اسماعیل صاحب نے محض ان ہندوستانیوں کو سمجھانے کو جو پیشہ کو ذات اور پیشہ ور کو ذلیل جانتے ہیں جن میں اکثر ابھی شرک و بت پرستی موجود ہے جو اب بھی اپنے کفار آباؤ اجداد کی طرح ذات پات، شودر کمین وغیرہ کے خیال دماغ میں رکھتے ہیں جو اب بھی نو مسلم کو ذلیل سمجھتے ہیں۔ لکھا ہے کہ جس طرح تم ایک بادشاہ کے آگے چمار کو ذلیل جانتے ہو اس اللہ جل شانہ کے مقابل جو ساری دنیا کا بادشاہ ہے، جو شہنشاہ ہے للہ العزۃ جمیعًا۔ جس کے لئے تمام عزتیں ہیں۔ وَلَہُ الْکِبْرِیَاءُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ " اسی کے لئے ساری زمین و آسمان کی بڑائیاں ہیں"۔ تمام بڑی سے بڑی مخلوق۔ امیر، کبیر۔ راجہ۔ مہاراجہ، نواب، بادشاہ، امیر وزیر۔ لفٹننٹ، گورنر، وائسرائے۔ شیخ سدّو۔ کالی۔ بھوانی۔ زین خان، لال گرو، پیر فقیر، وغیرہ وغیرہ جن کو تم بڑا باعزت قدرت و قوت والا جانتے ہو، اس ایک حقیقی بادشاہ کے مقابل جنہیں تم ذلیل جانتے ہو جو مثلاً۔ بھنگی، چمار چوہڑا۔ نٹ۔ کنجر وغیرہ سے زائد ذلیل یعنی ہیچ لاچار۔ مجبور، کمزور، بے طاقت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بے بس ہیں اس لئے کہ تم جو کسی چمار کو بادشاہ کے مقابل یا خود بادشاہ ذلیل جانتا ہے۔ تو ساتھ ہی اس کے وہ اس چمار کو اپنی ہی مانند ذی روح انسان اولادِ آدمؑ ہاتھ پاؤں آنکھ ناک والا اپنی ہی طرح بندہ اور مخلوق اپنے ہی مثل آدمی جانتا ہے اور درحقیقت ہر بھنگی چمار آدم کی اولاد ہونے کی وجہ سے پیمبرزادہ ہے لیکن خالق مطلق کسی کو بھی اپنے مثل نظیر مساوی نہیں جانتا نہ کوئی انسان، حور فرشتہ، جن اس کے مقابل باعزت ہے پس درجہ آپ نے ایک بادشاہ کے مقابلہ میں چمار کو ذلیل جانا تھا اس سے زائد ایک بندہ اپنے معبود کے سامنے ذلیل عاجز ضعیف مجبور لاچار ہے۔

بحث عزّت و ذلت

۷۔ اعتراض :۔ مولوی اسماعیل صاحب نے جو ذلیل لکھا ہے اس کے یہ معنی نہیں جو آپ سمجھے ہیں۔

اوّل :۔ یہ سمجھ لیجئے کہ ایک لفظ اپنے معنی لغوی اور حقیقی میں استعمال ہوتا ہے کبھی لفظ معنی عُرفی یا مجازی یا اصطلاحی میں کبھی وہی لفظ بغیر زبان میں دوسرے معنی میں مستعمل ہوتا ہے مثلاً لفظ "مکر" اس کے معنی تدبیر کے ہیں :۔ وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ۔

ترجمہ :۔ ان لوگوں نے تدبیریں کیں اور اللہ نے تدبیر کی۔ اللہ بہتر تدبیر کرنے والا ہے"

یہی لفظ مکر اُردو میں اپنے اصلی معنی کے خلاف دغا اور دھوکہ کے معنی ضعیف اور قلیل ہیں۔

معنی ذلیل :۔ الذّل ما كان عن قهر يقال الذل القل وا لذلة القلة ذلّ۔ ترجمہ :۔ ذلیل وہ ہے جو قہر کے ساتھ ہو اور ذل کے معنی قل لکھا اور ذلت کے معنی ہیں (مفردات امام راغب)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام رازی تفسیر میں لکھتے ہیں:۔ معنی الذل الضعف عن المقاومة ونقیضه العزة وهو القوة ترجمہ:۔ ذلّ کے معنی مقابلہ سے عجز ہے اور اس کی نقیض عزت ہے۔ عزت کے معنی قوت ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ [۱]

ترجمہ:۔ "اللہ تعالیٰ نے بدر میں تمہاری مدد کی اور (حالانکہ) تم کمزور تھے"

تفسیر:۔ تفسیر ابو سعود میں ہے:۔ اذلة جمع ذلیل وان جمع القلة للایذان باتصافهم منسٍ بوضع القلة والذلة اذا کانوا ثلاثمائة وبضعة عشر وکان ضعف حالهم۔

ترجمہ:۔ اذلۃ ذلیل کی جمع ہے اور یہ جمع قلت ہے، وہ اس لئے تاکہ معلوم ہو جائے کہ قلت کی دونوں صفتوں یعنی کمی اور کمزوری سے موصوف تھے اس لئے کہ وہ لوگ تین سو دس اور کچھ تھے اور ان کی حالت نہایت خراب تھی

تفسیر بیضاوی:۔ میں ہے:۔ وانما قال اذلة ولم یقل ذلائل لیدل علی قلتهم وذلتهم بضعف الحال وقلة المراکب والسلاح (بیضاوی)

ترجمہ:۔ یعنی اذلۃ کہا۔ ذلائل نہیں کہا تاکہ معلوم ہو جائے کہ اُن کی تعداد کم تھی اور وہ باعتبار اسلحہ اور سواریوں کے کمزور تھے۔

لغت قرآنی:۔ امام راغب مفردات میں لکھتے ہیں القهر هو الغلبة والتذلیل معاً ویستعمل فی کلّ واحدٍ منهما (مفردات)

ترجمہ:۔ قہر کے معنی غلبہ یا تذلیل ہیں اور ان دونوں معنوں میں استعمال ہوتا ہے پس ذلیل کے معنی کمزور (ضعیف قلیل، عاجز کے ہیں نہ وہ جو کہ آپ سمجھے ہیں۔"

---

[۱] ۔ جنگ بدر ۲ ھ ۱۷ رمضان میں ہوا۔ اسلام کی یہ پہلی جنگ تھی جس میں حق و باطل کا شدید مقابلہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اہل حق کو شاندار فتح دی اور اہل باطل کو شکست فاش دی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور چونکہ درحقیقت انسان ضعیف ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيفًا "انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے"

پس لفظ ذلیل انسان کے لئے نہایت ہی موزوں اور مناسب لفظ ہے اسی کے مقابل اللہ غالب قہار، جبار، قوی، عزیز ہے اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيعًا۔ "تمام عزتیں اللہ ہی کے لئے ہیں"

هُوَ الْقَاهِرُ ـــ فَوْقَ عِبَادِهٖ۔ "وہی اپنے بندوں پر غالب ہے"

تفسیر جلالین:۔ میں ہے ۔اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيعًا۔ اِنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيعًا۔ "سب قوتیں اللہ کے لئے ہیں" (دیکھو یہاں) عزۃ کی تفسیر لفظ قوۃ سے کی ہے۔

اسی طرح آیت :۔ اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّا اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا :۔ کی تفسیر میں لفظ "عبد" کے معنی ذلیل و عاجز لکھے ہیں۔

تفسیر معالم:۔ میں ہے:۔ العبادۃ الطاعۃ مع التذلل: "عبادت کے معنی طاعت ہے ذلت ہیں اور لکھا ہے وسمّی العبد عبداً لذلۃ وانقیادہ۔ بندہ کو بندہ اس کی ذلت و فرمانبرداری کی وجہ سے کہا گیا ہے"

تفسیر مدارک:۔ میں ہے العبادۃ اقصٰی غایتہ الخضوع والتذلل۔

"عبادت انتہائی خضوع اور ذلت کا نام ہے"

تفسیر نقشبند:۔ میں ہے:۔ فالعبادۃ الطاعۃ مع التذلل والخضوع۔

"طاعت مع ذلت و عجز کا نام ہے۔"

تفسیر فتح العزیز:۔ میں ہے حقیقت عبادت نہایت تذلیل است برائے نہایت تعظیم غیر خود چوں باختیار صادر شود"

"اپنے اختیار سے اپنے غیر کی انتہائی تعظیم اپنی انتہائی ذلت کے ساتھ کرنا عبادت ہے۔"

مطلب:۔ اب آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ عزت کے معنی قوت، غلبہ اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذلت کے معنی قلت، عجز، پس جس جگہ تقابل ہوگا وہاں اللہ کے لئے عزیز و قوی اور بندہ کے لیئے ذلیل، عاجز، ضعیف مستعمل ہوگا۔ ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوگیا ہوگا کہ جو کوئی عبد ہے وہ ذلیل ہے، اور چونکہ ہر انسان عبد ہے پس ہر انسان ذلیل ہے، اس پر تبایئے کہ مولوی اسماعیلؒ نے کیا برائی کی ساتھ ہی یہ بھی خیال ہے کہ اس زمانے کی اردو زمانۂ حال کے بالکل خلاف تھی وہ اردو کا ابتدائی زمانہ تھا۔ اس زمانے میں تمام غیر زبانوں کے لفظ اپنے اصل معنی میں مستعمل ہوتے تھے اب اگر آپ اس لفظ کو کسی اور معنیٰ میں استعمال کرنے لگیں تو ان پر کیا اعتراض۔ اب اس فقرے کے یہ معنی ہوئے کہ ایک بادشاہ کے مقابل میں ایک چمار کی عزت جس قدر آپ نے مانی تھی اسی نسبت سے کہیں زیادہ ایک اس آدمی کی عزت، قوت، جس کو آپ بڑا جانتے ہیں خدائی عزت قوت جس کو آپ بڑا جانتے ہیں خدائی عزت، قوت کے مقابلہ میں بہت ہی کم، مثل نہ ہونے کے ہے۔ مثلاً ایک بادشاہ اور چمار کے اندر ایک اور دس کی نسبت ہے اسی طرح خدا اور چمار کے درمیان، کروڑ اور صفر کی۔

نتیجہ:۔ پس نتیجہ نکل آیا کہ ایک اور دس کی نسبت ہے اور بادشاہ کو صفر کی پس بادشاہ چمار سے زائد ذلیل ہوا۔

۸۔ جس طرح احکام الٰہی میں عموم ہوتا ہے تو کسی فرد کی تخصیص نہیں ہوتی اس میں سب داخل ہیں مثلاً جو کوئی بھی زمین و آسمان میں ہے اللہ کے سامنے ذلیل ہو کر آئے گا۔ اس میں انبیاء، اولیاء، اتقیاء صلحاء، اصفیاء، شہدا، صدیقین، اقطاب، ابدال، غوث، فاسق فاجر، کافر، سب داخل ہیں۔

تفسیر جلالین میں اسی آیت کے تحت میں ہے۔

۹۔ سیدنا عزیرؑ و عیسیٰؑ انہیں میں سے عزیرؑ و عیسیٰؑ ہیں دیکھیئے تفسیر جلالین نے ذلیلوں میں عزیرؑ و عیسیٰؑ کا نام لکھا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبد بمعنی ذلیل ہے

تفسیر مدارک :- میں عبد کے معنی ذلیل لکھے ہیں صحیح مسلم میں ایک حدیث ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انّ قلوب بنی آدم کلھا بین اصبعین من اصابع الرحمان (مسلم)

" جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام بنی آدم کے دل اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں۔"

اس کے ذیل میں ملا علی قاری حنفی ہروی۔ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں :-

وبہ اکد بقولہ کلھا بمثل الانبیاء والاولیاء والفجرۃ والکفرۃ من الاشیاء بلفظ کلھا۔

ترجمہ :- "تاکید کیلئے فرمایا تمام انبیاء، اولیاء، فاجر، کافر، اتقیاء سبکو شامل ہو جائے۔"

یہاں ملا علی قاری نے نبی، ولی، فاجر، کافر، شقی سب برابر کر دئے

ایک اور حدیث مسند احمد بن ابو داؤد۔ ابن ماجہ میں ہے

لو انّ اللہ عزّ وجلّ عذّب اھل سماواتہ واھل ارضہ عذّبھم وھو غیر ظالم لھم (حدیث)

" اگر اللہ عز وجل تمام آسمانوں اور زمین والوں کو عذاب دے تو وہ ظالم نہیں ہے کیا اس عموم میں نبی رسول داخل نہیں ؟

تفسیر نیشاپوری میں ہے :- یغفر لمن یشاء تعمیم بفضلہ وان کان من الا بالسنۃ والفرالحسنۃ ویعذب من یشاء لحکم الالٰھیۃ والقدرۃ وان کان من الملائکۃ المقربین والمتصل قین

ترجمہ :- "جسے چاہے بخش دے یہ عموم فضل ہے خواہ ابا لہ و فراعنہ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوں ۔ اور عذاب دے جسے چاہے اپنی قدرت والہیت سے اگرچہ وہ ملائکہ مقربین و صدیقین سے ہوں "۔

یہاں فرعون اور فرشتے سب ایک گھاٹ آتار دیئے ۔

ارشاد باری تعالےٰ :۔ تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ ۔

"جسے چاہے عزت دے دے جسے چاہے ذلیل کر دے "

یہاں عموم میں سب وہاں ستائیس سیر ہو گئے ۔

تفسیر جلالین و بیضاوی میں زیر آیت :۔ مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ ۔ کے تحت لکھا ہے

کسائر النساء اللاتی یلازمن من الصدق او تصدق الانبیاء

کان یاکلان الطعام و یفتقران الیہ افتقار الحیوانات

ترجمہ :۔ مثل تمام عورتوں کے جو سچی ہیں یا تصدیق انبیاء کرتی ہیں اور دونوں کھانا کھاتے اور کھانے کے ضرورت مند تھے مثل تمام حیوانات (جانوروں) کے" کیا اس عموم میں حیوانات ہاتھی ۔ گھوڑا ، گدھا ۔ بیل سؤر ، کتا شامل نہیں ۔

لیجئے ! ان حضرات نے بھی ایک ہی لاٹھی سے سب کو ہانک دیا ۔

حدیث :۔ ان اللّٰہ تبارک وتعالیٰ یقول یا عبادی کلکم مذنب الا من عافیت فاسئلونی المغفرۃ فاغفرلکم (ابن ماجہ ترمذی مسند احمد)

ترجمہ :۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ اے میرے بندو ! تم سب کے سب گنہ گار ہو ، مگر جسے میں بخش دوں پس مجھ سے مغفرت چاہو میں تم کو بخش دوں گا ۔"

اسی حدیث میں ہے وکلکم ضال الا من ھدیتہ تم سب گمراہ مگر جسے میں ہدایت کر دوں "

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وکلکم فقیر الا من اغنیت "اور تم سب فقیر ہو مگر جسے میں غنی کردوں"
ولو ان حیکم ومیتکم واولکم وآخرکم ورطبکم ویابسکم
اجتمعوا علی قلب اتقی عبد من عبادی لم یزد فی ملکی
جناح بعوضۃ ولو اجتمعوا فکانوا علی قلب اشقی عبدی
من عبادی لم ینقص من ملکی جناح بعوضۃ۔

ترجمہ:۔ "اگر تمہارے سب زندہ اور مردے اور پہلے اور پچھلے اور ہرے اور سوکھے سب جمع ہو کر میرے ایک متقی بندے کا دل کرلیں تو میرے ملک میں ایک مچھر کے پر کے برابر زیادتی نہیں کر سکتے اور اگر سب میرے ایک شقی (نافرمان) بندے کا دل کرلیں تو میرے ملک سے ایک مچھر کے پر کے برابر کمی نہیں کر سکتے۔" اور مسلم میں یہ لفظ ہیں
یا عبادی لو ان اولکم وآخرکم وانسکم وجنکم کانوا علی
اتقی قلب رجل منکم ما زاد ذلک فی ملکی شیئاً (صحیح مسلم)

ترجمہ:۔ اے بندو! اگر تمہارے پہلے اور پچھلے اور آدمی اور جن تم میں سے ایک کی مانند ہو جائیں تو میرے ملک میں کچھ اضافہ نہیں کر سکتے، اور اگر تمہارے پہلے اور پچھلے اور آدمی اور جن تم میں سے ایک کی مانند ہو جائیں تو میرے ملک میں کچھ کمی نہیں کر سکتے اور ایک ٹکڑا ہے یا عبادی کلکم تخطئون باللیل والنہار
اے میرے بندو! تم سب کے سب دن رات گناہ کرتے ہو"

مطلب ہے:۔ آپ نے دیکھا کہ اس عموم میں سارے فاسق، فاجر اور ولی، نبی، رسول شامل ہیں۔

امام شعرانی نے رسول اللہ ﷺ کو عبدِ ذلیل کہا:۔

امام شعرانی خلاصہ فتوحات میں لکھتے ہیں:۔ ونعتقد انہ صلی اللہ علیہ وسلم فی نفسہ مع ربہ عبد ذلیل"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:۔"ہمارا عقیدہ ہے کہ آپؑ فی نفسہٖ (درحقیقت) اپنے رب کے سامنے بندے ذلیل ہیں"۔ لعدہٗ لکھتے ہیں: ھٰذا ما علیہ اقطاب اھل الورع وَاللہ غنی عن العالمین۔ یہ وہ عقیدہ ہے جو خدا سے ڈرنے والے اقطاب کا عقیدہ ہے اور اللہ تعالےٰ تو دونوں جہان سے بے پرواہ ہے۔"

ف:۔ پس معلوم ہوا کہ ان باتوں سے توہین و تذلیل نہیں ہوتی یہ باتیں قابلِ اعتراض نہیں اسے جہلا کے ردّ میں علامہ سید احمد طحطاوی حاشیہ درّ مختار میں لکھتے ہیں۔

اعلم ان بیان احکام الشریعۃ مما یجب علی العلی ولیس فی ذلک تنقیص الولی کما یظنہ بعض من لہ خلاق لہٗ بل ھذا مما یرضی بہ الولی لو کان حیًا وسئل عنہ ذلک اجاب بالحق واغضبہٗ نسبۃ التاسیر لہٗ وقائل قولہ فی حق عیسیٰؑ ان ھو الا عبد انعمنا علیہ۔

ترجمہ:۔ علماء پر احکام شرع کا بیان کرنا واجب ہے اس میں ولی کی کسرِ شان نہیں جیسا کہ بعض بدسلیقہ لوگ سمجھتے ہیں بلکہ یہ تو وہ بات کہ اگر ولی زندہ ہوتا اور اس سے پوچھا جاتا تو وہ بھی ٹھیک بات بتاتا اور اپنی نسبت اثر یہ ناراض ہوتا اور کہتا جو حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں کہا گیا ہے ان ھو الا عبد انعمنا علیہ وہ مثل اور بندوں کے ایک بندہ ہے ہم نے اس پر انعام کیا۔"

ہاں اب بھی آپ نہ سمجھیں یا نہ مانیں اور انبیاء کی توہین یا گستاخی جانیں تو مقت خائے رحم اللہ علی الناس الاول۔ پہلے کفن چوری پر خدا کی رحمت۔

مطلب:۔ صاحب تفسیر جلالین وبیضاوی ملا علی قاری امام شعرانی آپ ہی کے پیشوا بزرگ آئمہ دین اس لعن طعن کے مستحق واحق ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعدہٗ کہیں مولوی اسماعیل صاحب کی گنتی (باری) آئے گی۔ فردوسی شاہنامہ میں کہتا ہے ؎

زتعظیم تو پیش تو ہست و نیست
اگر باشد وگر نباشد یکے ست

مصلح الدین سعدی شیرازی فرماتے ہیں ؎

اگر بمحشر خطاب قہر کنند انبیاء راچہ جائے معذرتست
پردہ از روئے لطف گر بردار کاسقیا را امید مغفرتست

۹۔ اگر مولوی صاحب کا قول واقعی خلافِ شریعت ہے تو اس کے ذمہ دار وہ ہیں نہ کہ ہر شخص۔ جس طرح اوپر لکھے ہوئے اقوال کے ذمہ دار ان کے قائل ورنہ جو شخص بنیک کا سود درست بتائے اس کے ذمہ دار آپ ہیں۔ ہمارا مذہب تو صرف اتباع قرآن وحدیث ہے ہم کسی کے مقلد نہیں ہیں یہ تو آپ ہی ہیں جو دوسروں کے اقوال مانتے ہیں۔

اس زمانے کے لوگوں کو علم غیب ہوتا تو کوئی اسماعیل صاحبؒ کو ہدایت کردیتا کہ آپ اس قسم کے الفاظ سے احتراز فرمائیں۔ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ جاہل علماء پر اعتراض کریں گے اور آپ قیامت تک نشانہ ملامت ہوں گے۔

وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ

نبوت کسبی نہیں ہے، عقیدہ صوفیاء

۱۰۔ اگر مولوی اسماعیل صاحب کا لکھنا خلاف شرع یا بدتہذیبی ہے تو وہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح آپ کے یہاں ہر شخص نبوت کسب کر سکتا ہے

توھینِ قرآن:۔ کیا اس میں نبی کی توہین نہیں یا جیسا کہ اشباہ والنظائر میں ہے کسی آیت کا خون یا پیشاب سے لکھنا درست ہے۔ کیا اس میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن اور اللہ کی توہین نہیں۔

۲۔ قرآن مجید کا پیشانی وناک پر شفا کے لئے خون وپیشاب سے لکھنا جائز ہے۔

۳۔ والذی رعف فلا یرقاء دمہ فارا دان یکتب بہ وعلی جبہتہ شیئاً من (درمختار مطبوعہ دہلی ص۱) القرآن قال ابوبکر الاسکاف یجوز قیل لوکتب بالبول قال لوکان فیہ شفاء لا باس بہ قیل لوکتب علی جلد میتۃ قال ان کان فیہ شفاء جاز[1]

بحوالہ: (۱) فتاوی قاضی خان چھاپہ نولکشور ج ۴ ص۳۶۴

(۲) سراجیہ بر حاشیہ جلد ص۳۱ و (۳) عالمگیر ج ۵ چھاپہ دہلی ص۱۳۵

۴۔ یا جس طرح ہدایہ میں ہر فاسق فاجر، شرابی، چور، زانی اور نبی، ولی رسول کو ایمان میں برابر لکھا ہے، کیا اس میں توہین انبیاء نہیں کی کیا اس میں چمار اور نبی کو برابر نہیں کہہ دیا۔

فقہ اکبر:۔ وایمان اھل السماء والارض لا یزید ولا ینقص (فقہ اکبر ص۱۰۵)

آسمانوں اور زمین کی مخلوق کا ایمان نہ بڑھتا اور نہ کم ہوتا ہے۔

ملا علی قاری کا عقیدہ:۔ والایمان اھل السماء ای من الملائکۃ واھل الجنۃ والارض ای من الانبیاء والاولیاء وسائر المؤمنین من الابرار والفجار لا یزید ولا ینقص۔

ترجمہ:۔ ملائکہ اور انبیاء اولیاء اور تمام مومنوں، نیک اور بد کا ایمان نہ بڑھتا ہے اور نہ گھٹتا ہے۔

جناب ملا علی قاری شرح فقہ اکبر میں لکھتے ہیں (قال الامام الاعظمؒ فی کتاب الوصیۃ ثم الایمان لا یزید ولا ینقص۔

---

[1] :۔ جس کی نکسیر پھوٹ پڑے اور خون نہ رکے تو وہ کسی خون چیز کو لکھ کر پیشانی پر چسپاں کر دے ابوبکر اسکاف کہتے ہیں اگر پیشاب سے لکھ دے تو جائز اگر اس سے شفا مطلوب ہو تو کوئی حرج نہیں اور اگر مردار کے چمڑے پر لکھ دے اگر اس میں شفاء ہو تو جائز ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:۔ ایمان اعظم یعنی ابو حنیفہؒ کا فرمان وصیت نامی کتاب میں ہے کہ ایمان نہ بڑھتا ہے نہ گھٹتا ہے۔"

یہی عبارت شرح عقائد نسفی میں ص۵ پر تحریر ہے یا جیسا درمختار میں مسلمان فاسق کو فرشتوں سے افضل بتایا گیا ہے۔

ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈالو پھر دوسرے کے منہ آؤ اگر آپ کو یہ مسائل معلوم نہیں تو حقیقۃ الفقہ کو دیکھ لیجئے اس میں ایسے تین سو مسائل کی فہرست مع نام کتاب، صفحہ اور عبارت لگا دی گئی ہے۔

پس جب ان مسائل کا جواب دیں گے تو شاہ اسماعیل شہیدؒ کی جانب سے بھی جواب دے دیا جائے گا۔

سب سے آخر میں یہ بات لکھی جاتی ہے کہ اگر مولانا اس قسم کے الفاظ سے احتراز کرتے تو بہت اچھا ہوتا اس لئے کہ عوام کو اعتراض کا موقعہ نہ ملتا۔ عوام کو بدتہذیبی اور گستاخی کا یقین کامل ہے، اگرچہ حدیث انما الاعمال بالنیات (بخاری) مواخذہ سے بری کرتی ہے خواہ ایسا فعل عمدی وارادی ہی کیوں نہ ہو۔

بیل اور گدھے کی بحث

اعتراض:۔ مولانا پر ایک اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے کہ مولانا نے نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال آنے سے گدھے اور بیل کے خیال کرنے کو اچھا لکھا ہے۔

جواب:۔ یہ کتاب صراط مستقیم کی نسبت اعتراض ہے صراط مستقیم فن تصوف میں ہے اور اس کے اندر وہ باتیں قلمبند کی گئی ہیں جو مولوی سید احمد صاحب نے تصوف کے متعلق بیان کی ہیں اس کی اصل عبارت یہ ہے۔

ف:۔ دوسری کتاب درایت محمدی از مولانا محمد جوناگڑھی" ملاحظہ کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"وحرف ہمت بوئے شیخ و امثال آں از منظین گو خباب رسالت مآب باشند بخیدیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ خر است۔"
پیشتر یہ بات سُن لیجئے کہ مخلات نماز کے بیان میں لکھا ہے کہ شیطان رجیم آہستہ آہستہ بخیال گاؤ خرمی رساند تاکہ ایں صورت متحقق گردد

ع برزبان تسبیح دردل گاؤ خر

تشریح لفظ گاؤ خر:۔ لفظ گاؤ خر کبھی گدھے اور بیل کے معنی میں مستعمل نہیں بلکہ ایں، واں، چنیں، چناں، ہما، شما، ھا و شما کے معنی مستعمل ہوتا ہے صوفیوں کی اصطلاح میں گاؤ خر سے مراد ماسوائے اللہ ہوتی ہے جیسا کہ مولانا روم لکھتے ہیں ؎

برزبان تسبیح و دردل گاؤ خر"
ایں چنیں تسبیح کے دارد اثر

اگر گاؤ خر کے معنی بیل اور گدھے کے ہوں تو مولانا کا مطلب ضبط ہوا جاتا ہے اس لئے کہ کوئی شخص ہمیشہ گدھے اور بیل کے خیال میں نہیں رہتا کبھی کوئی فکر ہے، کبھی کسی بات کا دھیان ہے کبھی کچھ خیال ہے پس معلوم ہوا کہ گاؤ خر سے مراد امورِ دنیاوی ہیں ورنہ مولانا رومؒ کے شعر کے موافق صرف گدھے اور بیل کا خیال مُخل نماز ہوگا اور کوئی دوسرا خیال مُخل نماز نہ ہوگا۔ اس وجہ سے معلوم ہوا کہ گاؤ خر سے مراد امورِ دنیاوی ہیں اور آپ کے کہنے کے مطابق گدھے اور بیل کے معنی لئے جائیں تو ایک داؤ چاہیئے لفظ گاؤ و خر"۔ حالانکہ ایسا نہیں اب خواہ کوئی معنی لئے جائیں۔ ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے کہ اس لفظ سے مولانا کی کیا مراد ہے۔ مولانا خود اس لفظ کی شرح فرماتے ہیں۔

"گاؤ خر تمثیل است ہرچہ سوائے حضور حق است گاؤ باشد یا خر فیل باشد یا شتر۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"گاؤخر یا سوائے اللہ کی تمثیل ہے خواہ اونٹ ہو یا ہاتھی یا گدھا ہو یا بیل"
اس عبارت سے معلوم ہو گیا کہ مولانا کی مراد ما سوائے اللہ سے ہے
اب بھی اگر کوئی گدھا یا بیل سمجھے تو اِنِّیْ بَرِیْءٌ مِّمَّا تُشْرِکُوْنَ۔

اب اصل عبارت کی طرف متوجہ ہو جائیے۔ فرماتے ہیں آرے بمقتضائے ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ۔ از وسوسہ زنا خیال مجامعت زوجہ خود بہتر است، و صرف ہمت بسوئے شیخ وامثال آں معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ از استغراق درصورت گاؤخر است۔

"ہاں بعض اندھیروں سے زائد اندھیرے ہوتے ہیں اس بنا پر زنا کے خیال سے اپنی بیوی کے ساتھ جماع کا خیال اچھا ہے اور بزرگوں اور شیخ وغیرہ کی جانب خیال پھیرنے سے خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں۔ امور دنیاوی کا خیال بہتر ہے۔ اس عبارت سے معلوم ہوا کہ اگرچہ فی نفسہٖ عبادتِ حق میں کسی کا خیال آنا برا ہے۔ لیکن نسبتاً بدتر خیال سے بدخیال اچھا ہے

اس کے بعد اس برائی کی وجہ یوں بیان کرتے ہیں کہ خیال آں باتعظیم واجلال بسویدائے دل انسان می چسپد بخلاف گاؤخر نہ آنقدر چسپیدگی بود نہ تعظیم بلکہ مہان ومحقر می بود وایں تعظیم واجلال غیر کہ در نماز ملحوظ و مقصود می شود بشرک می کشد بالجملہ بیان تفاوت مراتب، وساوس است انسانرا باید کہ آگاہ شدہ عائق از قصد حضور حق منجم دلیس بانگردد۔

"اس لئے کہ ان لوگوں کا خیال دل میں تعظیم وجلال کے ساتھ آئے گا بخلاف گاؤخر کے اس لئے ان میں نہ دل چسپی ہوگی نہ تعظیم بلکہ کمتر اور حقیر ہوں گے اور غیر کی تعظیم واجلال نماز میں شرک تک پہنچاتا ہے غرضیکہ وسوسوں کے تفاوت مراتب کا بیان کرنا مقصود ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ کسی نوع حضوری حق سے نہ ہٹے اس کی تشریح یہ ہے۔"

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ۔ عبادت اپنے رب کی یہاں تک کہ تجھ کو یقین آجائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ فرمانِ الٰہی ہے اور صحیح بخاری میں ایک حدیث ہے
ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک (مشکوٰۃ)
ترجمہ:۔ اللہ کی ایسی عبادت کرو جیسے کہ تو اس کو دیکھ رہا ہے اور اگر یہ بات نہ ہو تو گویا کہ اللہ تجھے دیکھ رہا ہے"

یعنی عبادت الٰہی میں کسی نوع کسی بڑے، چھوٹے، اچھے برے کا خیال نہ آئے اس کی حتی الامکان، کوشش کی جائے اور صوفیوں کے یہاں تصوف کے معنی بقول شعرانی سے

تجرید القلب للہ تعالیٰ واحتقار ما سواہ

"صرف اللہ کے لئے دل کو خالص کر لینا اور غیر اللہ سے دل کو پھیر لینا ہیں"

اور بقول صوفیہ کے جیسا کہ امام رازیؒ نے لکھا ہے:۔

کل شیئ شغل قلبک سواء اللہ فقد جعلتہ فی قلبک نداً للہ۔

ترجمہ:۔ جس چیز نے اللہ کے سوا تیرے دل کو مشغول کیا وہی چیز تیرے دل کے لئے اللہ کا شریک ہو گئی اس وجہ سے خواہ امور دنیاوی کا خیال آئے یا آپ کے قول کے موافق گدھے، بیل کا وہ شریک ہو گیا اور شرک کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ (پ ۶)
"اللہ تعالےٰ مشرک کو کبھی نہ بخشے گا اور شرک کے سوا جسے چاہے گا بخش دیگا"

پس صوفیہ کے عقیدہ کے مطابق خیال رسالت مآب جو بوجہ تعظیم بیان عبادت الٰہی منجر بہ شرک ہے اس سے امور دنیاوی کا خیال یا آپ کے قول کے مطابق گدھے اور بیل کا خیال آجانا بہتر ہے اس لئے کہ یہ صرف مخل نماز اور وہ منجر بہ (شرک کی طرف لے جانے والی) شرک ہونے کی وجہ سے منجر بہ جہنم (جہنم کی طرف لے جانے والی) ہے۔

اور اصل حقیقت تو یہ ہے کہ شرک جاہل صوفی، فنا فی الشیخ و فنا فی الرسول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی ریاضت کرتے ہیں۔ وہ نماز میں بھی تصور شیخ اور تصوّر رسول عمداً کرتے ہیں اور نماز عبادت الٰہی ہے اس میں دوسرے کا تصور دوسرے کی تعظیم شرک ہے اور غرض عبادت اس تصور سے فوت ہوتی ہے اس لئے یہ الفاظ تہدیدی استعمال کئے گئے ہیں۔ تاکہ لوگ نماز میں تصور شیخ اور تصور رسول سے اجتناب کریں۔ اور غرض عبادت فوت نہ ہو اور وہ لوگ داخل شرک نہ ہوں۔

بعض صوفیوں نے اس نازک مقام سے بچنے کے لئے نماز سے الگ مجلس مراقبہ قائم کر لی ہے جس کے اندر وہی دھیان گیان (تصوّر) ہوتا ہے بعض مقابر میں مراقب ہو کر حساب قبر کا تصور کرتے ہیں ان باتوں کو ہر شخص جانتا ہے اب رہا خود بخود خیال آجانا تو ہر شخص جو عربی سے واقف ہے اس کو نماز اور تلاوت میں ہر اس بات کا خیال آتا ہے جس کا ذکر ہوتا ہے۔ آیات حرمت زنا پر زنا کا خیال خنزیر پر خنزیر کا۔ لیکن یہ خیال دبر پا نہیں ہوتا آئندہ آیت کے ساتھ یہ خیال دوسرے خیال سے متبدل ہو جاتا ہے حضرات انبیاء کا بھی خیال آتا ہے اسی طرح حضرت محمّد رسول اللہ ص کا بھی خیال آتا ہے نہ اس کی ممانعت نہ اس سے کچھ حرج نہ اس کو مولانا نے منع کیا نہ مُخلِ نماز بتایا وہ تو فعل عمداً کو منع کرتے ہیں چنانچہ وہ حرف "ہمت" جس کے معنی عمداً خیال کو پھیرنا ہیں اس پر دال ہیں اور وجہ ممانعت وہی وجہ شرک بوجہ تصور ہے جیسا کہ گذرا یہ خیال صوفیہ کے مطابق جواب تھا۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ جب خیال رسول ص نماز میں آیا تو اس خیال کی تعظیم و تکریم کی جائے یا نہیں۔ اگر تعظیم رسول ص نہیں کی جائے تو یہ توہین رسول ہے اور رسول ص کی توہین کرنے والا خارج از اسلام گردن زدنی اور اگر تعظیم رسول ص کی جائے تو نماز میں جو خالص و مخلص اللہ کی عبادت ہے جس میں کسی کا شائبہ بھی نہیں اس میں غیر اللہ کی تعظیم کر کے غیر اللہ کی عبادت کی اور یہ اللہ کی توہین ہو گئی اور جو کوئی اللہ کی توہین کرے وہ بھی خارج از اسلام۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پس اس نازک مقام سے لوگوں کو بچنے کے لئے مولانا موصوف نے لکھا ہے کہ خیال رسالت مآب سے گاؤ خر کا خیال نسبتاً بہتر ہے اب رہی یہ بات کہ گاؤ خر ہی کیوں کہا کوئی اور لفظ کیوں نہیں استعمال کیا تو صرف اس وجہ سے مولانا روم کے مصرعہ " بر زبان تسبیح در دل گاؤ خر " سے مطابقت تامہ ہو جائے۔ دوسری یہ بات کہ جس طرح دوسرے صوفیا نے ماسوی اللہ کو بیشک، شترا دنٹ کی مینگنی، صنم بت، خون، حیض کہا جن کی عبارتیں اوپر گذریں اسی طرح انہوں نے بھی گاؤ خر کہدیا۔ پس مولانا پر کوئی اعتراض نہیں۔

کمالِ نبوت

دوسرا اعتراض:۔ صراط مستقیم کی اس عبارت پر بھی اعتراض کیا جاتا ہے جو مولوی سید احمد صاحب کی نسبت ہے۔

حضرت ایشاں از بدو فطرت بر کمال طریق نبوت اجمالاً مجبول بودہ اند

کہا جاتا ہے کہ اس عبارت سے نبی علیہ السلام سے مشابہت دینا اور ادعائے نبوت مقصود ہے۔

جواب:۔ یہ ہے کہ میرے سامنے اس وقت صراط مستقیم کے دو نسخے مطبوعہ موجود ہیں ان میں یہ عبارت نہیں ان میں سے ایک نسخہ مطبع ضیائی میرٹھ کا ہے اور دوسرا مطبع کانپور کا ان دونوں کے اندر یہ عبارت ہے لیکن ازلبکہ نفس عالی حضرت ایشاں بر کمال مشابہت جناب رسالت مآب علیہ افضل الصلوات والتسلیمات در بدو فطرت مخلوق شدہ۔

بہرحال کوئی عبارت درست مانی جائے۔ ہم پر جواب فرض ہے۔ سنئے کہ رسولِ پاکؐ سے مشابہت دو حال سے خالی نہیں یا تو خلق یعنی ظاہری صورت و شکل میں یا خُلق یعنی اخلاق و عادات میں، اخلاق بذاتہٖ ایک عمدہ چیز ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ارشاد ہے اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ "بے شک آپ بڑے خُلق والے ہیں"۔ اور حضرتؐ خود فرماتے ہیں بعثت لاتمم مکارم الاخلاق (موطا - مشکوٰۃ) "میں نبی بنا کر اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ اچھے اخلاق کو پورا کروں"۔ پھر مومنین کی نسبت ارشاد ہے اِنَّ اکمل المؤمنین ایمانا احسنھم خُلقاً (مشکوٰۃ) کامل الایمان وہ شخص ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں"۔ پس جس شخص میں اخلاق حسنہ ہوں گے تو اس کی نسبت یہی کہا جائے گا کہ اس میں اخلاق نبوی ہیں۔

ایک حدیث میں ہے: تخلقوا باخلاق اللّٰہ "اللہ کے سے اخلاق اختیار کرو۔ اب جس شخص میں اللہ کے سے اخلاق ہوں گے تو یہی کہا جائے گا کہ اس میں اللہ کے سے اخلاق ہیں۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ یہ شخص مدعی الوہیت یا رسالت ہے اور عموماً ایسا ہی کہتے ہیں (مولانا الطاف حسین حالی کہتے ہیں)

ع نمونہ ہیں خلق رسول امین کے

اس کے یہ معنی نہیں کہ مدعی رسالت ہیں۔ اب جبکہ حَسِّنُوْا اخلاقکم "اپنے اخلاق اچھے بناؤ" اور لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ (قرآن) "تمہارے لئے رسول اللہ کی ذات میں اچھا نمونہ ہے"، موجود ہے تو ہر شخص کو اسوۂ نبیؐ حاصل کرنا چاہیئے تاکہ حدیث اِنَّ احبکم الی و اقربکم منی مجالس یوم القیامۃ احسنکم اخلاقاً۔

ترجمہ:۔ میرے نزدیک محبوب تر اور قیامت کے دن محمدؐ سے نزدیک وہ شخص ہوگا جس کے اخلاق بہترین ہوں گے ؟ میں داخل ہو سکے۔

ایسے رہی رسول سے مشابہت دی ہے۔

حدیث :۔ بخاری میں بروایت حذیفہؓ بن یمان ہے قال اِنَّ اشبہ الناس برسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لابن ام عبد (بخاری)

کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت اشبہ ابن ام عبد (عبد اللہ بن مسعود)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث:۔ بروایت انس رض انہ قال لم یکن احد اشبہ بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم من الحسن بن علی وقال فی الحسین ایضاً انہ کان اشبہم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

"کہا حسن رض رسول اللہ ص سے جتنے اشبہ تھے اتنا کوئی نہیں ایسے حسین رض کی نسبت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت اشبہ تھے"

حدیث:۔ قال علی ونظر الی ابنہ الحسن قال ان ابنی ھذا سید کما سماہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویخرج من صلبہ رجل سمی باسم نبیکم یشبہ فی الخلق ولا یشبہ فی الخلق۔

"کہا علی رض نے اپنے بیٹے حسن رض کو دیکھ کر یہ میرا بیٹا سید ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام سید رکھا ہے۔ اور عنقریب اس کی پشت سے ایک آدمی پیدا ہوگا جس کا نام تمہارے نبی کا ہوگا۔ اور مشابہ ہوگا اخلاق میں تمہارے نبی سے اور صورت میں مشابہ نہ ہوگا۔

حدیث:۔ مسلم میں عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے فیبعث اللہ عیسی بن مریم کانہ عروۃ بن مسعود۔

ترجمہ:۔ اللہ عیسیٰ ابن مریم ع کو بھیجے گا وہ ایسے ہوں گے جیسے عروہ بن مسعود رض اور حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے واذا عیسی ع قائم یصلی اقرب الناس بہ شبہا عروۃ بن مسعود رض

ترجمہ:۔ جب عیسیٰ ع نماز پڑھ رہے تھے تو میں نے دیکھا کہ تمام لوگوں میں ان سے زیادہ مشابہ عروہ بن مسعود ہیں۔"

حدیث:۔ بروایت جابر رض ہے ورایت عیسی ابن مریم فاذا اقرب من رایت بہ شبہاً عروۃ بن مسعود۔

"میں نے حضرت عیسیٰ ع بن مریم کو دیکھا تو ان سے عروہ بن مسعود کو بہت مشابہ پایا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بروایت احمدؒ حضرت علیؓ کی نسبت ہے:- قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیک مثل بن عیسٰی -

"مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ میں عیسیٰؑ کی مثل ہے"

حدیث:- ترمذی کی ایک حدیث کا ٹکڑا ہے:- ولا ادنی من ابی ذر شبہ عیسٰی بن مریم (اوکما قال) "جناب ابوذر سیدنا عیسٰی بن مریم سے بہت اشبہ ہے (زہد میں) تاریخ ابن عساکر میں بروایت جابر بن عبداللہ ہے

ما من نبی الا ولہ نظیر من امتی ابوبکر نظیر ابراھیم وعمر نظیر موسٰی وعثمان نظیر ھارون وعلی ابن ابی طالب نظیری (ابن عساکر)

ترجمہ:- کوئی ایسا نبی نہیں جس کی نظیر میری امت میں نہ ہو- ابوبکرؓ ابراہیمؑ کی، عمرؓ موسیٰؑ کی عثمانؓ ہارونؑ کی- علیؓ ابن ابی طالب میری نظیر ہیں اور اس میں بروایت انسؓ ہے

من احب ان ینظر الی ابراھیم فی خلتہ فلینظر الی ابی بکر فی سماحتہ ومن احب ان ینظر الی نوح فی شدتہ فلینظر الی عمر فی شجاعتہ ومن احب ان ینظر الی ادریس فی رفعتہ فلینظر الی علی بن ابی طالب فی طھارتہ:-

ترجمہ:- "جو کوئی خصلت (دوستی) ابراہیم دیکھنا چاہے وہ سماحت ابوبکرؓ اور شدت نوحؑ میں، شجاعت عمرؓ اور رفعت ادریسؑ طہارت علیؓ ابن ابی طالب میں دیکھے"

حافظ ابونعیم اصفہانی- فضائل صحابہؓ میں ایک حدیث لائے ہیں-

مثل ابی بکر وعمر مثل نوح وابراھیم فی الانبیاء-

حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ کی مثل انبیاء میں سیدنا نوحؑ اور ابراہیم کی سی مثل ہے"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسند احمد بن حنبل و ترمذی میں ہے :-

وانَّ مثلك یا ابابکر کمثل ابراهیم اور ادرسی میں ہے :-

وان مثلك یا ابا بکر کمثل عیسیٰ وان مثلك یا عمر کمثل موسیٰ

وان مثلك یا عمر کمثل نوح -

(۱) "اے ابوبکرؓ تیری مثال ابراہیمؑ کی سی ہے"

(۲) اے ابوبکرؓ تیری مثل عیسیٰؑ کی سی ہے ، اے عمرؓ تیری مثل موسیٰؑ کی سی ہے

اے عمرؓ تیری مثل نوحؑ کی سی ہے -

مطلب :- ان احادیث سے معلوم ہوا کہ مشابہت کوئی امر غیر مستحسن نہیں -

اب رہا کمالات طریق نبوت تو سنیئے کہ صوفیا میں جو ریاضت کی جاتی ہے یعنی مراقبہ اس کے کتنے درجے ہیں :-

۱- طریق راہِ ہدایت -

۲- طریق راہِ ولایت

۳- طریق راہ صدیقیت

۴- طریق راہِ نبوت

اور چونکہ یہ کتاب تصوف کی ہے اس کے اندر (میں) تمام طریقے مجاہدات وریاضت کے لکھے ہیں - چنانچہ کئی کئی مفصلیں راہِ ہدایت ، راہِ ولایت راہِ صدیقیت ۔ راہِ نبوت لکھی ہیں -

پس یہاں بھی کمالات طریق نبوت سے وہی راہِ نبوت مراد ہے جس کا ثبوت لفظ طریق خود اس عبارت میں موجود ہے - ہاں اگر لفظ طریق نہ ہوتا اور عبارت میں صرف کمالات نبوت ہوتا تو آپ کا مطلب نکل سکتا تھا - پھر بصورت تسلیم بھی کوئی اعتراض نہیں - اس لئے کہ تمام صوفی ان الفاظ کو اسی طرح استعمال کرتے ہیں -

تفسیر مظہری میں ہے :- قال کمل من الرجال الانبیاء ولم یکمل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

من النساء الا آسیة امراة فرعون و مریم بنت عمران قلت لعل المراد بالکمال البلوغ الی کمالات النبوۃ وما فوقها و روایۃ الصحیحین کانها اخبار عن الامم الماضیۃ حیث کثر الانبیاء فیھم ولم یبلغ درجۃ کمالات النبوۃ من النساء الا آسیۃ و مریم ۔ (مظہری)

ترجمہ :۔ مردوں میں انبیاء کامل ہوئے اور عورتوں میں صرف آسیہ زوجہ فرعون اور مریم بیٹی عمران کی ۔ میں کہتا ہوں ۔ کمال سے مراد یہاں کمالات نبوت کا پہنچنا ہے اور جو صحیحین میں گذشتہ امتوں کی خبریں ہیں اس حیثیت سے انبیاء بہت ہوئے لیکن عورتوں میں درجہ کمالات نبوت کو آسیہ اور مریم بنت عمران ہی پہنچیں ۔"

شیخ ابوالبرکات :۔ شیخ ابوالبرکات بخاری ہدایت السالکین میں لکھتے ہیں

واذا اتصف السالک بکمالات النبوۃ فقد کمل ۔

"جب سالک کمالات نبوت سے متصف ہوگیا تو وہ کامل ہوگیا"

شیخ احمد سرہندی :۔ شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی ؒ لکھتے ہیں

" و کمالات نبوت کہ کمل تابعان را بطریق تبعیت و وراثت انبیاء علیہم السلام حاصل میگردد و نیز دامن موطن است طریقت و حقیقت و شریعت و تحصیل کمالات نبوت ولایت را گو یا بمنزلہ طہارت باید دانست "۔

ترجمہ :۔ اور کمالات نبوت کو تابعین کو انبیاء کی وراثت واتباع سے حاصل ہوتے ہیں، اور جو لوگ کہ ولایت کے حاصل کرنے والے ہیں ان کے لئے طریقت و حقیقت شرط ہے اور حقیقت و شریعت اور کمالات نبوت کے حصول کے لئے ولایت مثل طہارت کے ہے"۔ مزید لکھتے ہیں :۔

حصول کمالات نبوت در تابعان را بطریق تبعیت و وراثت بعد از

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعثت خاتم النبیین منافی خاتمیت او نیست
"تابعین کو جو تبعیت و وراثتِ انبیاء سے کمالات نبوت حاصل ہوتے ہیں یہ آنحضرتؐ کی خاتمیت کے منافی نہیں"۔ پھر آگے لکھتے ہیں۔
راہ ہائے کہ بہ کمال نبوت موصل اند دو است۔ "کمال نبوت تک پہنچنے کے دو طریقے ہیں۔"

شیخ محمد معصومؒ:۔ مکاتیب میں لکھتے ہیں۔ از حصول کمالات نبوت د بعض افراد است رالبطریق تبعیت و وراثت لازم نمی آید کہ آں نبی باشد یا مساوات با نبی پیدا کنند چہ حصول کمالات نبوت دیگر است و حصول منصب نبوت دیگر۔

"حصول کمالات نبوت سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ نبی ہو یا مساوات نبی ہو اس لئے کہ کمالات نبوت اور ہیں اور نبوت اور"

امام غزالیؒ:۔ امام غزالی کیمیائے سعادت میں لکھتے ہیں۔ ایں ہمہ تعلیم و ریاضت و مجاہدہ است تا دل صافی شود از عداوت خلق و از شہرت دنیا و از مشغلہ محسوسات و راہ صوفیاں ایں است و اں راہ نبوت است آں حاصل کردہ ایں علم بطریق تعلیم راہ علماء است و ایں نیز بزرگ است لیکن مختصر است بہ اضافہ یا راہ نبوت۔

ترجمہ:۔ "یہ تمام ریاضت و مجاہدے اس لئے ہیں کہ دل شہرت دنیا اور عداوت خلق سے پاک و صاف ہو جائے اور یہ طریقہ صوفیوں کا ہے اور یہی راہ نبوة ہے اور علم کا حاصل کرنا علماء کا طریقہ ہے یہ بھی بڑا کام ہے لیکن بہ نسبت راہ نبوت کمتر است" ان تمام عبارتوں سے معلوم ہوا کہ مولانا پر کوئی اعتراض نہیں ہوتا یہ صرف معترضین کی جہالت ہے اب رہا دعویٰ نبوت تو یہ آپ ہی کے یہاں ہے اب بھی ہر شخص نبی ہو سکتا ہے جیسا کہ بہشتی جواہر غیبی و آئینہ حقائق نما کی عبارتوں سے ثابت ہو چکا ہے۔

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

افسوس تو یہ ہے کہ آپ لوگ دن رات کہتے ہیں، فلاں شخص کامل ہے فلاں بزرگ کامل ہے، فلاں فقیر کامل واکمل ہے لیکن یہ نہیں جانتے کہ اس کا کیا مطلب ہے؟ اس کا مطلب ہے کہ فلاں شخص طریق نبوت میں کامل ہے فلاں فقیر کمالات طریقِ نبوت میں کامل ہے۔

اب اگر یہ بات درحقیقت قابل اعتراض ہے تو حضرت مولانا ممدوح ہی کو ہدف نہ بنایئے۔ بلکہ ان کے پہلے تمام صوفیوں کو نیز نہ بطور خود کسی کو کامل کہیے نہ کسی دوسرے کو کامل کہنے دیجیے۔ ع

ورنہ آنچہ برخود نہ پسندی برائے دیگراں مے پسند

الغرض حاصل اس تمام تقریر کا یہ ہے کہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل دیگر تمام انبیاء کے بشر تھے" اور اللہ کے بندے اور ہم سب بھی اللہ کے بندے ہیں کوئی کسی نبی یا رسول کا بندہ نہیں۔

اب رہا مسئلہ علم غیب اس بارہ میں جداگانہ ایک رسالہ آیات محکمات فی علم الغیب لبعض المغیبات " لکھا ہے اس میں اس مسئلہ کی تمام بحثیں اور فریقین کے تمام دلائل ہیں۔

فالحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(بشکریہ ہفت روزہ اہلحدیث لاہور)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تالیفات حضرت مولانا عبد الرشید صاحب حنیف ناظم ادارہ علومِ اسلامی سمن آباد جھنگ صدر

مقبول ربانی کی مقبول نماز	۱/۵۰	تنویر معاشرہ	۲/۰۰
معجزاتِ رسول ﷺ	۱/۰۰	خصوصیات ماہِ شعبان	۱/۰
اسلامی تہذیب قرآن و حدیث کی روشنی میں	۱/۰	ماہِ مبارک	۰/۵۰
برکاتِ رمضان	۱/۵۰	تحفہ عید قربان	۰/۵۰
فضائل ابی بکر رضی اللہ عنہ بزبانِ مولا علی رضی اللہ عنہ	۱/۵۰	الدعاء مخ العبادہ	۱/۰۰
قرآن مغربی مفکرین کی نگاہ میں	۲/۵۰	قرآنی دعائیں مع خواص آیات قرآنی	۱/۵۰
قنوتِ نازلہ	۰/۵۰	قیام اللیل عربی از محمد بن نصر مروزی (ترجمہ از مولانا موصوف)	۷/۰۰
الاسلام اساس السعادۃ از طٰہٰ مصطفیٰ حبیب ترجمہ مولانا عبد الرشید حنیف	۱/۰۰	الدر النفید فی اخلاص کلمۃ التوحید عربی علامہ شوکانی (ترجمہ مولانا موصوف)	۲/۵۰
فضائل ابی بکر رضی اللہ عنہ مولفہ محمد بن علی عشاری رحمہ اللہ ترجمہ مولانا موصوف	۱/۰۰	نقوشِ صحابہ رضی اللہ عنہم و خلافت و ملوکیت	۲/۵۰
تحفہ عید الاضحیٰ	۰/۲۰	ارشادات قائد تحریک اسلامی حصہ اول / حصہ دوم	۲/۰۰ / ۱/۵۰

— زیر طبع —

فضائل قرآن عربی مؤلفہ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ ترجمہ مولانا عبد الرشید حنیف

معالم علی طریق الہجرۃ عربی شیخ محمد عطیہ سالم " " "

نقوش ہجرت — نقوش حج اکبر اردو

امہات المومنین رضی اللہ عنہن

سائز ۱۸×۲۲/۸ ضخامت ۱۱۲ صفحات کتابت آفسٹ

یہ کتاب جناب محمود احمد صواف مصری کی تالیف ازواج النبی ﷺ کا ترجمہ ہے جو مولانا عبد الرشید حنیف کے شاہکار قلم کا نتیجہ ہے۔ اس کا مقدمہ علامہ حکیم فیض عالم صدیقی مصنف کتب کثیرہ نے اپنے مخصوص محققانہ اور فاضلانہ انداز میں لکھا ہے جو بیس سے زائد صفحات پر مشتمل ہے جلد از جلد طلب فرمائیں ورنہ اس لاثانی شاہکار کے دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا اس موضوع پر اس انداز سے آج تک کوئی کتاب نہیں لکھی گئی۔ قیمت چار روپے

ملنے کا پتہ

مکتبہ علوم اسلامی سمن آباد جھنگ صدر • علامہ حکیم فیض عالم صدیقی جامع اہلحدیث محلہ ستربان جہلم

17320

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "